Vol I
No 18



Wednesday
25th March 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday the 25th March 1953

The House met at Three of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker We shall take up questions Shri Buchiah

Servants in Nizam s Palace

Shri M Buchaih (Sirpur) Sir I would like to submit that the question No *193 (6) which I submitted has been so altered that it gives a different meaning.

Mr Speaker The question need not be answered

Receipts and Expenditure of R T D

*194 (100) *Shri Ch Venkatrama Rao* (Karimnagar) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) What are the receipts and expenditure of R T D for the months or November December 1952 and January 1953?

(*b*) The number of buses that were commissioned to Nanalnagar the venue of Congress Session in January 1953 besides the normal service?

(*c*) Whether it is a fact that the Road Transport Department incurred much loss due to the above arrangements during A I C C Session at Nanalnagar?

(*d*) If so the reasons for according such facilities to a political party at the cost of Government s Revenue?

مسٹر طارھوم ابدلا (سری دگمبر راؤ بندو) نومبر و ڈسمبر سنہ ۹ ع اور جنوری سنہ ۳ ع میں آر ٹی ڈی کو جو آمدنی و اخراجات ہوئے ہیں وہ یہ ہیں

نومبر سنہ ۲ ع میں آمدنی (۳ ۹۹ ۹) روپیہ

اخراجات (۴ ۴ ۳۹ ۸)

دسمبر ۲ ع میں آمدنی	(۲۱ ۳۲ ۴۳۴)
اخراجات	(۱ ۶ ۹)
جنوری سنہ ۳ ع میں آمدنی	(۲۳ ۳ ۴۹)
اخراجات	(۱ ۳ ۸)

ان اخراجات میں جو لاکھ روپیہ جو ڈپریسیشن فنڈ کے لیے رکھے گئے ہیں وہ بھی شامل ہیں (بی) کا جواب یہ ہے کہ کانگریس سیشن کے وقت نائل نگر جانے اور آنے کے لیے پورے نام کے لیے (۶) بسیں مقرر کی گئی تھیں اور (۸) اڈیشنل (Additional) بسیں وہاں کے لیے رکھی گئی تھیں جہاں اس سلسلہ میں ٹرافک کی کافی مانگ ہو ایسی بسیں بھی جو عام طور پر سکندرآباد ورنہ ندرآباد میں چلا کرتی ہیں جب ضرورت نہیں ہوتی ہے تو وہ بھی وہاں پر بھیجدی جاتی ہیں جہاں ان کی مانگ ہو (سی) کا جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی لاس (Loss) نہیں ہوا بلکہ آمدنی میں (۸۲ ۳) روپے ہوئی ایسا ہی نہیں بلکہ شہر کے اندر بھی جو اکسٹرا کلکشن (Extra Collection) ہوا ہے وہ ( ) روپیہ ہے کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ا لور وغیرہ دیکھنے کے لیے جاتے تھے (ڈی) کا میں سمجھتا ہوں کہ جواب دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ اضلاع کی بسوں کے روٹس (Routes) کو کم کر کے یہاں پر بسیں چلائی گئیں جس کی وجہ سے وہاں کے پسنجرس (Passengers) کو تکلیف ہوئی کیا آنریبل منسٹر اس سے واقف ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو ایسی کوئی شکایت میرے پاس نہیں ہوئی وہاں کچھ نو ہی بسیں چلائی گئیں اور کچھ ان بسوں جو خراب ہو سکتی تھیں انہیں درستگی کے بعد چلایا گیا

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ ۱۳ صحیح نہیں کہ اضلاع تلنگانہ ناندیڑ اور محبوب نگر کی بڑی بسوں کو منگوالیا گیا اور وہاں پر چھوٹی بسوں کو بھیجا گیا اور روٹس (Routes) کو بھی کم کر دیا گیا جس کی وجہ سے مسافروں کو تکلیف اٹھانی پڑی

شری دگمبر راؤ بندو ایسی کوئی شکایت میرے پاس نہیں آئی

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ کیا یہ صحیح نہیں کہ اضلاع سے بڑی بسیں منگوائی گئیں اور وہاں چھوٹی بسیں چلائی گئیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو اس بارے میں بھی کوئی شکایت میرے پاس نہیں آئی

شری رنگ راؤ دیشمکھ (گنگاکھیڑ) کیا یہ صحیح نہیں کہ کانگریس سیشن کے لیے ہی بسیں منگوائی گئیں ؟

سری دکمبر راؤ سدو   ں کے معلق لے سے ہی آرڈر حاجکا بھا   حوکہ ء
بسں سے ں سروع ہو ے کے   ر دں پہلے آگئی بھں اس وا ے   الک ہر کسرول ںا م
رکھیے کے لیے ون کو سعمال کیا گیا

سری وی ڈی دسپانا ے (ا ا گور)   ا ء امربسں ں (Information)
ی ہ سکی ھے ک   اصلاع سے ٹڑی ہ ون کو سگوالیا گیا اور الکی ھاسے   بھوی سوں
کو بھیجا گیا ؟

سری دگمبر راؤ سدو   اں کے لے   قوس کی صرورت ہے

سری وی ڈی دسپانڈے   کم از کم ایک آدھ صلع کے معلق بھی بہی رایا
جاسکیا کہ کہاں جھوڑ   سوں کو بھیجا گیا ؟

شری دگمبر راؤ سدو   میں رپاعس کرکے جواب دونگا

شری وی ڈی دسپانڈے   آر ی ڈی   میں عام طور پر رزرو (Reserve)
میں کتنی سس ہوتی ہیں ؟

شری دگمبر راؤ سدو   ر روکا کوئی سوال نہیں بلکہ اوس زمانے میں پندرہ دں
پہلے کچھ بسں در ے ہوکر آگئی تھیں اور بعص سوں کی ی باڈر (Bodies)
بں کر آئی تھیں اس لیے انہیں وہاں استعمال کیا گیا

سری بھگوان راؤ گائکواڑ (اندڑ)   ا ی ی سوں کو اب کیا کیا جا رہا ہے ؟

شری دگمبر راؤ سدو   را ک کسرول کے لیے اکو استعمال میں لایا جاتا ہے

شری وی ڈی دسپانڈے   کیا   امرسں دیا کی ک   اطلاع سے ٹی
بسیں یہاں   بدی ں جا کر یہاں سے جھریں سں وہاں بھیج ای گئیں ؟

سری دگمبر راؤ سدو   اس کے لیے   س کی صرورت ہے

شری وی ڈی دسپانڈے   آر ی   ڈی کے رزرو میں کتنی   ں   ی ھیں

شری دگمبر راؤ سدو   ں سے   اب   ا ھے   رزروکا   ال ں ھے   ا ر
زمانہ میں سیھ   پد   د لیے   سں دوسب وکر ی تھیں   ی   ں بھی آئی تھیں
اکو استعمال میں لایا گیا

سری وی ڈی دشپانڈے   ان   س کو اب ؟ کیا جا رہا ہے

شری دگمبر راؤ سدو   ٹ ٹ ڈ مرکس ں جہاں رالک زیادہ ہے وہاں انہیں
بھیجا   گا

श्री भगवानराव गाजवे — ऐसी स्कीमो से फायदा होता है तो क्या भारदी की डिपार्टमेंट ऐसी स्कीमें अमल में लायगी क्या ?   और क्या जिसकी कोशिश की जायेगी ?

سری دگمبر راؤ بندو وقاس سے متعلق ہے

Misbehaviour by Jamedar

195 (101) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Jamedar Syed Karim of Mahadevpur village, in Manthani taluq insulted one Miryalker Laxman by making him parade in the streets with his hair and moustaches shaved forcibly without sufficient reasons?

(*b*) Whether any representation was made in this behalf?

(*c*) If so what action has been taken thereon?

سری دگمبر راؤ بندو (اے) ہاں

(بی) سبھی کے رسل مر ر ف دی ا سلی ـــ ھاے س امر طرح کی مکا ت کی بھی حس کی ا ور درامت کی گی (سی) دی ال طری صد مات کے بعد حسب اصلیت پائی گی و اد کو معطل کر ا گیا ار رکر رڈ ارجم مل اکا اری (Regular Departmental Enquiry) ورہی ہے

مری سی ا ع وسکٹ رام راؤ واقعہ ہوکر کیا عرصہ ہوا ؟

شری دگمبر راؤ بندو مس ر کا بعد و ہیں کرسکتا البتہ مس سمجھا ہوں کہ و اکا مہ ے کا صہ ا گا

Employees of R T D

*196 (124) *Shri G Hanumanth Rao* (Mulug) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) The number of employees of the R T D who have been provided with quarters?

(*b*) The number of employees who did not get any quarter?

(*c*) Whether there has been any proposal to construct quarters during the year 1952 53?

سری دگمبر راؤ بندو ے ۲۳۴ لوگوں کو کو س دے گیے

بی (۶۳) ا ے ل گ ھیں ھ کوکوارٹرس بہیں دے گیے ھیں

سی ھاں مر آ ۳ لاکھ روپے کی گ سے ۶۹ کو ار س ۳ ۲ ۹ ع میں

حسب ذیل مقامات ر ر ر بہ مر ھیں اس طرح کا پلان ہے

کریم نگر	۲	
ادگیر	۲	
دررنگلہ	۱	۱
وسری	۱	
رسحو	۹	

شری وی ڈی دیسائی کیا اسی طرح سنہ ۴ ۳ ۹ ع کے بجٹ میں مکانات کی تعمیر کے لیے کوئی پروویژن نہیں ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو بجٹ میں تو اس کے لیے کوئی پراویژن نہیں ہے لیکن ہمارے اس جو ڈپریسی ایشن فنڈ (Depreciation Fund) ہے اس سے اسکو کمپل کرنے کا ارادہ ہے

شری وی ڈی دیسائی میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ جس طرح سنہ ۳ ۲ ۹ ع میں اس کے لیے علحدہ گرانٹ رکھی گی تھی کیا اسی طرح سنہ ۴ ۳ ۹ ع میں ایسی کوئی اسکیم گورنمنٹ کے پاس ہے

شری دگمبر راؤ بندو ایک کالونی (Colony) کے بارے میں پروپوزل آیا ہے اور وہ بھیجا جا رہا ہے وصول ہونے پر حکومت کی جانب سے اس پر غور ہوگا

شری جی ہنمنت راؤ جس طرح اسینشل سروسز (Essential Services) ہونے کے لحاظ سے پولیس کے کوارٹرز کا انتظام کیا جاتا ہے کیا اسی طرح آر ٹی ڈی ورکرز کی سروسز کو اسینشل سروسز میں سمجھا جاسکتا ؟

Mr Speaker Perhaps, the hon Member does not require any information

Grant of Bonus

*197 (125) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether any representation was received by the Government on behalf of the Road Transport Department Employee s Union for grant of Bonus equivalent to six months wages for 1950 51 in view of the huge profits made by the departmment?

(b) If so what decision has since been arrived at by the the Government?

شری دگمبر راؤ بندو: گورنمنٹ کے اس حوالہ ... (Representation)
وصول ہوا ہے ان کو ہوم ڈپارٹمنٹ نے ملاحظہ ... کے ساتھ اس ڈپارٹمنٹ کو بھیجا ہے
سابق ڈپارٹمنٹ ... معاملات ... کی جارہی ہیں ... کارروائی زیر غور ہے

شری مخدوم محی الدین (حضور نگر): آر ... ڈی ... کی جانب سے ... دن
پہلے ریپریزنٹیشن ... کس سلسلہ میں ریپریزنٹیشن ہوا اور ... بلائے گئے ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو: میں زبانی طور پر اس وقت نہیں کہہ سکتا

شری مخدوم محی الدین: ... کے ... یونین کی جانب سے نگوشیشنس
(Negotiations) کے ... کے بارے میں کیا آپ کے پاس کوئی
لیٹر وصول ہوا ہے

شری دگمبر راؤ بندو: حال میں تو ایسی کوئی بات میرے سامنے نہیں آئی

شری مخدوم محی الدین: ... یونین کی جانب سے ریپریزنٹیشن ہو تو کیا ان سے
بات چیت کرنے کے لیے گورنمنٹ تیار ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو: جب کبھی کوئی ... آتا ہے تو اس پر غور کیا جاتا
ہے ایسی کوئی ریپریزنٹیشن آئے تو اس پر ضرور غور ہوگا

شری مخدوم محی الدین: اس یونین کے تعلق سے مجھے علم ہے کہ ہوم ڈپارٹمنٹ
کو کئی خطوط لکھے جاچکے ہیں ... کی جانب سے یہ خواہش ظاہر کی گئی کہ
ایک جگہ بیٹھ کر ... کے ... اس پر غور کیا جائے لیکن حکومت نے ایک
اس کا موقع نہیں دیا میں جاننا چاہتا ہوں کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو: میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے: ہوم ڈپارٹمنٹ کی جانب سے فینانس ڈپارٹمنٹ کے
پاس اپلائنس کو کیسے ... کا بونس دینے کی ... کی گئی ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو: ابھی میں آف ہینڈ (Off hand)
نہیں کہہ سکتا

شری مخدوم محی الدین: مسئلہ کے ... دن میں طے ہونے کا امکان ہے

شری دگمبر راؤ بندو: اس کے لیے کیپٹل اوٹ لے (Capital Outlay)
اور دوسرے آئٹمس کی نسبت فیگرس دریافت کیے گئے ہیں جن کے وصول ہونے پر اس
سلسلے میں غور ہوگا

Factory Act

*198 (126) *Shri G Hanumantha Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Factory Act has not been implemented in the R T D for mechanical staff at Out-Depots?

(*b*) Whether it is also a fact that the working hours have not yet been fixed for the running and executive staff?

شری دگمبر راؤ بندو یہ صحیح ہے کہ ابھی تک فیکٹری ایکٹ لاگو نہیں کیا جاسکا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ (Superintendent) آر ٹی ڈی کا یہ کہنا ہے کہ اگر ایکٹ لاگو کیا جائے تو اس سے کئی دشواریاں ہوں گی کیونکہ چھٹیوں میں کام کرنے کے لیے الگ اسٹاف کی ضرورت ہے۔ اور کام و کرنے کے لحاظ سے بھی مزید پراویژن (Provision) کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس مسئلہ کو حکومت کے سامنے رکھا ہے اور ڈپارٹمنٹ کے پاس یہ معاملہ زیر غور ہے۔ (۲) موٹر وہیکلز ایکٹ (Motor Vehicles Act) کے لحاظ سے ڈرائیوروں کے ورکنگ اورس (Working Hours) فکس کئے گئے ہیں۔ دوسرے اگزیکٹیو اسٹاف (Executive staff) کا مسئلہ زیر غور ہے۔ اسٹاف کو اوور ٹائم (Overtime) اور ریسٹ الاؤنس دینے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے۔ اسمبلی کے فیصلہ کے بعد اس پر عمل ہوگا۔

شری وی ڈی دیشپانڈے فی الحال ایکٹ لاگو نہ کرنے کی کیا وجوہات بتلائی گئی ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ ایکٹ لاگو کرنے کے بارے میں ڈپارٹمنٹ کی جانب سے حکومت کے پاس پیش ہوا ہے۔ ڈپارٹمنٹ سے ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

شری مخدوم محی الدین اس کا فیصلہ کتنے دن میں ہوگا؟

شری دگمبر راؤ بندو قانون سے اس بارے میں رائے آنے ہی اس کا فیصلہ ہوگا۔

شری مخدوم محی الدین کیا آنریبل منسٹر کو علم ہے کہ اس کی وجہ سے مزدوروں میں بےچینی پیدا ہوگئی ہے؟ دس مہینے کا عرصہ ہوچکا ہے اور وہ ہڑتال کا نوٹس بھی دینے والے ہیں۔

شری دگمبر راؤ بندو مجھے اسکی اطلاع نہیں ہے۔

*199 (306) *Shri Shrihari* (Kinwat) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the rate of one anna per mile charged by the Government for Bus traffic is higher than the rates prevailing in other States?

(*b*) Whether it is a fact that the private contractors are prepared to undertake Road Transport at lower rates?

(*c*) Whether the Government intend to allow private person to run lorries on the P W roads?

(*d*) If not whether the Government intends to reduce the rates?

شری دگمبر راؤ بندو: جزو اے کا جواب یہ ہے کہ صحیح نہیں ہے یہاں کے موجودہ ریٹس (Rates) دوسری ریاستوں سے زیادہ نہیں ہیں ہمارے ان حالی ایک آنہ لیا جاتا ہے اور ... ایک آنہ کلدار لیا جاتا ہے ایسا جب آئی جی کرنسی رائج ہوگی تو موجودہ کرایہ کا مسئلہ ... کم کرایہ ہوگا لیا جائیگا

جزو بی کا جواب یہ ہے کہ جو ضلع بھی کے صرف ایک آ ... دے سکے ایسے ... کہ وہ کم ریٹس پر بسیں کو چلاسکے لیکن جو کہ وہ جو کرایہ ایسا چاہیے تھے ان کے لیے نفع بخش نہیں ہوسکتا تھا اسلیے یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ صرف پرمٹ حاصل کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کر رہے ہیں اسلیے ان کی درخواست منظور نہیں کی گئی جزو سی کا جواب یہ ہے کہ موٹر وہیکل رولس (Motor Vehicle Rules) کے رول نمبر ... کے حسب پی ڈبلیو ڈی کی جو سڑکیں ہیں وہ آر ٹی ڈی کے لیے مخصوص ہیں اور ان خانگی لاریوں کے چلانے کی اجازت نہیں دی جائیگی جزو ڈی کا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ موجودہ ریٹس میں کمی کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ موجودہ ریٹس بہت زیادہ نہیں ہیں اور معقول (Reasonable) ہیں

شریمتی شاہجہاں بیگم (نرگی) کیا اکرل کے بعد سے آ اکرایہ لیا جاتا ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو اسکے لیے نوٹس کی ضرورت ہے

شری عبد الرحمن (مالک پیٹھ) محبوب نگر سے کولھاپور تک کا کسی خانگی سروس کی اجازت دی گئی ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو پوری سڑک محبوب نگر تا کولھاپور کسی خانگی سروس کو نہیں دی گئی البتہ پی ڈبلیو ڈی کی سڑک کا کچھ حصہ ایسا ہے جو خانگی سروس کو دیا گیا ہے

شری عبد الرحمن کیا محبوب نگر سے کولھاپور تک آر ٹی ڈی کے علاوہ خانگی بسیں بھی چلتی ہیں ؟

سری دگمبر راؤ بندو ایک دو واقعات میرے علم میں آئے ہیں جن سے
معمعات کا حکم نا ہے

श्री रतनलाल कोटेचा (पाहीवा) —क्या बसवी के रेयस (९) पाची नहीं है ?

سری دگمبر راؤ بندو ایسا نہیں ہے جب ہم نے وہاں سے روپیہ منگوائے تو
معلوم ہوا کہ ایک آ ٹھا ار ہے

شری رنگ راؤ دلشمکھ کیا یہ صحیح نہیں کہ جو روپیہ بھیجا تک دو لیے
ہی مسل لے جاتے ہیں ؟

سری دگمبر راؤ بندو اگر ایسا ہو رہا ہے تو اس بارے میں آ ل ممبر مجھے
پولس دیکھیے تو دریافت کیا جائے گا بعض ایسی سرکیں ہیں جو آر ٹی ڈی کے
جب نہیں آتی ہیں ممکن ہے وہاں کچھ بے قاعدگی ہوتی ہو جیسا کہ ابھی ابھی
سوال کیا گیا تھا جس کا جواب دیا گیا ہے ایسے واقعات اگر حکومت کے علم میں لائے
جائے پر تو پرائیویٹ بس والوں کو وارننگ دی جاتی ہے

شری جی ہمنت راؤ کیا ایک انا کے ٹکٹ میں کچھ کمی کی جا ئیگی ؟

Mr Speaker It is not for him to decide

شری جی ہمنت راؤ میں صرف اندازہ پوچھ رہا ہوں
مسٹر اسپیکر اندازہ تو آنر یبل ممبر خود بھی کرسکتے ہیں
شری جی ہمنت راؤ کیا بسوں کی کیا پاسنجر سے زیادہ لوگوں کو بٹھایا جاتا ہے ؟
شری دگمبر راؤ بندو پسنجروں کی سہولت کے لحاظ سے بٹھایا جاتا ہے

سری سری هری بکم اپریل سے ریاست حیدرآباد کا ٹکٹ بدل رہا ہے ایسی
صورت میں کیا کرایہ میں کمی کی جا ئیگی ؟

†(Not Answered)†

Mr Speaker Shri Rajmallu

The member is absent Let us proceed to the next question

Torture by Police

*201 (889) *Shri Syed Hasan* (Hyderabad City) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether Government are aware that an arrested person lost his life recently at the Khairtabad Police Station due to torture by the Police?

†Answer to *200 (881) under Unstarred Questions and Answers

(b) If so whether Government have made any enquiry in this case?

شری دگمبر راؤ بندو ۔ و اسے کا جواب ہے کہ ہوا صحیح نہیں ہے ۔ دوسری کا جواب ہے کہ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

شری سید حسن ۔ یہ صحیح نہ ہونے کے اسباب ۔ ل مسٹر کو کس ذرائع سے حاصل کیے گئے

سری دگمبر راؤ بندو ۔ جواب حاصل کرنے کا جو طریقہ معمولاً ہوا ہے اوسی طریقہ سے جواب حاصل کیے گئے ہیں

شری سید حسن ۔ کیا اس قسم کی وارداتیں عام طور پر ہوتی رہی ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ ممکن ہے ہو گئی ہوں

شری سید حسن ۔ کیا وجہ ہے کہ اس قسم کی بد نظمی عام طور پر ہوتی ہے اور غریب لوگوں کو مارا پیٹا جاتا ہے

شری دگمبر راؤ بندو ۔ کسی خاص واقعہ سے متعلق آنریبل ممبر واقف کرا دیں تو میں جواب دے سکونگا

Permits for Private Buses

*202 (895) *Shri K. Venkiah* (Madhira) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether permits were granted to run private buses on fair weather roads in Warangal district?

(b) If so to whome they are granted?

سری دگمبر راؤ بندو ۔ حصہ (ا) کا جواب ہے کہ ۔۔۔ دوسری کا جواب ہے کہ ۔۔۔ پرمٹ دیے گئے ہیں ۔۔۔ (Fair Weather Roads) ۔۔۔ کمپنیوں کو ۔۔۔ کی فہرست پیش کی گئی ہے

[*Statement*

List showing the names of operators and fair weather routes of Warangal District

Sl No	Name of operator	Fair weather route
1	Shri K Veera Raghav Reddy	Warangal Rly Gate to Kallada
2	Shri C H Venkat Narayan	Lingal to Bonkul
3	Shri Kallur Uma maheshwar Rao	Kandukur to Sathpally
4	Shri Nainu Sekharan	Mahboobabad to Abbyapalem
5	Shri M Veera Raghviah	Jeelugumalli to Ashwuraopet
6	Shri E Venkatram Narsiah	Neckonda Rly Station to Thurur
7	Shri C Ranga Reddy	Ghanapur to Annawaram
8	Shri N Narayan Reddy	Kasamudram to Abbayapalem
9	Shri Kesinoni Venkiah	Madira to Rajavaram
10	Shri M Sathnarayana	Mahbubabad to Abbayapalem
11	Shri M Akkaya Chowdry	Muthugudem to Kothagudem
12	Shri Nagondla Picthiah	Nelakondapally to Jaggaiahpet
13	Shri Erraballi Venkatram Narsiah	Neckonda to Mahbubabad
14	Shri A M Omkaram	Chelvoiy to Etur Nagaram
15	B Ramulu	Khammam to Singareni Collieries
16	Shri Narayanrao Karepally	Kallur to Muthugudem
17	Shri Gopu Adi Narayana	Yellandu to Karepally (Khammameth)

List showing the names of operators and fair weather routes of Warangal District

Sl No	Name of operator	Fair weather route
18	Shri C K Padma Rao	Madikonda to Velair
19	Shri Amravathi Sri Ramulu	Kasamudram to Torur
20	Shri M Sathyanarayan	Mahbubabad to Nagaram
21	Shri Naim Sekharan	Kasamudram to Torur
22	Shri M Murlidar Rao	Chelvoy to Mangapet
23	Shri Kesineni Venkiah	Mahbubabad to Abbayapalem
24	Shri E Venkatram Narsiah	Warangal Railway Gate to Kallada
25	Shri J Ramchander Rao	Hanamkonda to Parkal
26	Shri A Sree Ramulu Matwado	do

Shri K Venkiah Is there any bus owner that belongs to the Union?

شری دگمبر راؤ بندو میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کتنے یونین کے لوگ ہیں
لسٹ آنریبل ممبرس کے سامنے موجود ہے دیکھ لیں

شری سی ہنمنت راؤ کیا باہر کے لوگوں کو پرمٹ دیے جا رہے ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو باہر اور اندر کا سوال نہیں ہے جنکو دیے جاسکتے ہیں
دیے جارہے ہیں

شری کے ایل نرسمہا راؤ (یلندو عام) پرمٹس کن لوگوں کو دیے جاتے ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو موٹر وہیکل ایکٹ (Motor Vehicle Act) کے
تحت قواعد بنائے گئے ہیں اور ڈسٹرکٹ اتھاریٹیز (District Authorities)
کو اختیار دیا گیا ہے کہ ان قواعد کے تحت جن کو پرمٹس دیے جاسکتے ہیں انہیں دیے
جائیں اسکی ناراضی سے اپل کا حق دیا گیا ہے جو قواعد مقرر کیے گئے ہیں انکی
پابندی جو لوگ کرسکتے ہیں انکو پرمٹ دیا جاتا ہے اسکے علاوہ کوئی اور خاص
طریقہ مقرر نہیں ہے

سری کے ال وسمہاراڈ مواعد کی ا دی کرنے والوں کے لیے رسں معرر کرنے کا کیا کوئی خاص طریقہ ہے ؟

سری دگمبر راؤ بندو ہاں ہے

Accident due to Rash Driving

*208 (285) *Shri Syed Hasan* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether any accident occurred near Siddiamber Bazaar Masjid due to rash and negligent driving of Mr Naidu acting Deputy Commissioner City Police (C I D) during the third week of February 1953?

(*b*) Whether it is a fact that this accident in spite of being a serious one was hushed up?

(*c*) If not, what action has been taken against the said officer?

سری دگمبر راؤ بندو حرو اے کا حواب یہ ہے کی یہ واقعہ ہے کہ ۲۰ فروری سنہ ۳ ۱۹۵ع کو ایک مامولی ایکسیڈنٹ (Minor Accident) ساڑھے آٹھ بجے شام کو سدی عنبر بازار کی مسجد کے پاس ای اس نائیڈو ڈی سی پی اسسٹنٹ براح کی ڈرائیونگ کیوجہ سے ہوئی ان کی موٹر سے رکشا کو ٹکر ہوئی رکشا کو معمولی سا نقصان پہنچا اس کا پنچنامہ کیا گیا پنچوں کی رائے میں بھی یہ ایک معمولی ایکسیڈنٹ تھا حرو بی کا حواب یہ ہے کہ یہ کوئی سیریس کیس (Serious Case) نہیں تھا اور نہ اس پر دہ ڈالنے کی کوشش کی گئی

حرو سی کا حواب یہ ہے کہ اسکی تحقیقات کرائی گئی اور پولیس نے بھی پنچوں کی رائے سے متفق ہے کہ شری نائیڈو کی کوئی غلطی نہیں تھی اسلئے کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہیں سمجھی گئی

شری سید حسن کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ رکشا والے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ؟ کیا ڈپٹی کمشنر نے یہ نہیں کہا کہ اسکو لات مار کر بڑھادو ؟

شری دگمبر راؤ بندو اگر واقعی ہڈی ٹوٹی ہے تو کریمنل ذمہ داری عائد ہوسکتی ہے لیکن اس واقعہ سے متعلق نہ میرے پاس کوئی ریپریزنٹیشن (Representation) آیا اور نہ اسکے متعلق کوئی کارروائی کی گئی

شری ایم بچیا کیا سری نائیڈو کے پاس ڈرائیونگ لائسنس (Driving Licence) ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو جب کوئی افسر گاڑی چلاتا ہے تو اسکے متعلق یہی تصور ہوگا کہ اسکے پاس لائیسنس ہوگا تاوقتیکہ اسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے

شری ام بھا جس وقت ایکسیڈنٹ ہوا ہو کی رمارکیا بھی ؟

شری دگمبر راؤ بندو اس کے لیے نوٹس کی ضرورت ہے

شری سید حسن آنریبل منسٹر نے جس تحقیقات کا ذکر کیا ہے وہ کس نے کی ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو تحقیقات پولیس نے کی ہے

شری سید حسن جب پولیس نے تحقیقات کی ہے اور خود بھی وہاں آفیسر ہیں تو کیا گورنمنٹ نے نوٹس نہیں کر سکتی کہ انہوں نے اپنا اثر و رسوخ (Influence) استعمال نہیں کیا

شری دگمبر راؤ بندو اپنے ذریعہ انفلوئنس کا اثر نہیں تھا

شری ام بھا کیسی میں موٹر کی رمارکیا رہی چاہیے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ٹرافک (Traffic) کے ضوابط شہر کے متعلق مضمون میں علحدہ علحدہ طور پر کا تعین کیا گیا ہے

شری کے وینکٹ رام راؤ (جاکنڈور) ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی گئی ؟

شری دگمبر راؤ بندو میں نے کہا ہے کہ معمولی ایکسیڈنٹ (Minor accident) تھا اسلئے کارروائی کا سوال پیدا نہیں ہوتا

شری سید حسن میرا ایک اور ضمنی سوال ہے

مسٹر اسپیکر میں نہیں سمجھتا کہ آپکے سوالات میں کوئی اہمیت ہے

شری سید حسن سوالات کی اہمیت تو اسی وقت معلوم ہوسکتی ہے جب انکی اہمیت کو سمجھکر جواب دیا جائے

مسٹر اسپیکر آنریبل ممبر کیا سوال کرنا چاہتے ہیں ؟

شری سید حسن کیا تحقیقات کے سلسلہ میں لیا ناراین اور عباس حسین کے بیانات بھی لیے گئے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو اس کےلیے نوٹس کی ضرورت ہے

Shifting of Sardar Pathasala

*204 (84) *Shri M Buchiah* Will the hon Minister for Excise, Customs and Forests be pleased to state

(*a*) Wheher it is a fact that a private school by name Sardar Pathasala located at the Bellampalli station since last four years on a site sanctioned by the Forest authorities has been asked to be shifted to some other place?

(*b*) Whether it is also a fact that a memorandum was submitted by the School authorities in this connection to the Minister for Excise Customs and Forests during his visit to Bellampalli?

(*c*) If so what action has been taken thereon?

مسٹر فار ایکسائز، کسٹمس اینڈ فارسٹس (سری رنگا ریڈی) (الف) کا جواب یہ ہے کہ رقبہ اندرون محصور بانڈور متصل ریلوے اسٹیشن ضلع بلی سردار ایک سالہ سنہ ۸ ۳ اسے قائم ہے اس رقبہ کو سروسے حکلات نے عبد الحق صاحب ساحر حکلات کو پرگ آموس کاڈبو قائم کرنے کے لیے کرایہ پر دیا تھا اور عہدہ داران مدرسہ نے عبد الحق صاحب متعہدار سے رقبہ حاصل کرکے مدرسہ قائم کیا تھا مدرسہ کے لیے نوٹس نہیں دی گئی بلکہ ڈبو وں سے عبد الحق صاحب ساحر کے نام نوٹس دی گئی ہے کیونکہ ساحر کا اس اراضی پر کوئی حق باقی نہیں رہا

(ب) کا جواب ہے ہاں میرے دورہ میں رقبہ ا کاسی سے ایک درخواست پیش کی گئی تھی اس (۲) سو ایکر رقبہ میں سے ( ) ایکر کا وہ رقبہ بھی شامل ہے اس پر فارسٹ ولیج قائم کرنے کی تجویز تھی اس میں مدرسہ کا رقبہ بھی شامل ہے

(ج) کا جواب یہ ہے کہ اس رقبہ کے متعلقہ ( ) ایکر پر رقبہ کا کاسی سے ناجائز قبضہ کرکے کاشت کی تھی جس کی تحقیقات کے لیے جناب چیف سیکریٹری صاحب نے کلکٹر صاحب کو حکم دیا تھا لیکن اسکی تحقیقات کرکے رپورٹ وصول نہیں ہوئی تھی میں نے درخواست مذکور پر کلکٹر صاحب کو اندرون دو ہفتہ تحقیقات کرکے رپورٹ روانہ کرنے کا حکم دیا دفتر کلکٹری سے مد تحقیقات (۲) ایکر رقبہ محصور سے خارج کرنے کی رائے دی اخراج کی کارروائی ہو رہی ہے خارج ہو جانے پر تحلیہ مدرسہ کا سوال باقی نہیں رہتا

Corruption in Customs Department

*205 (305) *Shri Shrihari*: Will the hon. Minister for Excise, Customs and Forests be pleased to state

(*a*) Whether the Government is aware that there is much corruption in the Customs Department?

(*b*) If so what steps are being taken by the Government to eradicate such corruption?

شری رنگا ریڈی (الف) کا جواب یہ ہے کہ حکومت کے علم میں ایسے کوئی مخصوص واقعات صراحتاً نہیں لائے گئے ہیں اور نہ ایسے معاملات کے صحیح ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت اور نہ ہی ضروری مواد پیش کیا گیا البتہ سرحدی مقامات پر مال ممنوعہ برآمد کرنے سے متعلق وقتاً فوقتاً چند گمنام درخواستیں وصول ہوتی رہی ہیں

لیکن ان رشوتوں میں کسی ملازم کروڑگیری کا نام درج نہیں تھا جن کے متعلق رشوت حاصل کرنا بیان کیا جاتا ہے

(ب) کا جواب یہ ہے کہ حسب ذیل تدابیر رائے انسداد رشوت ستانی و نیز برائے نگرانی سد باب برآمدگی مال ممنوعہ اختیار کیے گئے ہیں

ا ایسے سرحدی مقامات جہاں سے کہ اس قسم کی رپورٹ وصول ہوئی ہیں کہ اشیائی اسنا بد کی جا رہی ہیں وہ کروڑگیری کے اہل ان متعلقہ و نیز خود ناظم صاحب کروڑگیری اچانک دورہ کرتے ہیں

۲ اسکے حساب و حوکتاب ر لحاظ رور ر مد محب نگرانی قائم کی گئی ہے

۳ جن مقامات سے برآمدگی اشیا ممنوعہ یہ بیرون حاود کی اطلاعیں وصول ہوئی ہیں وہاں کے متعلقہ اصحاب عملہ کا تبادلہ کرکے انتظام کیا گیا ہے

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ اوس کے سلسلہ میں سے ۲ ع ن کیسے آدمیوں کو نکال دیا گیا ؟

شری رنگا ریڈی کسی معطلی یا برطرفی کا ذکر میرے جواب میں نہیں بلکہ جو اصل سوال پوچھا گیا تھا اوس کے جواب میں یہ کہا کہ تبادلہ کرکے انتظام کیا گیا ہے

Licence Fee

*206 (879) *Shri Madhava Rao* (Hadgaon) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) Whether the farmers have to pay any fees to obtain licenses for keeping stocks of grains?

(*b*) Whether the farmers who have license are forced to give 60% of their grain as levy to the Government?

منسٹر فار اگریکلچر اینڈ سپلائی (ڈاکٹر چنا ریڈی) (الف) نہیں (ب) نہیں

شری کے ایل نرسمہا راؤ کیا یہ صحیح ہے کہ ایک طرف تو کاشتکاروں کو ایسے لیسنس حاصل کرنے کے لیے مجبور کر رہے ہیں اور دوسری طرف (۲) پرسنٹ لیوی دینے کے لیے بھی مجبور کیا جا رہا ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی بعض مقامات سے اس بارے میں میرے پاس شکایتیں آئی تھیں میں نے دریافت کرکے اس کے روک تھام کے لیے آرڈرس جاری کیے ہیں لیکن اب سے کوئی ایسے آرڈرس نہیں دیے گئے

شری شیام واسد و (گھول) دو سے آنریبل منسٹر نے اپنے جواب میں کچھ نہ کچھ جواب دے رہے ہیں لیکن آنریبل منسٹر بار بار اگر کلچر ایسے سوالات کے جوابات میں صرف جی ہاں یا جی نہیں کہا کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر اسپیکر اگر جواب اسی نوعیت کا ہو تو پھر کیا کر سکتے ؟

شری جی ہنمنت راؤ کم از کم جی نہیں کہنے کے اسباب تو بتانا چاہیے

شری رکما جی راؤ جن کاشتکاروں نے اس طرح کے لائسنس حاصل کئے تھے کیا ان کی فیس واپس کردی گئی ؟

مسٹر اسپیکر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا

ڈاکٹر چنا ریڈی کیا آنریبل ممبر لائسنس کی فیس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں اگر کوئی کیس اس سلسلہ میں میرے علم میں لایا جائے تو میں دریافت کرونگا

شری بی ڈی دیشمکھ (پھوکردن عام) جی الامکان کاشتکاروں کو لائسنس بھی حاصل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور (۲) پرسنٹ کرایہ بھی گورنمنٹ وصول کرتی ہے کیا اس کا علم آنریبل منسٹر کو ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ایسے آرڈرس جاری نہیں ہوئے اگر کوئی انڈیویجول کیس (Individual Case) آنریبل ممبر میرے سامنے لائیں تو میں دیکھونگا

شری بی ڈی دیشمکھ کیا یہ صحیح ہے کہ ( ) میں اسٹاک رکھنے والے کاشتکاروں کو لازمی طور پر لائسنس لینے کے لیے کلکٹر سے خاص طور پر احکامات جاری کیے گیے ہیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی نہ سکریٹری سے نہ کلکٹر سے ایسے احکامات جاری ہوئے ہیں

شری کے وینکٹ رام راؤ اور گاؤنکر (گوراٹی) کیا یہ صحیح نہیں کہ تعلقہ سلوڑ و اورنگ آباد اور پربھنی وغیرہ سے (۲) ہزار کی رقم جمع ہوئی ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی تعلقہ واری فگرس تو میرے پاس اس وقت نہیں ہیں لیکن ایسا کہہ سکتا ہوں کہ کافی رقم جمع ہوئی ہے

شری داجی شنکر (عادل آباد) غلط طور پر جو لائسنس ایشو (Issue) کیے گیے ہیں اس کی ذمہ داری کس پر ہے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی اگر غلط طور پر لائسنس کسی کی جانب سے اجرا ہوئے ہیں تو وہ اس کا ذمہ دار ہوگا

شری داجی شنکر: چونکہ ان احکامات کی وجہ سے غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے اسلئے کیا دوبارہ کوئی احکام جاری کیے جا سکیں گے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: میں نے اس معاملہ میں ایک ڈی او بھی ڈسٹرکٹ کلکٹروں کو جاری کیا تھا جس میں صاف طور پر صراحت کی تھی چنانچہ ڈی او ایک ایڈیشنل ممبر آف دی بورڈ کو بھی بتایا گیا ہے

شری کے ایل نرسمہا راؤ: متعلقہ تعلقہ میں لوگوں کو لیسنس لینے کے لیے مجبور کیا گیا جس کے ساتھ لیسنس اجرا بھی کیے گئے اس معاملہ میں درخواستیں بھی دی گئیں لیکن کیا وجہ ہے کہ اب تک لیسنس کی فیس واپس نہیں کی گئی ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: ایسی درخواستیں میرے پاس نہیں آئیں لیکن کئی ڈیلرس ایسے ہیں جنہوں نے لیسنس حاصل کر کے بعد غلہ کا اسٹاک کیا ہے

شری داجی شنکر: چونکہ احکامات جاری کرنے کے باوجود غلط فہمی پائی جا رہی ہے کیا ایڈیشنل ممبر دوبارہ اس سلسلہ میں احکامات جاری فرما سکیں گے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی: میں نے کاؤنسل صاحب سے عرض کیا ہے کہ بعض ڈیلرس لیسنس کے بعد اپنا دھندا چلا رہے ہیں اس طرف غالباً ایڈیشنل ممبر نے توجہ نہیں دی میں سمجھتا ہوں کہ اسی وجہ سے غلط فہمی ہو رہی ہے

شری انکوش راؤ وینکٹ راؤ (پرتور): جن کاشتکاروں کو غلط فہمی کی بنا لائسنس دیے گئے ہیں کیا ان کو کینسل (Cancel) کرنے کے لیے احکام دیے جائیں گے ؟

What is the present procedure for those who have taken licenses by mistake to get them cancelled and to get out of the difficulty of giving the Government 50 per cent of their stock?

Dr Chenna Reddy They can submit their applications, but there should not be a regular compaign

Collection of Levy

*207 (894) *Shri Bhagwan Rao Gopal Rao* (Basmath General) Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(a) Whether Government are aware of the orders issued by the Tahsildar Basmath, district Parbhani to the Girdawars to collect compulsory levy of Jawar from the cultivators of Basmath taluq?

(*b*) Whether it is a fact that the Girdawars collected Jawar by force and with repression from the cultivators of Jawar (Joad) Kurunda Kawatha and Gondu villages?

(*c*) Whether it is also a fact that the Tahsildar of Basmath repressed the peasants of Kurunda village in Basmath taluq in the third week of February 1953?

(*d*) If so, what action have the Government taken in this regard?

(*e*) Whether any orders have been issued by the Supply Department to return to the poor peasants the Jawar collected towards the levy?

(Issue) داکٹر حار ئلی اے ہیں اس قسم کے رڈوس اسو
ں کیے گیے ہیں

ں اورسی ہیں

ڈی یہ سوال پیدا ہیں ہوا

ای اس قسم کے آرڈرس جاری کرنے کی ضرورت ہیں ہے

شری کی ھمسب راؤ سوال پیدا کرنے کے لیے کیا کرنا چاھیے ؟

Not Answered (Laughter)

Minimum Wages Act

*208 (846) *Shri L K Shroff* (Raichur) Will the hon Minister for Industries and Labour be pleased to state

(*a*) The categories of employment in the schedule to the Minimum Wages Act for which the Minimum Wages Committees have been constituted?

(*b*) When are the reports of these Committees required to be submitted to the Government?

(*c*) The last date fixed for enforcing the wages as fixed by the Government of India?

(*d*) What action has been taken by the Government to see that the Minimum Wages for all the categories of employment referred to above are enforced within that date?

मिनिस्टर फार इंडस्ट्रीज अंड लेबर (श्री विनायकराव विद्यालंकार) —यहां पर निम्न लिखित काम होते ह यहा मिनिमम वेजेस अक्ट (Minimum Wages Act) का ताल्लुक होता है

1 Rice, Flour & Dal Mills

2 Oil Mills

3 Local Authorities

4 Public Motor Transport

5 Stone Breaking & Stone Crushing

6 Road Construction and Building Operations

7 Button Factories

8 Agriculture

(बी) जिसके लिये कमेटी मुकरर की गयी है। लेकिन बदकिस्मती से वह अपनी रिपोट कब पेश करे जिसके लिये कोजी टाजीम फिक्स नही की गयी थी।

(सी) मने जिन चीजो का क्लासीफिकेशन (Classification) किया उनमें से नबर १ से तक के लिये ३१ मार्च १९५३ का दिन मिनिमम वेजेस फिक्स करने के लिये मुकरर किया गया है और अधिकलमपरक चेबर के लिये ३१ दिसबर १९५३ का दिन मुकरर किया गया है और मिनिमम वेजेस कमेटी की रिपोट अब तक हमारे पास नही आयी है। रिपोर्ट जल्दी मुकम्मिल करके भजने के बारे मे कमेटी को लिखा गया ह।

Sri L K Shroff Is the Government aware of the uneasiness felt by the labour for nonfixation of minimum wages for such a long time?

श्री विनायकराव विद्यालकार —गव्हनमेट को अेहसास ह। जिसी लिय कमेटी का लिखा गया है। मेरा खियाल है कि जल्दी रिपोर्ट आयेगी और काम जल्दी सुरू किया जायेगा।

Unstarred Questions and Answers

Enquiry on Police Firing

*200 (331) *Shri G Rajmallu* (Laxettipet—Reserved) Will the hon Minister for Home be pleased to state

The result of enquiry on the police firing subsequent to students agitation which took place in the month of September 1952?

Shri Digambar Rao Bindu Government have decided to publish the Report of Justice P J Reddy regarding the disturbance in the Hyderabad City in September 1952 The Report is under print

Taluqa Supply Committee

69 (16) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) The number of members on all the Taluqa Supply Committees of Karimnagar district?

(*b*) The number of Congress party members nominated on the above Committees

Dr Chenna Reddy (a) There are in all 96 members on the Taluqa Supply Committees of Karimnagar District at the rate of 12 per taluq

(*b*) As the nomination of non official members of the District or Taluqa Supply Committees is not done on party basis, it is not possible to give the number of members of any particular party nominated on these Committees

Water Scarcity

70 (17 A) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that there is acute water scarcity in Karimnagar Jagtial and a part of Sircilla taluqs of Karimnagar district?

(*b*) Whether it is also a fact that there is acute scarcity of drinking water in the aforesaid taluqs?

Dr Chenna Reddy (a) The scarcity is not acute

(*b*) No

Failure of Crops

71 (17 B) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that all crops except Jawar failed in Karimnagar Jagtial and a part of Sircilla taluqs due to lack of rains?

(*b*) Whether reports have been submitted by the local officers and if so what are their contents?

(c) Whether any representation was made to the Government to exempt the above taluqs from levy?

(*d*) If so what action has been taken thereon?

Dr Chenna Reddy (a) No

(b) Yes, the reports from the district show that the rains from both the monsoons were inadequate untimely and hence not favourable The yield of Jawars however was better than other crops Abi Paddy was also not as fair as Jawar

(c) No

(d) This does not arise

Business of the House

Mr Speaker There is an adjorument motion given notice of by Shri Maqdoom Mohiuddin

سری مخدوم محی الدین مسٹر اسپیکر میں نے ایک تحریک التوا پیش کی ہے
کیا مجھے اسکو پیش کرنے کی اجازت ہے ؟

Mr Speaker I shall read out Rule No 102 of the Assembly Rules

(1) The Speaker if he gives consent under Rule 99 and holds that the matter proposed to be discussed is in order shall after the questions and before the list of business is entered upon call the member concerned who shall rise in his place and ask for leave to move the adjournment of the Assembly

Provided that where the Speaker has refused his consent under rule 99 or is of opinion that the matter proposed to be discussed is not in order he may if he thinks it necessary read the notice of motion and state the reasons for refusing consent or holding the motion as not being in order

I shall now read out the adjournment motion given notice of by Shri Maqdoom Mohiuddin —

I, hereby give notice of my intention to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance namely —

1 On 22nd March 1958 at 4 p m about twenty (20) Congress people armed with lathies including a police constable, in Mufti dress came to village Boorgu Gadda, allegedly on behalf of Huzurnagar Taluqa Congress Secretary by name Shevri Reddy obviously with pre-planned intention of persecuting the P D F workers

These people along with the Patwari Venkat Narayana and Patel Laxshmu Narayan, paraded the village with provocative slogans against the P D F and at the same time searching for the workers of P D F they caught hold of Minnu and took him out of village some of the villagers went with them to get Minnu released When the hooligans saw that they cannot persecute Minnu due to people Malliah, the constable in Mufti dress was sent to the Police Station Mouse Huzurnagar Circle, Sub-Inspector and 15 (fifteen) constables appeared on the spot along with H S R P Commandant The hooligans and the Police combinedly beat Minnu very harshly lathies and rifle butts with the result Minnu sustained grievous wounds on head abdomen and knees etc He bled profusely and got drenched in blood He is now in hospital The incident did not end there But further the Police adn the goondas, beat severely Somu Kankiah, Appaiah Ramulu, Chandriah, Nagiah Kotiah Ramiah and many others including two women Ansuria and Iswaamma, who were also unsuccessfully attempted to be raped They looted the house of Vadala Narayana, a P D F worker The whole area is wrapped up in terror due to this hooligan activities The terror and Police zoolum still continues. This is a common phenomenon in Huzurnagar taluq since the bye-elections and there was redress despite representations to the Government on various occasions

به الحوز بعسٹ موسں آنا ہے

Here I want to mention the general principles governing adjournment motion

There are three or four occasions when Members of the Legislature get full opportunity to criticise freely the administrative policies of the Government The first opportunity is afforded when they discuss the Address of the Rajpramukh The second opportunity occurs at the time of the general discussion on the Budget The third opportunity is afforded during the discussion and voting of Demands. Thus, the Mem

bers get ample opportunity to raise a debate on a matter of public importance without asking for the adjournment of the ordinary business of the House The object of an Adjournment motion is to get an opportunity to raise a debate on grave and serious matters which cannot otherwise be immediately and effectively dealt with Therefore Motions for Adjournment under Rule 100 during the Budget Session can be justifiably refused on the ground that the ordinary Parliamentary opportunity to discuss such matters would occur shortly or in time The Adjournment Motions have been refused in the House of Commons on the above ground At page 852 of May s Parliamentary Practice 16th Edition it has been stated that the moion has been refused when an ordinary parliamentary opportunity will occur shortly or in time Of course if prima facie the matter is urgent there is no doubt that it can be allowed It has been stated in the motion that the incident took place on the 22nd March 1958 but still I do not refuse permission on the ground that there is delay but the fact is that in the House of Commons the motion has been refused when an ordinary parliamentary opportunity will occur shortly or in time We are going to discuss the grants for supplementary demands tomorrow and day after tomorrow and on the successive days and this matter can very well be discussed at that time I feel that we should not utilise this time especially when the day has been allotted for non official business for discussing the matter I shall here also quote the ruling of the Speaker of the Indian Parliament on the subject of adjournment motions —

> The matter was undoubtedly definite and one of importance I had however doubts about its urgency as understood in the cases of adjournment motions in view of the opportunities which hon Members were going to have in a short time to discuss this matter if otherwise admissible on the Demands for Grants due to come up soon before the House The Members would also have a further chance of discussing the matter if admissible on the Appropriation Bill as also on the Finance Bill

or at the time when the demands are put to vote

For all the reasons stated above I do not think it admissible to grant permission for and allow this adjournment motion

Legislative Business

Mr Speaker We shall now proceed with the next item on the Agenda Shri M Buchiah to move for leave to introduce his Bill

Shri M Buchiah Mr Speaker Sir Before I move for leave to introduce the Bill I would like to have your ruling on the point of order raised by me yesterday

Mr Speaker What is the point of order? I looked for the hon Member yesterday in the House but he was not present in his seat

Shri M Buchiah

Rule No 19 (6) of the Assembly Rules says —

The relative precedence of resolutions shall be determined by ballot held in accordance with the procedure set out as follows

(*a*) The *Secretary will prepare a numbered list of all* members who have given notice of resolutions 15 clear days before the date appointed for a Session

What I wish to point out is that it is the names of Members who have given notice of resolutions that have to be determined by ballot and not the resolutions individually as such For instance if a Member has given notice of more than one resolution and if his name comes first in the ballot, all the resolutions given notice of by such a Member have to be given priority But what has been actually done is that the different resolutions given by a Member have been given different places of priority I submit that this is against the principle specified in the Rules

مسٹر اسپیکر کیا آنریبل ممبر کا منشا یہ ہے کہ اگر بیلاٹ میں کسی آنریبل ممبر کا نام پہلے آجائے تو ان کے نام پر جتنے رزولیوشن ہیں ان سب کو دوسرے رزولیوشن پر ترجیح دی جائیگی ؟ جب تک اس بارے میں یہ دستور اختیار کیا گیا میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر بھی وہیں وقت موجود تھے جیسا کہ آنریبل ممبر نے فار سرہور کا رزولیوشن پہلے آیا ان کے بیچ رزولیوشن آئے تھے ہر ایک رزولیوشن کے بارے میں جس وقت بحث آئیگی تب اس کے ساتھ ممبر کا نام آئیگا تو مانا جائیگا پہلے بھی ہم نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے آنریبل ممبر نے سرہور کے رزولیوشن میں کیا ؟ پالیسی ہے ایک کا ؟

వేసు ట లేదా ఇంద్ర స్థానాల్లో తాలూకాల్లో ఉండేది కాని ఈనాడు ఇది ప్రతి ఎక్సైజు రు లోను ఉంది ఎల్లవ కల్లు ద రుకుట కష్టమై పోతోంది ఇప్పుడు టే ఎ న్కి ప్రగముగ రి ఇంఛవచ్చును నప్పు రావచ్చును కాని వ్యవానికి దానిని మరమోలును ా ద కాదు స్ప్రిరిట్ కో పైచిలుకు ఆదాయం కల్లుమీద పన్నులు అవుతోంది దాని ఫ్ర మూలన వాటు రెవిన్యూ వస్తున్న ర మహాత్ముని చెప్పుకున్నదలగాగాని హేతువుగా ని సు నవసరం లేదు మన జాతి ఒ న్నతత్వానికి రీలయింటి ఎవంటి డబ్బు దీనివల్ల వస్తోంది కాబట్టి వాస్తవ న్ని మరచిపోకు ఐ హైదరాబాదు రాష్ట్రంలో ఉ డ ప్రజలు నూటికి వంది ఈ కల్లు త్రాగ కు కా (డేవ రు రు మన సమాజములో ఇది మంచిదే కానివ్వండి చెడ్డది కానివ్వండి ప్రతి వృ ఎగావ కంటె ఎక్కువ మంద ర ఱ రభ్యాసానికి అలవాటు పడ్డారు టువంట దానికో ప్రజల ఆర ్యనికి భంగకరమైన వస్తువులు కపి అమ్ముతుంటే ద నిని ఏవిధ గ అరికట్టాలి? మనం ఏ ప్పుడో ప్రొహిబిషన్ (Prohibition) విధానా న్ని తీసి చప్పి కల్లు సారాయి ్ర గ ండా చేయవ చ్చును కాని అది గ్రామాలో వచ్చు చమ్ము ంలు క మ ర్యాసా ని ఎ ఎ్న అమలులో పెట్టడానికి కనీసం పది సంవత్సరములైన పడుతుంది మన పక్కన వు ి ష్ట్రములో—మద్రాసు బొ బాయి మరియు ప్రదేశ్—మొదలగు చోట్ల మద్యపాన ని షేధాన్ని ము లో ట్టి చాలా ఎక్కువ ఎ లోకుచున్నారు అది మలులోకి ావడం చాలా కష్టం మద్యపాన న ఎ ధ న్ని త్వరగా అమలులోకి తీసుక రావచ్చును కాని దానివల్ల గవర్నమెంట్ ి రికి ఎచ్చు డబ్బులంతో పోగొట్టుకొనుటయే గాగ ఇంకా ఎంతో డబ్బు దానిమీద వెచ్చించాల్సి ఉంటుంది కాబట్టి మన పొరుగున ఉన్న ప్రాంతాల్లో జరుగుచున్న పరిస్థితులను చూసి మనం పాఠం నేర్చుక ోవాలి ఆ ప్రభుత్వాలు చేసిన తప్పు మనము చేయకూడదు

ఈ కల్లు సారాయి మొదలైన మత్తు పదార్థాలను సమాజంలో ప్రజలు త్రాగు చున్నారు దాని మూలంగా ప్రజ ఆరోగ్య చెడకుండా చూడడం మన బాధ్యత ఈనాడు హైదరాబాదు సికిందరాబాదు ఈ రాష్ట్రానికి ఏదైతే క్యాపిటల్ అనబడుతోందో ఆ స్థలాల్లో ఈ మద్యమును విష వస్తువులతో మిశ్రమమైన కల్లు విరివిగా అమ్మబడుతోంది ఎవరైనా స్ అక్కడ దుకాణా ల్లోకి పోయి చూడవచ్చును ఈ విషయ ంతా బాగాయించి చెబుతున్నాను దాంట్లో కృత్రిమ మిశ్రమ కల్లు ఉన్నది ఈ మిశ్రమాల్లో క్లోరల్ హైడ్రేట్ (Chloral Hydrate) మరో విషపూరితమైన (Poisonous Drug) కలుపుతారు ఫోమ్ హెడింగ్ (Foam heading) అనే విషవస్తువులు కలుపుతారు ఇంకా శాక్రైన్ (Saccharine) మైదా మొదలైన వాటితో కృత్రిమ కల్లు తయారుచేసి బీదప్రజలకు అది అమ్మబడుతోంది ఈ విధంగా రెండు నష్టాలు కలుగుతున్నాయి ా దానిని ఈ నాడు బీద ప్రజలు ఇష్టము ఉండో అయిష్టముగానో త్రాగుచున్నారు ఈ విషమిశ్రమాలవల్ల వారి ఆరోగ్య చాలా నష్టమౌతోంది కొన్నిచోట్ల ఆ విషపదార్థాలు ఎక్కువగా కలుపుట వల్ల ప్రాణాపాయాలు కూడా కలుగుతున్నాయి ఈ సంధ్యన ఇద్దరు ముగ్గురు మనుష్యులు చచ్చిపోయారని వార్తలు విన్నాము అక్కడ కేసులు పెట్టి చాలాన్ (Chalan) చేశారు కాని అంత ప్రమాదం లేకుండా తక్కువ పరిమితిలో వాటిని కలిపితే దానివల్ల ప్రజలలో చాలా వ్యాధులు ప్రబలుతున్నాయి ముఖ్యంగా కార్మికుల ఉండేచోట్ల కల్లు అమ్మకం ఎక్కువగా ఉంటుంది కార్మికులు ప్రొద్దుటల్లా పనిచేసి సాయంత్రం ఇంటికి వచ్చి రిలీఫ్ (Relief) మాదిరిగా దినమంతా కష్టపడి వచ్చిన తరువాత ఏమాదిరిగో నీటిలో పనిచేసి వచ్చి చా కాఫీ త్రాగుతారో ఆ మాదిరిగానే పనులనుంచి వచ్చిన తరువాత

పువల్సరిగా తీసుకుంటారు ముఖ్యంగా తేలు, కాగు గనుల్లోని కార్మికులు ఎనిమిదిగంటలు భూగర్భంలో పనిచేసి అలసటలకై వచ్చాక త్రాగకుండా ఉండలేరు మనము ఎన్నైనా నీతులు చెప్పవచ్చును కాని వాళ్ళు మద్యము త్రాగకుండా ఉండడం కష్టం అటువంటి పరిస్థితులలో నిజమైన కల్లు దొరుకుట చాలా కష్టమైనది కల్లు మొదలైన మత్తు పదార్థాలు దురుణాలు కలిగించవి గావున సమాజానికి శ్రేయస్కరం కాదు గాబట్టి నిషేధించుచున్నాము అని చెప్పవచ్చును కాని స్వలాభం కొరకు కంట్రాక్టర్లు తయారుచేసే కృత్రిమ కల్లు ప్రమాదకరమైన వ్యాధులు కలుగజేస్తుంది కాబట్టి అటువంటి దానిని అరికట్టడానికి నిషేధించడానికి ఫర్మాన్ లేదు అటువంటి దానికి ప్రయత్నం చేయుటకు ఇదివరకు మన కళ్ళముందర జరుగుతున్నాయి పోలీసు ఆబ్కారీ ఆఫీసర్లు, ఆ ఆబ్కారీ మంత్రిగారికి బాగా తెలుసు స్పష్టముగా చూశారు ఈ శాసన సభలో సభ్యులు చెప్పారు మంత్రిగారు కూడా చెప్పారు—నాకు కూడా తెలుసు, కాని దానిని ఎట్లా ఎట్లా కోవాలో ఆలోచిస్తున్నామన్నారు ఈ శాసనసభ వచ్చి అప్పుడే ఒక సంవత్సరమైనది ఈ విషయమై ఆలోచిస్తూనే ఉన్నామని చెబుతున్నారు ఈ సంవత్సరము లోపల ఎంతమంది ఆరోగ్యాలు చెడిపోయింది ఈ నష్టానికి ప్రభుత్వం కారకులౌతున్నారు దాని కొరకు మనవద్ద ఫర్మానాలు లేదు నేను ఈ శాసనాన్ని తీసుకువచ్చింది దీనికి మహా కఠినమైన శిక్ష విధించడానికి ఈ శాసనము తీసుకువచ్చాను కట్టె, దీనివల్ల ప్రజల ఆరోగ్యానికి నష్టం లేకుండా రెండవ నష్టం వచ్చేది ఫైనాన్సుకు (Finance) ఎక్కువ డబ్బు కృత్రిమంగా తయారయ్యే కల్లు రూపాయలకు తయారయ్యే కల్లు, కృత్రిమంగా మూడు రూపాయల్లోనే తయారు అవుతుంది కనుక చెట్లకు పెంపకం చేయకుండా కృత్రిమ కల్లు తయారు చేసి ఎక్కువ లాభం సంపాయిస్తున్నారు మొన్న ఒక గౌరవ సభ్యుడు చెప్పారు పోయిన సంవత్సరముకంటె ఈ సంవత్సరం ౬౦ లక్షల రూపాయలు ఈ ఆదాయంలో ఎక్కువ వచ్చింది కారణమేమి టే ఈ కృత్రిమ కల్లు తయారుచేసి అమ్మడంవల్లనే ఈ కృత్రిమ కల్లు అమ్మకం ఎక్కువై పోయింది దీనిని ఎక్కువగా వాడుతున్నారు అసలుగా కల్లు దొరుకుట లేదు ఈనాడు డ్రగ్గులు, మందులు ఎక్కువగా వాడి, ఎన్ని ఫాక్టరీలలోను వాటికి సర్కారు రకము కల్లు కుండా చౌకగా కల్లుతయారుచేసి అమ్ముతున్నారు దీనివల్ల బాధాకరంగా ఎంతో నష్టము వస్తుంది కాబట్టి దీనివల్ల అందువిధాల నష్టము వస్తుంది, కాబట్టి నేను ప్రవేశ పెట్టిన ఈ బిల్లుయొక్క వాస్తవిక స్థితిని గ్రహించి, అప్లికేషన్ పై తరువాత వచ్చింది కాబట్టి వ్యతిరేకించకుండా ఈ కృత్రిమ కల్లు తయారుకాకుండా చేసేందుకు కల్లులో విషపదార్థములు కలుపువారిని తీవ్రంగా శిక్షించాలని తెచ్చిన ఈ బిల్లుకు అనుమతిస్తారని కోరుచున్నాను

شری رنگا ریڈی مسٹر اسپیکر سر میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں اس لئے کہ آنریبل ممبر نے جو بل پیش کیا ہے اوس کے وجوہ کو دیکھنے او ان کی تقریر کو سننے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس خصوص میں کیا قانون نافذ ہے اوس سے آنریبل ممبر غالباً واقف نہیں ہیں اس وقت جو قانون اس بارے میں نافذ ہے اوس کے تحت ایسے فعل کے متعلق سزا مقرر ہے حیدرآباد قانون آبکاری میں اس کے متعلق دفعہ (۳۲) موجود ہے اس میں کہا گیا ہے کہ کسی چیز کی سیندھی میں آمیزش کی جائے جو مضر صحت ہو یا ایسی چیز آمیزش کرکے اس کو اصلی سیندھی کی حیثیت سے فروخت کرے تو ایسی آمیزش کرنے والے کو پانچ سو روپے جرمانہ اور دس ماہ کی قید یا دونوں

سزائیں دی جا سکتی ہیں اسی طرح قانون تعزیرات ہند کے دفعہ (۲) میں بھی ان کے
متعلق سزا مقرر کی گئی کہ اگر کھلے ہوئے کی چیزوں میں کوئی ہم کی آمیزش کی جائے
یا کھانے کی چیز سمجھ کر کوئی چیز کی آمیزش کرے تو ایسی صورت میں مذکور
دفعہ کی رو سے چھ ماہ قید کی سزا یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی
ہیں ان حالات کی موجودگی میں میں نہیں سمجھتا کہ کیوں ایک علحدہ قانون منظور
کرنے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے وجوہ ومقاصد کے پڑھنے سے معلوم ہو رہا ہے
کہ یہ سمجھا گیا ہے کہ اس وقت ایسا کوئی قانون یہاں نافذ نہیں ہے جس کی وجہ سے
خالص مسکہ اور سرسوں کے تیل کے لیے ملاوٹ ہو رہی ہے اور اسکو روکنے کے لیے سزا
مقرر کرنے کی ضرورت ہے اگر اصل مقصد کا یہ ہے کہ موجودہ سزا کافی نہیں
بلکہ اس سے زیادہ سزا ہونی چاہیے تو اس کے لیے ایک جداگانہ بل کی ضرورت نہیں ہے
بلکہ موجودہ قانون میں اردیاد کے لیے ترمیم لائی جا سکتی ہے لیکن ایسا نہیں کیا
جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ سزا جو مقرر ہے وہ کافی ہے اس قانون کی
خلاف ورزی کی صورت میں اگر عدالتوں سے زیادہ سے زیادہ دن کی بھی سزا دلائے تو یہ جرم
قطعاً بند ہو جائیگی حالات کے لحاظ سے عموماً سزا میں عدالتوں کو اختیار تمیزی حاصل ہے
عدالتوں کے لئے یہ لازمی نہیں کہ چھ ماہ قید کی یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی یا دونوں
سزائیں دلائیں عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب پہلی مرتبہ ارتکاب جرم کیا جاتا ہے
تو دو چار دن کی سزا دلائی جاتی ہے یا دس پانچ روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے اگر آنریبل ممبر
یہ چاہتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر سزا مقرر ہونی چاہیے تو وہ موجودہ قانون میں ترمیم
لا سکتے ہیں لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ موجودہ قانون میں کافی سزا کی گنجائش
رکھی گئی ہے اس لیے اس میں ترمیم کی ضرورت نہیں ایک ہی فعل کی بابت تعزیرات
اور قانون مخصوص الامر مثلاً قانون آبکاری وغیرہ کے تحت مختلف سزائیں مقرر ہیں تو عدالتوں
کو اس کا اختیار ہے کہ کسی ایک قانون کے تحت سزا دیں مثلاً دس ماہ کی قید
پانچ سو روپیہ جرمانہ یا دونوں کی بجائے چھ ماہ کی قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی
سزا دیں ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ قانون آبکاری یا قانون تعزیرات کو
نظر انداز کرکے اس قسم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے ایک دوسرا قانون ضروری
ہے میری اس صراحت کے بعد آنریبل ممبر خود محسوس کرینگے کہ اس بل کی ضرورت
نہیں ہے اور وہ خود اس کو ویتھ ڈرا (Withdraw) کرلینگے میں ہاؤس
سے یہ خواہش کرتا ہوں کہ اگر آنریبل ممبر اپنا رزولیوشن ویتھڈرا نہ کریں ایسے
نا منظور کر دیا جائے

శ్రీ యం. అప్పయ్య

అధ్యక్ష మహాశయా

గౌరవనీయ మంత్రిగారు చెప్పినట్లుగా ఇదివరకే శాసనము ఉన్నట్లయితే నాకు చాలా విచిత్రంగా తోస్తుంది. శాసనము ఉండికూడా అమలులోనికి రాకపోవడం విచిత్రమైన విషయమే. శాపవాలు పెరిగిపోతున్నాయి. రష్యాలోకూడా పెరిగి పోతున్నాయి. సామాన్యంగా శాసనము చేసేది ఎందు

ఉంటే ఏమైనా తప్పులు జరిగితే ఆ తప్పులు జరక్కుండా చేయడానికి గావి, అంతకంతకు తప్పులు పెరగడానికి శాసనము చేస్తారా? జరిగిన సంవత్సరముకంటే ఈ సంవత్సరములో చేసే తప్పులు అధికము అవుతున్నాయే గాని తగ్గినట్లుగా లేదు

గౌరవనీయ మంత్రిగారు చెప్పినట్లుగా జరిగిన సంవత్సరము ఇటువంటి కేసులను ఎన్ని పట్టుకున్నారు ఎన్నికేసులను శిక్షించి చేశారు? నేను ఘాలంటే చని తెలుసుకున్నాను ప్రతిచోటా ముఖ్యంగా హైదరాబాదు సికిందరాబాదు నగరాల్లో ఎన్ని దుకాణాలున్నాయో అన్ని దుకాణాల్లోన కృత్రిమ కల్లునే అమ్ముతున్నారు గాని స్వచ్ఛమైన కల్లును అమ్మడం లేదు మరి కృత్రిమ కల్లును అమ్మేవారిని ఎందుకు శిక్షించడంలేదు? అసలు వాళ్ళను శిక్షించాలని లేదా? వాళ్ళమీద ఏమైనా క్రైమ్ (Crime) ఉందా? లేదా? శాసనానికి విరుద్ధంగా నడిచే వాళ్ళను శిక్షించకుండా ఉంటే ఆ శాసనము యొక్క ఉద్దేశ్యము ఏమిటి? శాసనము ఉండి కూడా వాళ్ళను శిక్షించకపోతే ఆ శాసనము యొక్క ప్రయోజనమేమిటి? దీనివిట్టి శాసనాలు చేస్తూనే ఉంటారు ఆ శాసనాలు అట్లాగే ఉంటాయి తప్పులు కూడా అట్లాగే ఉంటాయి అన్నది విదితము అవుతున్నది ఇప్పుడు ఈ బిల్లు పెట్టే ఉద్దేశ్య మేమంటే తప్పు చేసినవారిని కఠినంగా శిక్షించుతారని — ఎవరైనా కృత్రిమ కల్లు అమ్మితే వారిని కఠినంగా శిక్షించితే—ఇతరులకు అది హారముగా ఉండి తప్పులు చేయకుండా ఉంటారు అంతేగాని వాళ్ళకు మూడు రూపాయలు జుర్మానా వేస్తే, మూడు లక్షలు సంపాదిస్తుండేవాళ్ళకు మూడు రూపాయలను జుర్మానా చెల్లించడం ఆవగింజ అంతైనా కష్టం అనిపించదు శాసనము నెరవేరాలంటే ప్రజలు దానియొక్క తాత్పర్యమును తెలుసుకోవాలి కఠినశిక్ష విధించబడుతుందని తెలుసుకొంటే గాని యీ కల్లులో విష పదార్థాలు కలవకుండా బందు చేయగలుగుతారు గాని ౬౦౦ జుర్మానా అంటే ౬ లక్షలు సంపాదించేవారికి ఏమాత్రం కష్టంగా ఉండదు మూడు నెలల సజా లేక ౬ వేలు జుర్మానా అంటే, కొన్ని లక్షలు సంపాదించేవాడు ఆరువేలు అయినా సరి చెల్లించి బయట పడతాడు కల్లులో ఏమి కలిపినా ఏమికాదు జుర్మానా చెల్లిస్తే సరిపోతుంది అని వాళ్ళు అనుకొంటారు అందుచేత ఇటువంటి తప్పులు పెరిగిపోతాయేగాని తగ్గేది ఏమాత్రం ఉండదు కనుక గౌరవనీయ సభ్యులు యీ బిల్లుకు అనుమతి ఇవ్వాలని కోరుతున్నాను

Mr Speaker The question is

'That leave to introduce The Hyderabad Punishment for Adulteration of Toddy and Sendhi Bill, 1958 be granted

The Motion was Negatived

Discussion on Non-official Resolution

No II

Mr Speaker Now, we shall take up yesterday's resolu tion of Shri K Venkat Ram Rao There are some amend ments given notice of

The amendments may be moved now

Shri R P Deshmukh I beg to move

"That the following be added at the end of the Resolution namely

(d) Appointment of a Boundary Commission immediately to settle the boundaries of the proposed Linguistic States

(e) Inclusion of Bombay City in Samyuktha Maharashtra

Mr Speaker Motion moved

That the following be added at the end of the Resolution namely

(d) Appointment of a Boundary Commission immediately to settle the boundaries of the proposed Linguistic States

(e) Inclusion of Bombay City in Samyuktha Maharashtra'

Shri V D Deshpande I beg to move

That in line five of paragraph one for the word social the word socio economic be substituted

That in Clause (c) the words and of the Telugu speaking area immediately in the proposed Andhra State' be ommitted and be added,

"That the following new clause namely

(d) Integration of the Telugu speaking area immediately with the proposed Andhra State'
be added at the end

Mr Speaker Motion moved

That in line five of paragraph one for the word social the word socio economic be substituted

That in Clause (c) the words and of the Telugu speaking area immediately in the proposed Andhra State'
be omitted and be added,

That the following new clause, namely

(*d*) Integration of the Telugu speaking area immediately with the proposed Andhra State "

be added at the end

Shri Vaman Rao Deshmukh (Mominabad General) Sir I beg to move

That in clause (*b*) the words and culture be ommited

That in line six of paragraph one the words and culture' be omitted

Mr Speaker Motion moved

That in clause (*b*) the words and culture be ommitted

That in line six of paragraph one the words and culture' be ommitted "

Shri Andanappa (Kushtagi) The amendment I have given notice of is the same as the one moved by Shri R P Deshmukh As such I do not want to move my amendment

Mr Speaker Now all these amendments are moved We shall have general discussion

Shri K Venkat Ram Rao I accept all the amendments

Shri V D Deshpande The only difference is sub clauses (*d*) and (*e*) as per the amendment of Shri R P Deshmukh have to be re-numbered as (*e*) and (*f*) as according to my amendment, (*d*) will be

'Integration of the Telugu speaking area immediately with the proposed Andhra State

Mr Speaker Yes That will be done by the office

Just a word We shall adjourn today from 5 to 5 30 p m as a hon member has already complained that 'tea time is over

श्री वामनराव देशमुख —अध्यक्ष महाराज हैदराबादच्या जनतेच्या अत्यंत जिव्हाळ्याचा प्रश्न जो भाषावार प्रांतरचनेचा आहे तो आज सभागृहापुढे गैरसरकारी बिल आला आहे आणि त्याला पाठिंबा देण्यासाठी मी उभा आहे

5

काँग्रेसने १९२ सालापासून भाषावार प्रांतरचनेचे तत्त्व मान्य केले आहे महात्मा गांधींनी यंग अिंडीया या साप्ताहिकात असे लिहिले आहे की हिंदुस्थानला स्वातंत्र्य आल्यानंतरच्या निरनिराळ्या प्रांतात अेकापेक्षा अधिक भाषा बोलल्या जातात त्यांचे भाषेच्या आधारावर पुन संघटन करण्यात यअील तसेच माझ्याजवळ जवाहरलाल नेहरू लोकमान्य टिळक काकासाहेब गाडगिळ आणि अितरहि मोठमोठ्या लोकांचे अुतारे आहेत । पण ते सर्व येथे देत नाही

हैदराबादच्या जनतेपुढे आजच्या काँग्रेसच्या पुढाऱ्यांनी व कार्यकर्त्यांनी पोलीस कारवाअी अगोदर आणि नंतरहि जे विचार ठेवले होते ते मी तुम्हाला वाचून दाखवितो औरंगाबाद येथे श्री माणिकचंद पहाडे यांनी जिल्हा काँग्रेस कमेटीपुढे असे अुद्गार काढले होते की मराठवाडा अभंगच राहिला पाहिजे आणि मराठवाडा काँग्रेसला स्वतंत्र प्रांताचा दर्जा दिला पाहिजे औरंगाबाद जिल्हा काँग्रेसने असा ठरावहि पास केला होता की आम्ही मराठवाड्याची विभागणी करून तो महाविदर्भात सामील करण्याच्या कुट नीतीचा तीव्र निषेध व्यक्त करतो त्या वेळी वर्तमान पत्रातून अशा बातम्या येत असत की परभणी व नांदेड जिल्ह्याचे काही तालुके महाविदर्भात आणि बाकी जिल्हे मुंबअी प्रांताला जोडावे त्या वेळचा हा ठराव होय

तसेच हैदराबाद काँग्रेसचे अध्यक्ष स्वामी रामानंद तीर्थ यांनी लखनौ येथे वृत्तपत्रकाराना दिलेल्या मुलाखतीत सांगितले होते की हिंदुस्थान सरकारने हैदराबादचे विभजीनीकरण लोकमतावर टाकू नये २० ऑगस्ट १९४९ मराठवाडा साप्ताहिक

त्या शिवाय महाराष्ट्र प्रांतिक काँग्रेसने आपल्या बैठकीत आज येथे बसलेल्या काही सन्माननीय सभासदांनी असे म्हटले होते की भाषावार प्रांतरचना शक्य न झाल्यास अखंड मराठवाडा मुंबअी प्रांतात विलीन झाला पाहिजे २८ जून १९४९ मराठवाडा साप्ताहिक तसेच महाराष्ट्र प्रांतिक काँग्रेस समितीची बैठक मध्ये ता २५ जून १९४९ ला झाली होती तीत खालील आशयाचा ठराव पास झाला तो ठराव वाचून दाखवितो

हिंदी संघराज्य आणि हैदराबादची जनता या दोहोंच्या हिताच्या दृष्टीने महाराष्ट्र समितीस असे वाटते की हैदराबादचे भाषावार तीन विभाग करावेत, मराठवाडा सलग असाच संयुक्त महाराष्ट्रात सामिल व्हावा आणि आजच्या परिस्थितीत हे तातडीने होणे शक्य नसल्यास मराठवाडा मुंबअी प्रांतात तात्काळ विलीन करून भारतीय लोकशाहीच्या जीवनातील ही मोठी अडगळ दूर करावी

सूचक-अण्णासाहेबराव गव्हाणकर अनुमोदक-रतनलाल कोटेचा भगवानराव गाडवे दिवू साहेब बाबा साहेब परांजपे गोविंद भाअी आणि वैशंपायन वगैरे

दुसरी महत्वाची घोषणा आपल्या हाअुसचे सध्याचे गृहमंत्री श्री दिवू साहेब यांनी केली आहे निझामाबादच्या काँग्रेस अधिवेशनाचे अध्यक्ष पदाच्या व्यासपिठावरून केलेल्या त्यांच्या भाषणाचा मी तुम्हाला अुतारा वाचून दाखवितो

ब्रिटिश साम्राज्यवाद्यानी हिंदुस्थानच्या पोटात हैदराबादला प्रतिगाम्यांचे अेक बलवान केंद्र या दृष्टीने जाणून बुजून निर्माण केले सर्व दृष्टीने ते अेक मोक्याचे ठिकाण आहे ब्रिटिशांनी

हिंदुस्थानात दोन शक्ति राष्ट्रविरोधी जोपासल्या त्या मुसलमानी जातीयता आणि सरंजामशाही या होत या दोन्ही शक्तींचा सयोग यसाल मुसलमान संस्थानांपासून झालेला आहे म्हणून लोक शाहीत राजप्रमुख ही विसगती आहे संस्थान विभाजन हाच खरा व अंतिम अुपाय त्यावर आहे

श्रीयुत साहेब म गा यस स्पष्ट सांगावयाचे आहे की याचा अर्थ काय होतो ? अध्यक्ष महाराज ही दिल्ली सरकारची चूकी झाकण्याकरिता मी म्हणत नाही यांना आपल्या सुभ्यांची सांभाळण्याची ज्यास्त काळजी पडली आहे पंडित नेहरूंची मनधरणी हा त्यातलाच प्रकार आहे अेक काळी जनतेला जी आश्वासने दिली होती त्याला हयांनी गळपट्टी दिली आहे अेवढेच नव्हे तो विश्वासघात केला आहे असे म्हणावे लागते तुम्ही सांगितले होते की निझामाची राजवट नष्ट झाली पाहिजे त्याच विधूना मला विचारावयाचे आहे की त्यांनी त्या शब्दाचा अर्थ लावला स्वत ची १२५ रुपयांची सुर्भी सांभाळण्यासाठी त्यांनी ही तडजोड केली आहे असे दिससे या करिताच त्यांनी निझामाला कायम ठेवण्याचे कबूल केलेले दिसते आम्हाला हैदराबादचे विभाजन पाहिजे ही मागणी न्याय्य आहे आणि ती जर तुम्ही धुडकावून लावली तर जनता ती सतराम।याशिवाय राह णार नाही

काही लोक म्हणतात की आम्ही जर भाषावार प्रांतरचना केली तर औरंगाबादच्या राज्या प्रमाणे स्थिती होअील औरंगाबादचे राज्य दिल्लीला होते आणि अेकदा महाराष्ट्र शिवाजीने स्वतंत्र केला तसेच निरनिराळे सुभेदारही स्वतंत्र झाले होते पण मला त्यांना सांगावयाचे आहे की आता तशी परिस्थिती राहिली नाही व तसेच होणेहि शक्य नाही

मुंबई प्रांतातील कॉंग्रेसचे नेतकी मंत्री श्री हिरे यांचे विचार भाषावार प्रांत रचनेबाबत काय आहेत ते पहा हैदराबादच्या कॉंग्रेस अधिवेशनाला येण्यापूर्वी श्री भाऊ साहेब हिरे यांनी मुंबई येथे महिला विकास मंडळापुढे बोलताना जे अुद्गार काढले ते सारांश रूपाने मी तुमच्यापुढे मांडतो भाषावार प्रांतरचना झाल्याशिवाय भाषेचा अुत्कर्ष संस्कृतिची जोपासना आणि प्रांताचा विकास होत नाही म्हणून भाषावार प्रांतरचना होणे आवश्यक आहे त्याकरिता मराठवाडा मध्य प्रदेशाचा मराठी बोलणारा भाग महाराष्ट्राला जोडून मुंबईसह संयुक्त महाराष्ट्र झालाच पाहिजे

महात्मा गांधीने ५ ऑगस्ट १९४९ च्या हरिजनमध्ये असा अुल्लेख केला होता की दिल्लीला आज जी घटना बनत आहे तीचे ती योगे केंद्र सरकार मध्ये सत्तेचे केंद्रीकरण होत आहे पण सत्तेचे विकेंद्रीकरण झाले पाहिजे आणि त्या प्रमाणे घटना बनली पाहिजे तसेच अेका प्रांतात अेक भाषा असल्याशिवाय त्या प्रांताचा विकास होत नाही म्हणून आपल्याला देशाचा अुत्कर्ष करावयाचा असेल तर भाषावार प्रांतरचना करावयास पाहिजे

असे म्हटले जाते की जर मुंबई सोडून महाराष्ट्र मागत असाल तर आम्ही द्यायला तयार आहोत पण मला असे सांगावयाचे आहे की मुंबईची जी आजची भरभराट आहे, जो अुत्कर्ष झालेला आहे तो महाराष्ट्राच्या गरीब शेतकरी आणि मजुरांनी केला आहे ते आपली शेती सोडून गाव सोडून मुंबईला गेले आणि रात्रंदिवस गिरण्यामध्ये राबले आणि त्यांच्या रक्तावर, घामावर आणि श्रमावर भांडवलदारांनी करोडो रुपये कमावले अुदाहरणार्थ मुंबईमध्ये काही कामगार गिरण्यांत

फक्त १७ १८ कोटीचे भाडवल होते पण युद्धानतर ते भाडवल अनेक कोटीनी वाढले युद्धकाळात महाराष्ट्राच्या शेतकरी मजुराच्या श्रमावर त्याना १ कोटी रुपय नफा झाला म्हणून त्याना भीती वाटते की जर भाषावार प्रातरचना झाली तर आपल्या महाराष्ट्राच्या शेतकरी मजुराच्या रक्तावर जगता येणार नाही व मुबईवर मिळणाराची सत्ता राहणार नाही म्हणून ते या प्रश्नाला विरोध करतात

आपल्या हैदराबादच्या विभाजनाबद्दल मला विश्वास आहे कारण आज ज सिवळच्या वेषावर बसणारे लोक आहे त्याचेच अुदगार त्याचेच आश्वासन मी त्याच्या पुढ ठवलेले आहेत तेव्हा ते भाषावार प्रातरचनेला व राजप्रमुखाची प्रथा नष्ट करण्याला पाठिबा देतील असे बोलून मी सभागृहाला विनति करतो की त्यानी हा ठराव समत करावा

श्री रतनलाल कोठेचा —स्पीकर सर आज जो नॉन ऑफिशियल रेझोल्यूशन (प्रस्ताव) हमारे हाअूस के सामने आया है अुसकी मुखालिफत करने के लिये मे अुपस्थित हुआ हू म मानता हू कि यह प्रश्न काफी महत्वका है और आज हिंदुस्थान मे जिसपर विवाद चल रहा है और कॉग्रेस जसे बड सस्था में भी जिस प्रश्न पर दो राय है लेकिन अभी हालही मे जो कॉग्रेस का अधिवेशन हदराबाद मे हुआ अुसमे जिस प्रश्न पर काफी विचारविनिमय हुवा काफी अुल्टे विचार लोगो ने प्रदर्शित किये और काफी सोचविचार के बाद कॉग्रेस अेक नतीज पर आओी

मे मानता हू कि कराची अधिवेशन के समय काग्रेस ने अेक प्रस्तावना पेश किया था और कहा था कि प्रातो का जो पुनर निर्माण होगा अुस समय भाषाओ के लिहाज से विचार किया जायगा और पुनर्निर्माण के समय भाषा का लिहाज रखा जायेगा लेकिन कराची अधिवेशन के बाद परिस्थिति काफी बदल गयी है यह आप जानते ही है हिंदुस्थान से अग्रज लोग निकल गये यह सबसे बडा परिवतन कराची अधिवेशन के बाद हुआ है अुसके बाद प्रश्न ने हमारे देश मे अपना सर अूच अुठाया हिंदुस्थान भर से और अन्य स्टेटो से भी डिमाड्स आये कि भाषावार प्रातरचना का जो सवाल है अुसपर विचार करना चाहिये और यह भी विचार रखा गया कि असेंब्ली मे कानून करके यह सवाल हल किया जाय

अभी तो हमारे सामने हिंदुस्थान में काफी महत्त्व के सवाल है अन्न का सवाल है कपडे का सवाल है काश्तकारो का सवाल है जमीन का सवाल है और ये सारे अहम सवाल हल करने के लिये हिंदुस्थान सरकार ने अेक पचवार्षिक योजना तैयार की है आज हमारे सामने यह सवाल है कि पहले हम कौनसा सवाल ल और हमारा लक्ष कौनसे सवाल पर केद्रित होना चाहियेक्या रोटी के सवाल पर हमारा ध्यान ज्यादा होना चाहिये लॅड प्राब्लेम (Land Problem) या और कपडा शिक्षा आदि जो अहम सवाल है जो देश की भलाओी म अत्यत महत्व रखते है अुनकी तरफ ध्यान दिया जाय अपना लक्ष पहले केद्रित किया जाय या भाषावार प्रातरचना का विचार पहले किया जाय जिस पर कॉग्रेस ने बहुत विचार किया है और यह तय किया है कि पहले हम अन्नका सवाल हल करेगे कपडे का सवाल हल करेगे जब तक यह मूलभूत सवाल हल नही होते ह और जब तक पूरे हिंदुस्थान में अेकता नही आती तब तक यह भाषावार प्रातरचना का सवाल नही किया जा सकता और जिसके तब तक ठीक तरह से हल नही किया जा सकता

यह कहा गया ह कि जबतक यह डिमांड (माग) यान भाषावार प्रान्तरचना की जो डिमांड है वह पूरी नही होती है तबतक मुल्क की अुन्नति नही हो सकती है यह कहा गया कि जबतक जिस तरह सवाल हल नही होता तो अुस प्रान्तकी सोशल डेव्हलपमेंट (सामाजिक प्रगति) अिकानॉमिक डेव्हलपमेंट (आर्थिक प्रगति) नही हो सकती ह लेकिन यह ख्याल गलत है मै आपके सामने यह बात रखना चाहता हू कि आज राजस्थान यह स्टट अेक अैसा स्टेट है जहा अक ही भाषा बोली जाती है अुसी तरह यू पी मे भी अक ही भाषा बोली जाती है तो मै पूछना चाहता हू कि क्या राजस्थान या यू पी का किसान बबकी के किसान से ज्यादा सुखी ह ? अुसी तरह ट्रावनकोर या कोचीन मे जितनी अिंडिव्हिज्युअल डेव्हलपमेंट हुअी है (व्यक्तिगत प्रगति) अुतनी क्या राजस्थान या यू पी मे हुअी है ? तो म यह कहना चाहता हू जो स्टट मल्टि लिंग्वल (बहुभाषी प्रदेश) होते है अुनकी अिंडिव्हिज्युअल डेव्हलपमेंट अक भाषा बोलनवाले स्टेटो से ज्यादा होती है अक दूसरे के रीतिरिवाज से अेक दूसरे को काफी मदद होती है और असे स्टटो में वहा के लोगो का दृष्टिकोन भी विशाल होता ह मेरे यहा यदि कर्नाटकी अेक मित्र है तो मै अुनके ख्यालात समझने की कोशिस करूगा और वह भी मेरे ख्यालात समझन की कोशिस करेगे अिसतरह दोनो भी अेकदूसरे को समझने की कोशिश करेगे

फिर यह भी कहा गया कि ये जो पचवार्षिक योजना है अिसमें जो प्रोजेक्ट बननेवाले ह अुससे भी जनता मे असतोष बढेगा असे नंदिकोंडा प्राजेक्ट के बारे में कहागया है कि यह प्रोजेक्ट आध्र मे बननेवाला है तो अिससे आध्र और कर्नाटक के लोगो के बीच में असतोष पैदा होगा लेकिन यह सही नही है मैं पूछना चाहता हू कि अैसे पूर्णा का प्रोजेक्ट जसा की प्लॅन है मराठवाडा मे बनता है और यदि अुसमें से बीड निगलेक्ट (दुर्लक्षित) होता है तो मुझे अुससे खुशी नही होगी म सोचा कि अुसमें से बीड को फायदा मिले मै तो यह चाहूगा की बीड के लिये भी प्रोजेक्ट हो तो यह कहना गलत ह कि स्टेटो मे असतोष फैलेगा

मै यह कहना चाहता हू कि यह सवाल काफी पेचीदा है और मुश्किल है दूसरे जो अहम सवाल है पहले अुन्हे हल करने के बाद फिर अिसको लिया जा सकता है हमारे हिंदुस्थान के लोगो मे कुछ दोष है

हमारे नेता मानते है कि आज यदि यह सवाल अुठाया जाय तो हमारे यहा बहुत झगडे होगे आज ही हम देख रहे है कि जहा आध्र स्टेट अलग बनने जा रहा है मद्रास के लिये झगडा शुरू हो गया है कि मद्रास कहां जाय आध्र लोग चाहते है मद्रास आध्र में आ जाय और तामिलियन लोग मद्रास अुन्हे देने के लिये तैयार नही है अुसी तरह जहापर सयुक्त महाराष्ट्र का सवाल आयेगा तो बबअी के लिय झगडा शुरू होगे अुसी तरह आगे चलकर कलकत्ता के लिय भी झगडा शुरू होगे तो आज यदि यह सवाल अुठाते हैं तो ये असे सवाल है जिनसे झगडे पैदा होने का डर है

मै कहना चाहता हू कि बेळगाव में भाषण करते हुअे श्री शकरराव मोरे ने कहा कि बॉर्डर के जो कुछ विलेजेस (देहात) ह अुन्हे आदेश में डालना चाहिये और बाकी हिस्सा बबअी अिलाके में आना चाहिये और यदि यह भाषावार प्रात रचना न होगी तो रक्तपात होगा और रक्तरंजित क्रांति होगी और भाषावार प्रातरचना हो कर ही रहेगी अगर आप अिसतरह रक्तपात से भाषावार

प्रात रचना चाहते है तो हम अुसके लिये तयार नही है और अैसी भाषावार प्रातरचना हमको नही चाहिये हा अगर शाति के साथ भाषावार प्रातरचना आनेवाली है तो हम अुसको मानने के लिये तैयार है लेकिन अिस में जल्दी करना नही चाहते है अगर अिसमे जल्दबाजी हुअी तो वह बेट लिज जस्ट लाअीक ओपनिंग पेंड्रा बॉक्स (Just like opening pedra box) अभी हम तुरत यह सवाल हल करने के लिये तयार नही है हम पहले अेक्सपेरिमेंट (Experiment) के तौर पर आध्र स्टेट बनाकर यह देखना चाहते है कि यह किस तरह चलता है और पडित नेहरूने यहा कॉग्रेस अधिवेशन के समय यह साफ तौर पर कहा था कि जबतक आध्र स्टेट स्टेबलाअीज (स्थिर) नही होता तब तक हम अिस सवाल को अुठाना नही चाहते हम भाषावार प्रातरचना करके धोखा स्वीकारने के लिये तैयार नही है पडित नहरूने यह कोशिश की कि हम सब अेक जगह बैठकर अिस सवाल पर सोचे लेकिन अिस समय यदि आप अिसका हल करना चाहते है अिस पेंड्रा बॉक्स (Pedia box) मे से साप और बिच्छू ही निकलेंगे और आज यदि भाषावार प्रातरचना करते है तो हिंदुस्तान का डिफेन्स कमजोर होगा अैसा डर है तो अिससे देश का डिफेन्स कमजोर होने का डर है। अैसी भाषावार प्रातरचना हम नही करना चाहते है

हमारे कम्युनिष्ट भाअी तो अैसी चाल चल रहे है किसी तरह से यह बॉक्स खुले और अुसमें से साप बिच्छू निकल कर हिंदुस्तान को कमजोर करे ताकि हिंदुस्थान की कमजोरी की वजह से वह आसानीसे रेड (लाल) बन सकेगा हिंदुस्थान चाहे रेड बने या और कुछ बने लेकिन आज तो हमे कम्युनॅलिझम का ही ज्यादा डर है और आज स्टेटो में कम्युनॅलिझम ने अपना सिर अुठाया है और अगर आज भाषावार प्रातरचना होती है तो वे ज्यादा बलवान होगे आज भारतीय जनसघ रामराज्य परिषद हिंदुमहासभा आदि जातिय सस्थाये देश मे अपना काम कर रही है जिनको अगर देशमें मौका मिला तो हमारा देश जातीय वादियो के हाथो में बरबाद होगा हमें मुल्क रेड बनने का ज्यादा डर नही है लेकिन जातीयता नही बढनी चाहिये अिसलिये आज के हालात में भाषावार प्रातरचना करना ठीक नही होगा

श्री रगराव देशमुख —अध्यक्ष महाराज आज कायदे मडळापुढे जो सन्माननीय सभासदाने भाषावार प्रात रचनेचा ठराव माडला आहे आणि त्याला मी अेक अुपसूचना दिलेली आहे मराठवाडा हा मराठीचा आदिपीठ आहे मराठवाड्याची अेक खास परपरा चालत आलेली आहे मराठी या शब्दापासून मराठवाडा हा शब्द आला आहे सयुक्तमहाराष्ट्राची घोषणात व्याख्या करावयाची झाल्यास दोन किंवा अधिक विभाग जोडून अेक केलेला महाराष्ट्र अशी व्याख्या करता येअील

कॉग्रेसला हा अभिमान वाटू देअू नये की आम्हीच ही मागणी केली होती सयुक्तमहाराष्ट्राची मागणी जनतेची मागणी आहे मला कॉग्रेस सरकारला सागावयाचे आहे की महाराष्ट्राची मागणी आजकालची नसून तीची अेक पूर्वपरपरा चालत आलेली आहे आणि तिचे बिजारोपण शिवाजी महाराजानी केलेले आहे तो त्या वेळेच्या अन्यायाविरुद्ध केलेल्या अुठावणीचा परिणाम आहे आज आम्ही तीच मागणी निराळ्या रीतीने कायदेमडळापुढे आणू अिच्छितो त्या वेळी समर्थ रामदासानी लोकाना शिकवण दिलेली होती की मराठा तितुका मेळवावा महाराष्ट्र धर्म वाढवावा भूमडळी म्हणजे आज जी व्याख्या आहे ती शिवाजी महाराजाच्या काळापासून चालत आलेलीच आहे तसेच मायापूरकराच्या शब्दात सागायचे म्हणजे मराठी बोलणारे मराठी सस्कृति मानणारे लोक

जेथे राहतात तो महाराष्ट्र प्राचीन काळी महाराष्ट्र धर्माचा प्रचीार समर्थ रामदासानी केला होता आणि त्याची मुर्तमेढ शिवाजी महाराजाच्या हस्ते रोवली गेली होती त्यावेळी जो महाराष्ट्र त्यानी स्थापन केला होता तो त्यावेळी असलेल्या स्थितीत स्थापन केला होता ते म्हणून त्या वेळच्या महाराष्ट्राच्या कल्पनत आणि आजच्या महाराष्ट्राच्या कल्पनेत फरक दिसेल पण मला सांगावयाचे आहे की ते अेक राजकारण होते आज आम्हाला जो संयुक्त महाराष्ट्र स्थापन करावयाचा आहे त्याची लोकसंख्या १९५१ च्या सेन्स (Census) प्रमाणे ३ १३५ आहे आणि क्षेत्रफळ १५ चौ मै आहे आज आम्ही महाराष्ट्राची मागणी जेव्हा करतो तेव्हा कॉंग्रेसकडून सांगण्यात येते की हयाच्यात प्रातियता आहे पण मला स्पष्ट सांगावयाचे आहे की हा प्रातिय वाद महाराष्ट्रीयात कधीही येणार नाही आपण सर्व अेक राष्ट्रकुटूंब आहोत तेव्हा निरनिराळया प्रातात महाराष्ट्रवादाच्या दृष्टीने विचार करता त्याला सरावरा पाठिंबा मार्क्सवाद्यानी दिला आणि गेल्या महायुद्धात नतर राष्ट्रीयस्वातंत्र्याचे समानतेचे व स्वयंनिर्णयाचे तत्व त्यानी नेटाने पुढे नेले अशा प्रकारे या महाराष्ट्राच्या प्रश्नाला चालना मिळाली आहे जातीभिमान प्रान्ताभिमान न ठेवता बहुजन समाजात लोकसत्तावादी लढयाचे वातावरण निर्माण व्हायला पाहिजे महाराष्ट्रापुढे आता दोन मार्ग दिसत आहेत अेक म्हणजे शेतकरीवर्गाच्या आधारावर लोकसत्तात्मक राष्ट्रवाद स्वीकारावयाची किंवा मस्तानी हुकूमशाहीला गाळलेला पांढरपेशा वर्ग याच्या आधारावर राष्ट्रवादाचा झेंडा अुभारावयाचा

कॉंग्रेसचे धोरण हुकूमशाही सत्याधिकाऱ्याच्या हाती गेले आहे अितिहासकारानी महाराष्ट्रातील माळव्याची तुलना यमनाबरोबर केली आहे म्हणून मला म्हणावयाचे आहे की महाराष्ट्राच्या स्थापनेकरिता येथील शेतकरी कामगार लढा द्यायला मागेपुढे पाहणार नाही तुम्ही म्हणता की मुंबईशिवाय महाराष्ट्र घ्यायला आम्ही तयार आहो त्याचप्रमाणे दारकमिशन नेमता आणखी निरनिराळया समित्या नेमता कॉंग्रेसचे धोरण या बाबतीत काय आहे हे पोट्टी श्रीरामलू याच्या अुदाहरणावरून स्पष्ट दिसते पोट्टी श्रीरामलू अुपवास करीत असताना जवाहरलालजी ५ मैलाचा प्रवास करू शकले पण जवळच श्री पोट्टी श्रीरामलू याच्या भेटीस गेले नाहीत आणि मात्र ते जेव्हा मेले तेव्हा अशी दुधर परिस्थिती निर्माण झाली की आध्र प्रांत द्यावाच लागला तेव्हा त्याच्या मरणावर दुःख व्यक्त करायला गेले आणि अशा रीतीने नतर सहकार्य दाखविले

मला दुसरी बाब या ठिकाणी सांगावयाची आहे की हैदराबादच्या सेन्स (Census) मध्ये दिलेल्या निरनिराळया भाषा बोलणाराचे आकडे दिले आहेत ते मी सभागृहापुढे मांडू अिच्छितो तेलगी भाषाबोलणारे ८९२१५२४ शेकडा प्रमाण ४७ ८ मराठी बोलणारे ४५४११९८२ शेकडा प्रमाण २४ ८ अुर्दू बोलणारे २१५९ २१४ शेकडा प्रमाण ११ ६ कानडी बोलणारे १९ ६११ १ शेकडा प्रमाण १ ५ आहे शिवाय लबाडी बजारी वगैरे बोलणारे ५ ५३ ४१२ आणि हिंदी बोलणारे १ ३३ ७३५ आहे हे आकडे आहे ते तुमच्याच सरकारचे आहेत आज येथ हिंदी बोलणाराची संख्या फक्त १ ३३ ७३१ असताना दुर्दैवाने अुस्मानिया विद्यापिठाचे हिंदीकरण करण्याचा कायदा तुम्ही आमच्यापुढे आणता मला विचारावयाचे आहे की हैदराबादच्या प्रादेशिक भाषामध्ये तुम्हाला अेकही भाषा अशी दिसत नाही की जी विद्यापिठाचे माध्यम होअू शकणार नाही हैदराबादची अेकदर लोकसंख्या १५५ १ ८ आहे

तसेच मी जी सूचना दिली आहे ती ही की बाउंडरी कमिशन (Boundry Commission) नेमा आणि मुंबईसह संयुक्त महाराष्ट्र निर्माण करा पण सरकार त्याला तयार नाही मला सांगावयाचे आहे की मद्रास कायदेमंडळातहि ह्याच्यासमध्ये असाच ठराव पास झाला होता की अक बाउंडरी कमिशन नेमावे व भाषावार प्रांतरचना करावी महाराष्ट्राची जी मागणी आहे ती आमची नव्हे तर जनतेची मागणी आहे आणि ती जनतेच्या अंतःकरणातून निर्माण झाली आहे ती तुम्ही डावलू शकणार नाही आणि जर डावलण्याचा प्रयत्न केला तर मी निश्चितपणे सांगतो की महाराष्ट्राचा शेतकरी आणि कामगार त्यासाठी लढा देईल १९३१ साली मराठ्याची (मराठी बोलणाऱ्याची) संख्या ७५८ होती आणि संयुक्त महाराष्ट्रात येणाऱ्या भागाची संख्या येणे प्रमाणे होती कोकण ५१८ गोवे ६६७ देश ११५६३ मराठवाडा ५ १५ आणि महाविदर्भ (मध्यप्रांत आणि वऱ्हाड) ७२ तेव्हा अशा प्रकारे जर महाराष्ट्र स्थापन झाला तर लोक संख्या अेकवर ३ १३५ होईल

माझी जी सूचना आहे ती मुंबईसह महाराष्ट्र निर्माण करण्यासंबंधी आहे आणि मला सांगावयाचे आहे की तो निर्माण झाल्याशिवाय राहणार नाही काही कूपमंडूक वृत्तीचे लोक म्हणतात की मुंबईचा अलग प्रांत बनवा पण मुंबई शहरात राहणाऱ्या अेकूण मराठी बोलणाऱ्याची संख्या पाहिली म्हणजे ते कसे शक्य आहे? हे तुम्हाला दिसून येईल मुंबई शहरात १९२१ च्या शिरगणती प्रमाणे ५ टक्के मराठी बोलणारे लोक आहेत आणि मुंबनगरात ६२ टक्के मराठी बोलणारे लोक होते १९४१ च्या शिरगणतीप्रमाणे मुंबईची अेकूण लोकवस्ती १७४१ होती त्या पैकी ९१६ मराठी बोलणाराची संख्या होती १९४५ साली केवळ पाच वर्षात ती संख्या १३ लाखावर गली म्हणून मुंबई हा महाराष्ट्राचा भाग न समजता अेक कमिशनरचा प्रांत बनवा असे म्हणणे किती लोकाचे आहे हे दिसून येते आणि अशी मागणी ज्या लोकाची आहे ती कधीहि पूर्ण होणार नाही मुंबईला आजचे वैभव प्राप्त करून देण्याचे श्रेय कोणाला आहे तेथ महाराष्ट्रीयानी आणि बहुतेक महाराष्ट्रातील शेतकरी कामगार वर्गांनी रात्रंदिवस काम करून आपले रक्त सांडले म्हणून आज मुंबईला वैभव प्राप्त झाले आहे म्हणून मला म्हणावयाचे आहे की मुंबईसह महाराष्ट्र झाल्याशिवाय राहणार नाही मुंबई ही शेतकरी कामगाराची आहे कोणत्या टाटा बिर्लाची नाही जो पर्यंत मुंबईसह संयुक्तमहाराष्ट्र होणार नाही तो पर्यंत हा शेतकरी कामगार स्वस्त बसणार नाही जनतेत जी क्रांति होते ती कोणाच्या सांगण्यावरून होत नाही ती जनतेतूनच निर्माण होत असते भारताच्या स्वातंत्र्याच्या लढ्याच्या वेळेला स्वराज्य माझा जन्मसिद्ध हक्क आहे अशी लोकमान्य टिळकाची सिंहगर्जना या महाराष्ट्रातूनच निघाली होती। मला मोठे आश्चर्य वाटते की काही लोक समजतात की सध्याच्या परिस्थितीत जर संयुक्त महाराष्ट्र स्थापन केला तर शेतकरी कामगाराचे कल्याण होणार नाही पण मला सांगावयाचे आहे की परिस्थिती तशी नाही आणि संयुक्त महाराष्ट्र स्थापन झालाच पाहिजे

महाराष्ट्रीयाची जी पूर्वंपरंपरा चालत आली आहे त्याच्यात जी क्रांतिकारी वृत्ती आहे दुसऱ्याच्या हद्दीवर हल्लाकरण्याची जी वृत्ति आहे ती निस्तनाबूद होणार नाही अशी केंद्रसरकारला भीती वाटते की काय? मुंबईसह जो पर्यंत महाराष्ट्र बनणार नाही तोपर्यंत आम्ही संयुक्त महाराष्ट्राची मागणी मागे घेणार नाहीत रशियामध्ये निरनिराळ्या भाषा निरनिराळे धर्म होते त्यानी

ही भाषाप्रमाणे आपल्या राज्याचे निरनिराळे विभाग पाडले आणि आपली प्रगती करून घेतली अेका ऑनरेबल मेंबरने सांगितले की कम्युनिस्ट पक्ष ह्या संधीचा फायदा घेऊन देशाला खिळखिळे करीत आहे पण ते बरोबर नाही हे जे राष्ट्रीय स्वयंसेवक जनसंघ हे जातियवादी आणि जनता विरोधी आहेत आणि तेच संयुक्त महाराष्ट्राच्या मागणीचा विरोध करतात

ही जी संयुक्त महाराष्ट्राच्या निर्मितिसंबंधी गोष्ट आहे ती मी पूर्वीच सांगितल्याप्रमाणे आजची नाही ती पूर्वीपासून चालत आलेली आहे आणि तिला अेक पूर्वपरंपरा आहे महाराष्ट्रातल्या शेतकऱ्यांची पूर्वीपासून मागणी हे होती की आम्हाला पोटभर अन्न अंगभर वस्त्र आणि आमच्या मुलांना शिक्षण मिळावे आता त्यांना कळून चुकले की संयुक्त महाराष्ट्र निर्माण झाल्याशिवाय आमच्या मागण्या पूर्ण होणार नाहीत आणि हे जर झाले नाही तर त्याच्यातील बळखोर वृत्ति जागी झाल्याशिवाय राहणार नाही मराठवाड्यातील शेतकऱ्यांची आणि कामगारांची ही अपेक्षा आहे की संयुक्त महाराष्ट्र स्थापन झालेली याची देही याची डोळा पाहिलाच पाहिजे आणि मला सांगावयाचे आहे की आमचा शेतकरी कामगार मुंबईसह महाराष्ट्र घेतल्याशिवाय राहणार नाही राहणार नाही शेवटी मी माझ्या सूचनेला पाठिंबा देऊन मूळ ठरावाला सूचनेसह सरकाने कायदे मंडळात पास करावा आणि केंद्र सरकारला विनंति करावी की बाउंडरी कमिशन नेमून मुंबईसह महाराष्ट्र आणि अितर प्रांत निर्माण करून जनतेच सुख आणि समाधान नांदले याची दक्षता घ्यावी

The House then adjourned for recess till thirty five minutes past Five of the Clock

The House re-assembled after recess at Thirty five minutes past Five of the Clock

[Mr Speaker in the Chair]

श्री माधवराव घोशीकर (मुंगीर जनरल) —मिस्टर स्पीकर सर आपके समुख और अिस सभागृह के समुख भाषावार प्रांत रचना के संबंध में अेक प्रस्ताव पेश हुआ है और अुस पर कल से कुछ थोड़ी सी चर्चा शुरू हो गयी है अब अगर अिधर से कुछ विरोध करें तो यह कहा जा सकता है कि हमको जामता का विरोधी ठहराया जा रहा है लेकिन जो प्रस्ताव और योजनायें सभागृह के अंदर आती है और अुन पर जो चर्चा होती है अुसको वास्तव में विरोध के लिये विरोध कहा जा सकता है क्योंकि जब गव्हर्नमेंट अपने विचार सभा के सामने रखते हुअ किन्ही योजनाओं को लेकर चलना चाहती है जो अुसके अंदर कैसे जामता रोज अटकाये जाय या किस तरह की मुश्किलात पैदा की जाय अिसको ही ज्यादा तर सोचा जाता है और अुसके लिये समय भी लिया जाता है भाषावार प्रांत रचना के संबंध में सेंट्रल गव्हर्नमेंट और हमारी राज्य सरकार ने कभी विरोध नहीं किया है बल्कि वे चाहती है कि समय पर अिसको किया जायगा अभी अभी देश के अंदर जो पार्टीशन हुआ जो देशका बटवारा हुआ अुससे जो फल हमारे सामने आया अुससे भी हम अभी निपट नहीं सके है अैसी हालत म देश के अंदर कुछ परिवर्तन किये जाय अुसके कुछ टुकडे किये जाय तो अुसके होनेवाले नताअज भी हमारे सामने मौजूद होने चाहिये और हर नागरिक को और हर ऑनरेबल मेंबर को अिस संबंध में विचार करने की आवश्यकता है अभी अभी आंध्र स्टेट के संबंध में जो आंदोलन हुआ

और आन्ध्र स्टेट प्राप्त करने के लिये अुसमे जिस प्रकार के काम किये गये और देश का जो भारी नुकसान हुआ अुसको सामने रखने पर जिस बात का डर लगता है कि अगर भाषावार प्रांत रचना के संबंध में हम कदम बढाये तो न मालूम देश का क्या होगा जो हिंदुस्तान का बटवारा करने पर देश की हालत हुयी करोडो आदमियो को जिधर से अुधर और अुधर से जिधर आने में संकट निर्माण हुआ जिस संकट से हम अभी तक निपट नहीं सके है हमारी देश के अंदर कुछ असी भावना मौजूद है जिसकी वजह से लोग अेक दूसरे के प्रति कुछ अच्छी प्रेम की भावना नहीं रखते जिस प्रेम को अुपस्थित कर कुछ प्रेम की भावना हम देश में निर्माण नहीं कर रहे है अपितु और विद्वेष की भावना निर्माण कर रहे है सद्भावना के साथ देश की भलाओी के साथ और सर्व साधारण जनता जिसे कहा जाता है अुसकी और किसान और मजदूरो की भलाओी के साथ यह चीज होनी चाहिये अुसके लिये हम सहमत है और हम यह भाषावार रचना अवश्य चाहते है लेकिन असके लिये समय की प्रतीक्षा करने की जरूरत है आज देश को तकसीम करने में या भाषाओ के आधार पर अुसकी रचना करने में जो दिक्कते या कठिनाअियां हमारे सामने आ रही है वे असी है हिंदुस्तान का बटवारा होने के बाद बहुत से प्रश्न हमारे सामने खडे हुअे है जैसे लोगो को रोजगारी के साधन हम अभी पूरी तरह से नहीं दे सके है असी हालत में जब तक सरकार के पास जिसके साधन पूरी तरह से अुपलब्ध नहीं होते तब तक देश का पुनसंगठन भाषा या जाति के तौर पर हम नहीं कर सकते आंध्र प्रांत के निर्माण में जो तोडफोड किया गया स्टेशन जलाये गये करोडो रुपये का नुकसान हुआ वह आज लोगो का नहीं बल्कि गवर्नमेंट का नुकसान समझा जा रहा है हम यह भूल जाते है कि आजादी के पहले के जमाने में गवर्नमेंट अेक तरफ थी और जनता दूसरी तरफ अुस जमाने में असा कहा जा सकता था लेकिन अुस वक्त भी जिस संपत्ति का नुकसान किया जाता था वह आखिर हमारा ही नुकसान था लेकिन आज तो जनता के हाथ में सारे अधिकार है अुसीकी सत्ता है असे जमाने में अेक सत्ता को दूर करके या अेक व्यवस्था को निकाल कर दूसरी व्यवस्था निर्माण करने के लिये जो साधन है अुसका अवलम्बन करते हुअे अेक संकट निर्माण करनेवाले द्वेष फैलानेवाले या अग्नि फैलानेवाले मार्ग का अवलंबन करना कहां तक अुचित है ? आंध्र प्रांत निर्माण होने के बाद की जो हालत है अुसको हम नजरंदाज कर सकते है अभी अभी अेक माननीय सदस्य ने कहा कि बबओी कमिश्नर का प्रांत नहीं बनना चाहिये वह संयुक्त महाराष्ट्र में शामिल किया जाना चाहिये और मराठवाडे में जितने मराठी बोलनेवाले है अुनको संयुक्त महाराष्ट्र में शामिल करना चाहिये नहीं तो अिसकी प्रतिक्रिया बहुत बुरी होगी अिस तरह की बाते आज शुरू हो गओी है बनिया नहीं देता है तोल असी आज स्थिति हो गओी है असी अवस्था में अगर भाषावार प्रांत रचना की जाय तो शायद लोगो में यह भावना पैदा हो जाय कि तुम बबओी में चले जाओ तुम गुजरात के हो तो गुजरात में जाओ अिससे सहकार्य की भावना अुत्पन्न होने के बजाय द्वेष और असहकारिता की भावना पैदा होगी हमारे भाओी हमेशा कहते है कि लोगो को रोजगारी नहीं है खाने को रोटी नहीं है और पहनने को कपडा नहीं है तो ये सवाल हल होने के पहले भाषावार प्रांत रचना जैसे और पेचीदे सवाल के पीछे हम आज ही लग या न लगे अिस बात पर हर व्यक्ति को चाहे वह किसी भी पार्टी का हो सब से पहले सोचना चाहिये और सरकार के जिन कामो के हल करने में भरसक मदद देनी चाहिये लोगो को रोजगारी दिलवाने के सरकारी प्रयत्नो में कारखाने खोलने के लिये धनसंग्रह करने में सरकार की मदद करने के बजाय अेक विकट अवस्था निर्माण करने का प्रयत्न किया जाता है

जिससे साफ मालूम होता है कि हमारी नीयत में कुछ थोडा सा काला है गोया गवर्नमेंट किसी तरह कमजोर करके मु क की हुकूमत आन है यम लेन का नजरिया जिसम साफ साफ मालूम होता है भाषावार प्रान्त रचना के सबध म नागपुर काग्रेस सेशन के अदर जो प्रस्ताव पेश किया गया असम यह भाव पेश किया गया था कि यह वक्त भाषावार प्रातरचना का प्रश्न हल करने का नही है हम जिसका विरोध नही करते लेकिन पार्टीशन (विभाजन) के बाद हमारे सामने और कभी महत्वपूर्ण सवाल पेश हुअ है अुनको पहले हल करने की जरूरत है अक मिसाल म देता हू तीन भाजीयो का अक मकान किराय पर था किरायेदार को मकान से निकाल देन के बाद मालूम हुआ कि चूहो न मकान के अदर छेद बनाय है जमीन और दिवारे खराब हो गयी है और रहनेवालो ने असकी तरफ कोअी ख्याल न देन से मकान कमजोर हो गया है और अुसमें काफी मरम्मत की जरूरत है मकान कब्जे म आते ही तीनो भाजी अुसका बटवारा करने की सोचने लग कमजोर मकान को मजबूत बनाना और अुसकी अच्छी तरह से मरम्मत करना व भूल गये और तकसीम के लिये आपस म झगडन लग जिसी तरह की स्थिति आज हम यहा देख रहे है हमारे सामने बजट देश की आर्थिक स्थिति हमारे सामने है वह जितनी नाजूक है कि अुसको मजबूत किये बगैर हम कारोबार ठीक ढग से नही चला सकते असी हालत म भाषावार प्रात रचना के आधार पर देश की पुनघटन पर सोचना अक बडा सकट निर्माण करना है जैसे कि विरोधी दल के नेता ने हसते हुअ कहा कि हैदराबाद का डिसीन्टिग्रेशन होकर दक्षिण में भाषावार प्रात रचना हो जाय तो काग्रेसियो को डर है कि कम्युनिस्टो का यहा वर्चस्व हो जायगा और सेटर कमजोर हो जायगा और अुन्हे यह भी डर है कि अुत्तर भारत वालो से दक्षिण भारत वालो का सेंटर में जोर हो जायगा मै कहना चाहता हू कि जिस तरह की नीयत गवर्नमेंट की सिर्फ कमजोर बनाने की है गवर्नमेंट हासिल करने की नही है सामान्य जनता के अदर तुम्हे तुम्हारी भाषा के अनुसार प्रात देन के लिये गवर्नमेंट तयार नही है तुम्हारी भाषा म राज्य कारोबार नही चलाया जाता जिस तरह की बाते कह कर जनता को अुभाडने की कोशिश की जाती है क्या हम नही चाहते कि भाषावार प्रात रचना हो हमारे राज्य का कारोबार हमारी भाषाओ म चले जिससे सामान्य जनता अुसमें अधिक से अधिक दिलचस्पी ले सके ? लेकिन जिन प्रश्नो से भी अधिक विकट प्रश्न आज हमारे सामने है लाखो लोग सडको पर पडे है अुनको रहने के लिये मकान नही है अुनको कपडा और खाना नही मिल रहा है आप कहते है कि यह गवर्नमेंट सरमायदारो की है बिडला और टाटा की बबली या खानदानी है जिस तरह से चीजो का अदाजा लगाना बहुत गलत है आध्र जो १ अक्तूबर से होने की घोषणा की गयी अुसम प्राअीम मिनिस्टर साहब ने कहा कि हम जिस तरह से शातता के साथ यह प्रात रचना होती है और सदभावना के साथ सारी चीजें की जाती हैं और जिसम कौनसी दिक्कते आती है और अुनको किस तरह दूर किया जा सकता है अुसको हम पहले देखना चाहते है यह वक्त हमारी परीक्षा का है और यह भी देखने का है कि हम अेक दूसरे के प्राती का निर्माण करने म किस तरह अेक दूसरे की सहायता करते है मद्रास म जैसे की के अदर राजाजी जैसे महापुरुष कहते हैं कि मद्रास शहर के अदर आध्र की राजधानी बना देने के लिये मैं बिल्कुल तयार नही हू जितने बडे आदमी जब जिस तरह की बाते कहते हैं तो सामान्य जनता की मन स्थिति क्या हो सकती है ? आध्र प्रात के आदोलन के समय जो रेलगाडिया अुडायी गयी स्टेशन जलाये गये सरकारी बगले जला दिये गये और सरकारी संपत्ति नष्ट की गयी वह क्या आध्र के लोगो की सपत्ति नही थी ? क्या वह आध्र का ही नुकसान नही हुआ ? जिस तरह की बातो में सब

के साथ काम लेने की जरूरत ह हिंदुस्तान के सारे लोगो का अेक दूसरे के साथ अच्छा सबध रखते हुअे भाषावार प्रातरचना होनी चाहिये भाषावार प्रात रचना अवश्य होकर रहेगी लेकिन अुसके लिये समय की जरूरत ह हमको अिम्तिहान देन की जरूरत है कि अुसे शाती ओर अमन के साथ प्राप्त करने की कोशिश करने की आवश्यकता ह दूसरे प्रात म रहनवाले आदमी को यह सोचना चाहिये कि क्या म अिस प्रात मे शाती के साथ रह सकता हू अगर नही रह सकता तो मुझे अपनी सपत्ति और जायदाद लेकर शातता के साथ अपन प्रात मे चले जाना चाहिये अिस तरह की सद्भावना लोगो मे पैदा करन के बजाय आपस म द्वेष पदा कर सकटकालीन परिस्थिति निर्माण करने की कोशिश की जाती है पाकिस्तान के अदर हम देखते ह कि अहमदिया और लोगो के बीच में झगडे शुरू हो गये ह अुस तरह की स्थिति हम यहा नही चाहते अभी अभी आध्र प्रात की रचना हो रही ह तो हमारे कुछ माननीय सदस्यो ने कहना शुरू किया ह कि बिदर के कुछ तालुके अुसम शामिल कर देने चाहिये शातता के साथ अिन चीजो को किया जाना चाहिये अिसम राजकीय पार्टी की भावना नही होनी चाहिये लोगो की सहूलियत की दृष्टि से प्रात रचना हम करना चाहते ह आज की जो हमारी आर्थिक स्थिति ह अुसको देखते हुअे यह कहना पडता है कि भाषा के आधार पर आज ही प्रातो की पुनरचना करना असभव है क्योकि हर भाषावार प्रात आज की स्थिति म अपन खुद के बल पर अपनी सरकार नही चला सकेगा और अुस अवस्था मे अशाति का वातावरण फैलाने की ताक मे रहनवाले दूसरे लोग या पार्टिया अिस मौके का लाभ अुठायगी और सपूर्ण भारतवर्ष म अेक नया सकट निर्माण होगा अिससे केंद्रीय सस्था प्रातीय सरकारे कमजोर हो जायेगी जनता की भावना को हम जानते है ओर हम भी चाहते ह भाषावार प्रात रचना होनी चाहिये लेकिन अुस समय की हम प्रतीक्षा करनी चाहिये जब कि हम आपस का भाओीचारा कायम रखते हुअे अिस प्रश्न को हल कर सकेगे आज की सामाजिक आर्थिक राजकाज और मानसिक विचारधारा प्रात रचना के लिये कुछ अच्छी नही मालूम होती अिस पर भी अगर आप चाहते है कि भाषावार प्रात रचना जल्दी होनी चाहिये तो मैं अितना कहूगा कि अभी दो चार महीने के अदर आध्र प्रात होन वाला है अुसका अेक अुदाहरण हमारे सामने रहनेवाला है अुसके अनुभव से हम सोच सकते हैं कि शातता के साथ हम किस तरह से भाषावार प्रात रचना कर सकते है कम से कम अुस वक्त तक हमको रुकना चाहिये अिसलिये जो प्रस्ताव प्रस्तुत हुआ ह अुसका मै विरोध करता हू और अुसकी कोअी आवश्यकता नही समझता

R B Deshpande (Pathri) Yesterday, I happened to hear a speech made by one hon Member of the other side Today also, I have heard two or three speeches from the Opposition Benches Really I am very much surprised—nay even dismayed,—to hear those speeches I should like to place before this August Assembly tde mentality—If I may use the same word of two hon members,—with which this resolution has been placed before the Assembly I am at once reminded of a very famous saying in Marathi which runs like this— खारीची धाव कुपणापर्यत ' which in English means that the speed of the running of a squirrel is only as far as the fence or compound beyond which it cannot go I

should like to say that a man with a lofty thinking only will be able to solve these problems and as Swami Vivekananda says, a man must always think from a higher level If you stand and see from below you find the houses of the poor and the houses of the rich but if you go to the top of a mountain, stand there and see you find all houses on the same level You cannot make a difference between a poor man s house and a rich man s house Similarly when we tackle problems like these, viz regrouping of provinces or the disintegration of the Hyderabad State on the basis of language and culture we have to go to the top and find out whether the present time is an opportune or appropriate time for the disintegration of the Hyderabad State

I should like to say there are two kinds of enemies for a nation one is the external enemy and the other the internal enemy For sometime it was said that the Britisher was the external enemy But today fortunately they disappeared giving us complete independence The internal enemy I should say is the communist party which is creating a great chaos and great disorganization in the matter of this regrouping and reconstitution of the State

I shall quote an instance There is a family of say two daughters, three sons and one kartha The sons are to be educated and the daughters yet to be married The sons come to the father and ask him for partition of the property What does the kartha or father say? 'Well look here! This is not the opportune time The daughters have got to be married before you can think of partition The same analogy? I think, should be applied in the case of the disintegration of the Hyderabad State on the basis of culture and language What I mean to say is that proper time has not yet come

We have got an example before us It is the formation of the Andhra State I would like to ask the hon members on the opposition Benches whether the formation of the Andhra State is brought about willingly or unwillingly It is brought about under sheer pressure of circumstances The Central Government is always in favour of the disintegration of the Hyderabad State but the proper time for disintegration should come Take for example the partition of India into Hindusthan and Pakisthan. The hon Member who has brought in this resolution relating to the disintegration of

the Hyderabad State is something like the personality of late Shri M A Jinah Let us think over what difficulties dangers and catastrophies we were faced with at the time of the partition of Bharat Bhoomi This is sufficient experience before us If you insist upon the resolution I need hardly say that the country comes to grief and there will be no benefit

When you say that the Hyderabad should be disintegrated on the basis of culture and language, one very important question arises The Hyderabad State has got Urdu language it has got Kanarese language it has got Marathi language and other languages also again there are, at the same time different communities The situation comes to this there should be as many provinces as there are languages and there should be as many provinces, say Sikh Parsi, etc as there are communities Is this not a very big and difficult problem for the present to handle?

Many a time my hon friends on the Opposite Benches particularly the hon member for Huzurnagar and the hon Member for Ippaguda say that the Congress Government always copies whatever is dictated from the Central Government But I should like to say without the least fear of contradication that whatever policy comes from the opposite side—whether connected with culture or relating to administration—it comes from Moscow or Stalingrad The charge of the other side that the present Government copies down what the central Government dictates is false and baseless After all, the central Government is our Government but the Russian Government is not ours it is a foreign Government I do not know whether it is said humorously or otherwise whenever there is rainfall in Moscow or Stalingrad, our P D F friends here hold an umbrella over their heads I assert that this policy which being followed by the P D F Members regarding the disintegration of the Hyderabad State is ruinous to the basic structure of our State

What is the condition of Hyderabad today? We must be glad to see that the condition of Hyderabad is very satisfactory All the communities in Hyderabad are living peacefully There are no bickerings of any kind between one community and the other At a time when there is peaceful atmosphere, members of the P D F Party

introduce this resolution This indeed disrupts the atmosphere and leads to chaos and disorder We all know that their motive in introducing this resolution in the Assembly is to bring about complete disruption complete disorganization and complete chaos in the State They do not want to bring any constructive programme whatever they do they do only with the intention of destorying a thing

If this resolution is passed and if there is disintegration of the State according to the resolution there will be great danger for the mulki and non mulki movement Our friends of the P D F Party made speeches then Much property was destoryed then and most of the students lost their careers and some of them died This resolution will instill fear in the minds of people and the mulki and non mulki movement assumes undesirable heights the relations will be very much estranged So in order to avoid that danger this resolution should not be given prominence here

Sometimes it is said that the disintegration of the State on the basis of language and culture will retard the social and intellectual growth of the people A man from Andhra will not enter Marthwada with the same feeling of freedom as before nor does a man of Marathwada enter Andhra territory with the same freedom I am in this connection reminded of Pandit Nehru s tour after Partition When he came to the border line of the Pakisthan territory there was within a line below "Thus far and no farther Inspite of the fact that he belongs to the whole of India, he could not go a step further like that This is a poisonous atmosphere created on account of the Partition Similar things happen here too as a result of the proposed disintegration The first and foremost of the painful consequences that follow on account of the disintegration is that the whole structure of the Hyderabad Society will be completely paralysed and disorganised and it will thereafter be impossible to bring about any constructive programme here

Shri V D Deshpande What is Hyderabad Society ?

Shri R B Deshpande Please hear me silently

The same problem of rehabilitation of refugees as had confronted our Central Government consequent on the partition of Pakisthan may crop up here also on the distintegration

of the State into three separate provinces For instance, a man of Marathwada owns property and houses in the Telugu speaking area and on the distintegration when that area merges into the Andhra territory what should happen of this man s property Similar questions come up in other states also immediately on bifurcation There is already a talk going on among the public that Hyderabad City is going to be included in the Andhra State and some of my friends asked me What shall I do now? I have got bungalows etc here? That is the fear and apprehension that people are confronted with on account of the disintegration of the Hyder abad State on the basis of culture and language Refugees migrate from province to province and the Government has got to tackle the question of their rehabilitation These people have to be provided with houses employment and the like

Another thing While there is disintegration on the basis of culture and language what about the Muslims here? I should like to ask the hon members of the Opposition what arrangements they have made for these muslims? Where is the place for them? andhra have got their place Karnatakas have got their place and so too Maharastrians These muslims are not few in number they are I am told, more than 22 lakhs in number What about them then? They too have got a separate culture of their own and a separate language of their own as the Andhras, Karnatakas and the Maharastrians Automatically it means that a new Pakisthan on a small scale will be created for them in the heart of the Hyderabad State I should like to tell them directly one thing 'if you are prepared to do such a thing then you are fifth columnists' The question of muslims is very important and requires to be tackled before the question of disintegration on the basis of language and culture could be solved

Then there is the danger of communalism Everywhere we have got this communalism and from the recent elections we have learnt a lesson If there is disintegration I am afraid, this communal frenzy will take hold of the people and the constructive programmes envisaged by both the Hyder abad and the Central Governments will completely be paralysed In order therefore to prevent this danger I submit there should be no disintegration

Lastly fortunately for us both the Hyderabad Govern ment and the Central Government have taken up some plans

for the uplift of the nation Out of such plans, the most important plan is the Five Year Plan With disintegration on the basis of language and culture what will happen to the Five Year Plan? Thousands and lakhs of rupees are being spent over this Plan In the face of the disintegration of the State I should like to ask the hon Members whether there could be proper implementation of the Five Year Plan If there is no proper implementation of the Five Year Plan — as I feel there cannot be—then all the machinery will be completely paralysed and there will be a great loss to the society and the nation in general

Next there are community projects We note that thousands of rupees are being spent on community projects These and other useful projects will be nullified and we will see that sooner or later there will be chaos all over the State if disintegration is effected The result will be that despite what all the Central Government did for the uplift of the Hyderabad Government, we remain the same old people as before

Some hon Members on the other side referred to the period of Shivajee They are still in a dreamland They must know they are living in the 20th Century They have to remember that they are living in a Secular State and in a secular State no question of nepotism or the like could crop up so far as administration is concerned.

In conclusion I would like to request the hon Members sitting on the Oposite Benches not to press this resolution any further and to withdraw it and in sounding a note of warning to the members on this side about the inherent difficulties that we will have to face in the event of disintegration I would request them not to support the resolution, if it is not withdrawn, but, on the other hand, to oppose it tooth and nail

With these few words, I resume my seat

شری وی ڈی دیسپانڈے مسٹر اسپیکر سر میں یہ چاہتا تھا کہ اس وقت اپنے خیالات کا اظہار کروں لیکن ہاؤس کے سامنے جو ریزولیوشن رکھا گیا ہے اس کی نسبت جب میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو میں ان کی وضاحت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اگر میں ایسا نہ کروں تو ممکن ہے کہ اس ریزولیوشن پر غلط طریقے سے بحث ہو

اس وقت جو ریزولیوشن زیر بحث ہے اس میں صاف طور پر یہ کہا گیا ہے کہ ہم ڈیموکریٹک (Democratic) اور یونائیٹڈ انڈیا (United India) کی انٹرسٹ میں کیا کرنا چاہتے ہیں ہم جمہوری دیش چاہتے ہیں ایک متحد ہندوستان چاہتے ہیں اس متحد بھارت میں بھاشا وار پراونس (प्रांत रचना) کی مانگ کی گئی ہے لہذا اسکی تلنا (तुलना) ایک ایسے ہندوستان کے ٹکڑوں (Division) سے کرنا میں سمجھتا ہوں کہ جان بوجھکر ہاؤس کو غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کرنا ہے میں کہونگا کہ اس طرح مس ریپریزنٹیشن (Misrepresentation) کرنا حد درجہ غلطی ہے

ویری چیئر میں ہاؤس کے سامنے یہ رکھونگا کہ ہم وشال آندھرا (Vishala Aandhra) سموکت مہاراشٹر (Maharastra) اور سموکت کرناٹک (Karnatak) چاہتے ہیں اسکا یہ مطلب نہیں کہ وشال آندھرا کا کوئی شخص سموکت مہاراشٹر میں داخل نہ ہو سکیگا اور سموکت مہاراشٹرا کا کوئی شخص سموکت کرناٹک میں نہیں داخل ہو سکیگا دستور ہند بالکل واضح ہے میرے انریبل دوست ایل ایل بی ہیں مگر میں نے ان سے اس قسم کا خیال سنا تو مجھے بڑا افسوس ہوا کہا جا رہا ہے کہ ہماچل پردیش کا آدمی یو پی میں داخل نہیں ہو سکیگا اور یو پی کا آدمی مدھیہ پردیش میں نہیں آسکیگا ؟ لیکن اس موقع پر اس سوال کو عام طریقہ سے پیش کرکے غلط فہمی پیدا کی جا رہی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ واٹر ٹائٹ کمپارٹمنٹ (Water tight compartment) ہو جائیگا اور پاسپورٹ سسٹم ہند اور پاکستان کی طرح لاگو ہو جائیگا میں ادباً گذارش کرونگا کہ ممکن ہے پارٹی ڈسپلن (Party discipline) کے سبب آنریبل ممبر ایسے خیالات ظاہر کر رہے ہوں لیکن یہ وہ شئے ہے جس سے ہم دونوں بحث کرتے ہیں اگر آپ اب اسکو نہیں چاہتے تو کیا اسکے یہ معنی ہیں کہ اسکو کاٹ ڈالیں ؟ یہ غلط طریقہ ہے میں آج خوشی کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ آندھرا ہی کی بہادرانہ موومنٹ تھی جس کی وجہ سے پنڈت نہرو کو پارلیمنٹ میں یہ اعلان کرنا پڑا کہ یکم اکتوبر تک آندھرا اسٹیٹ قائم کر دیا جائیگا یہ عوام ہی کی جدوجہد کا نتیجہ ہے جسکی بنا پر پنڈت نہرو کو مان لینا پڑا کیا آنریبل ممبر یہ نہیں جانتے کہ کانگرس ہی نے پچھلے ۳۰ ۳۵ برس سے خود اس کی بنا ڈالی ہے ؟ ماسکو نے اس مسئلہ کو یہاں پیدا نہیں کیا ہے یہ مسئلہ تو بمبئی میں ناگپور میں اور وردھا میں پیدا ہوا کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح صرف کری بی سادر ( ) کرنے سے یہ مسئلہ حل ہو جائیگا ؟ کیا یہی ہمارے نیشنل ٹریڈیشنس (National traditions) کی حالت ہے ؟ لنگوسٹک پراونسس (Linguistic Provinces) کی مانگ ۱۹۲۱ ع سے چل رہی ہے ان آکانکشاؤں اور ارادوں کو اس زمانے سے آگے لیکر بڑھ رہے ہیں ممکن ہے کہ آج کسی خاص خیال سے اس زینے پر آپ چلانا نہ چاہتے ہوں

سکیں ۔ اگر چاہیں تو ایسی طرح اب بھی یہ راستہ حل کر سکتے ہیں ۔ میں مانگ سے مجھے ا
ج ہے کانگریس کے اصول کے خلاف ہے ۔ اسلئے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ آج کانگریس
ہمارے قومی یونٹ میں کی نمائندگی نہیں کر رہی ہے ۔ ہمارے قومی رہنماؤں اور
گوں کو بھکر کر ان رہنما داروں اور انکو امر یکس اور نانا اور رلا کے دیو مکر
ل رہی ہے ۔ مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کے نتیجے بھی ٹوٹے برے برما یہ اروں
کا بنا ہے ۔ مرضی کی یہ کہاوت ہمارے سامنے پیش کی جاتی ہے کہ

सरदयाशी भाव कृपा पथत

یعنی ہم لوگ باتیں کرتے ہیں اور وہ ہمارے آرٹیکل ممبر سے ہٹ کر بالاتر
کر آگے بڑھ رہے ہیں ۔ ہمیں اس طرح کالیاں دکھائی دیتی ہیں کہ کمیونسٹ پارٹی کا نہ کوئی
اصول ہے نہ کوئی دستور ہے اور نہ دھرم (धम) ہے اور نہ جاتی (जाति)

श्री चौहरी क्या कम्यूनिस्ट पार्टी का कोई धर्म भी है ?

میری وی ڈی دیشپانڈے کمیونسٹ پارٹی کا دھرم ہے یا نہیں میں اسکے
متعلق کہونگا جب لنگوئسٹک پراونس کا سوال آتا ہے تو اسکو دوسرے طریقہ سے
دیکھا جاتا ہے یہ سا کہ وکلا سچو یشن (Sitration) کے لحاظ سے وکالت
کا طریقہ اختیار کرتے ہیں ۔ تو سالٹ کے آرٹیکل ممبر بھی اوسی طریقہ سے وکالت کا
طریقہ یہاں بھی اختیار کئے ہوئے ہیں اور یہاں یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے
کہ لنگوئسٹک پراونس کے ریزولیوشن کو ہاوس کے سامنے رکھنے سے یہ مسئلہ حل
نہیں ہوسکتا ۔ یہ لنگوئسٹک اونس کا سوال نہیں ہے بلکہ کھانے کپڑے اور ملک
کی ترقی کا سوال ہے ۔ یہ ان (जन) کا اور بھوک کا سوال ہے کسانوں
کا سوال ہے ۔ انکے کھیتوں کا سوال ہے ۔ یہ سوچنے کی بات ہے کہ ہمارا کی سچی سرکار
کس طرح قائم کی جاسکتی ہے کسانوں اور مزدوروں اور غریبوں کا راج کس طرح قائم
کیا جاسکتا ہے تاکہ یہ لوگ راست طور پر حکومت میں حصہ لے سکیں اور کرام
پنچایتوں کے ذریعہ ہمارے مسائل حل کرسکیں ۔ جنتا راج (जनता राज)
کسطرح قائم کیا جاسکتا ہے ؟ کیا انگریزوں کے زمانے میں قائم تھا یا دوسری زبان
میں جو ملک کی زبان نہیں ہے یہ راج قائم کیا جاسکتا ہے ؟ جنتا راجیہ ہمارا کی زبان
میں قائم کیا جاسکتا ہے ۔ جنتا راجیہ کے لیے جنتا کی زبان کو فروغ دینا ضروری ہے
اسلئے لنگوئسٹک پراونس کی مانگ کی جا رہی ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ آنریبل ممبر
نکتہ چینی کرکے کمیونسٹ پارٹی کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ بھاشا واری
لحاظ سے کمیونسٹ پارٹی میں کوئی فرق کیا جاسکتا ہے یا جاتی کے لحاظ سے کیا جاسکتا
ہے ۔ گو ٹھیک طور پر آنریبل ممبر سوچیں تو کمیونسٹ پارٹی پر یہ اعتراض نہیں
کیا جاسکتا ۔ کمیونسٹ پارٹی تو یہ کہتی ہے کہ جنتا کا راج ہونا چاہیے ۔ وہاں کے
لوگوں کی زبان میں ہونا چاہیے ۔ جنتا کی زبان میں راجیہ نہ ہو تو وہاں کی ہمارا راج اٹ
کے کاموں میں حصہ نہیں لے سکتی یہ ایک سیدھا سادھا سوال ہے ۔ اسکو توڑ مروڑ کر

م

س کرنے کی کوشس کی ی ہے عصد ہ ھدا ہے کہ عاوم کو ہ ں ہر
ڈالا جے اور عوم کو ھا ا جھی س ڈالا حاے اوس کے ا ہے وسری مر ں
ہ ر لنھا حاھا ھوں کہ اس ما لک کے پچھے جس رح ہ رح م و ا لہ ہے
اسکے ساتھ سا ھ ہ حیال بھی ہے کہ حو ک ک راد وے وے ں کی ان کی
صرف اپنی ور ھی (अभिवचि) ھو کہ وکو آروکہ ر ی
(आर्थिक वृद्धि) اور کسی (संस्कृति) ی ک ھو ور
وہ رم ( ) کے ہو کام کرسکیں و سلی (Socially) و
اکیا کلی (Economically) ری کرسکیں آے حاے ھیں کہ س وری کے
لیر اصلاح ہر کپاس ہد ھوی ہے وھاں کی کاں لدسرر (Cotten Industries)
کپاس سے کہ اسا سکی اس طرح وھاں کی ادسرر کو ی ھو ی وھی ہ لب دھرا
کی ہے بہاں کہ سا گو اوری اور مگھدرا سے فا دہ حاصل ھوگا و ال ادھر ے گا و
وہ رہے پانے رارر گیس (Irrigation) کے رعہ ں حوحالی
دہ کرسکے کا حس سے اسکی وے مں اصافہ ھو ورا ہ ے ر سب و اک بھاسا
(भाषा) بولنے ولے ب ا ک جگہ رھا سروع ں و وہ را ں کہ کیے
ھیں آرتھک دری سے وچار کریں و معلوم ھوگا کہ ان سے عوم کی ی گی
بہر ھوگی سہ ھی ساتھ ان کی مکری ھی ی کرسکی ہے ں کی ی ھو کی ہے
اسلیے م کہیے ھیں کہ ا رح ام کرا وری ہے رتھک دری ہی اسکی
روورت ہے کمیوسٹ پارٹی کے معلق کہا حا ا ہے کہ و ا ودکو ھا ا وری
گرسعہ ور مسم کر کے دیس میں پھوٹ ڈالنا حاھی ہے ھار ہ کہ ا ہے کہ کسان
مردور ور بیوپاری سب کے لیے ا ک ایسا ماحول پیدا کیا جائے کہ و ی زبان میں
اپنے کاروبار چلاسکیں ور ا ی زبان میں اپنا راج چلا سکیں اکر لئے ا ح کا
مسئلہ طے کرسکیں اور اکو یہ ماحول ے کھر اور ا ی تہا ا میں ی رہے کا موقع
مل سکے تو جلد نک ا ی (एकता) ھوسکتی ہے رھا وسی (Unity)
کا سوال میں ماننا ھوں کہ پورے دیس کی ک وسی ھوں ہے سا رے ھندوستان کی
ایک ہونی ہے جیسا کہ انگریزی میں کہا جا ا ہے کہ نو ی ان ڈ ورسی
(Vnity in Diversity) آپ جانتے ھیں کہ ھندوستان میں الگ الگ
بھاشاہیں بولنے ولے لوگ رہتے ھیں وہ بڑی حد تک ا ک دو ے سے الگ الگ ھیں
اگر یہ کوشش کی جائے کہ انکو ا ک دوسرے کے ما ھ سا ھ رکھا جائے و میں کہونگا
کہ وہ ھرگز نہیں کرسکیے ان میں سے کوئی ک زبان بولنے والے دوسروں پر
جھا جائیں گے جاہے وہ ھندی بولنے والے ھوں یا کوئی دوسرے ھندوستان کی زبانوں
کو اس طرح نسٹ (नष्ट) کرنا پڑے گا کیا یہ لوک ساھی (लोकशाही)
ھوگی ؟ ھم جس لوک ساھی کا بول بالا چاھتے ہیں کیا اس طریقہ سے یہاں کے ناگرک
(नागरिक) سوتنتر (स्वतंत्र) ھوسکینگے ؟ یہ تو لوک سا
کی وروھی (विरोध) ھوگی بعض لوگ خیال کرتے ھیں کہ ھم دو

کی حو لگ الگ رناس هس اور اس مں ناهر کا حو سل ہے و بهی هندوسان کی
نک سان ہے مص ابر ل ممرس سمجھے هس که ه سا و ری راس نانے گے و
دس کے نکرے نکرے هوحه سکگے ں ا نکو ناوں که هسارنکلی (Historically)
ه علط ہے هس وسواس (विश्वास) ہے که سی ناب ں ہے ور
وبه ا (विभिन्नता) ں هوگی مں نوحهما هما هوں که نگال
ان نکال ں ہے ہیں ؟ آسام کی زبان آسام مں ہے ا ہیں ؟ راحه سان کی ز ن
راحه سهاں مں نولی حای ہے نا ہیں ؟ کنا ان حگهوں لگ الگ را ں نونے کی وحه
سے ه سب لکرے الگ هوگیے هس ؟ کنا ه هارے دس ں نامل ہیں هس ؟
ا ے ں کهونگا که ا حال صحیح ہیں ہے که نهاسا و ر اس رها س کرے
هوحاسگے هونکنا ہے که کسی کا عارضی انٹرسٹ هو حسکی وحه سے ه ے نوس کنا حانا
ہے که انکو نقصان پہنچے گا

ں کهونگا که ہم وارسک نوحنا (वार्षिक योजना) کو کاساب نانا ہے
نو نهاسا واری ر ے اس وف ک ه سک ں فل (Successful)
ہیں هوسکا ا ب حالب ه ہے که مرهواڑی کی طرف حو نوحه هی حاهیے و ہیں
دی رهی ہے کرنا ٹک کی طرف وحه کری حاهیے لنکں ہیں کی حاو هر علاقہ ں
لاکهوں کروڑوں کی عدد مں حو لوگ هس انکو لگ رکهکرکنا ما و ر بلاں ور
هوسکنا ہے ؟ کنا حندرآباد سے ٹے کے محاس لاکه مهارسٹرس ور لاکه کر ک
کے نا سلوں کو لگ رکهکر پیح و رسک نوحنا کو کاساب نا سکیے هس ؟ دهه د س
نمبی یا مدراس کے لوگوں کو الگ رکهکر کنا ہیح وارسک نوحنا پوری هوسکی ہے ؟
مں کهونگا که اس طرح مانهوا ر بلاں عمل مں ہیں لانا حاسکا ا مک پر نوں کی
بهاسا و ری مسم نه کی حاے اور ه ک هندوسان کو س طرح سے مصوط کنا حا ے
مهارا ٹرا یا آندهرا کی پرگی (प्रगति) ہیں هوسکی ه ل که
مں بهارب کا ناگرک هوں نا آندهر کا ا ک مهمل سول ہے مں بهارب کا ناگرک
بهی هوں اور مں آندهرا کا ناگرک بهی هوں مں هندوسانی هی هوں اور مں
مهارسٹرس بهی هوں ان دونوں کو الگ ہیں کہا حاسکا ا سامراحه ساهی ے
ا گر ری سکها کر کلرکوں کے کارحانے پیدا کردیے هس ان کے زمانه مں بهاسا واری
پراس ه بنانے حانے کی بهی انک تارخ ہے انک هسٹری ہے نهاسا واری راس
رحنا اوسه (भाषावारी प्रा त रचना व्यवस्था) ہے سرے ا ک دوسب نے حندرآباد راسٹر ه
انکبه کے الفاط اسعمال کیے یه کنا حىر ہے مری سمجه مں ہیں آی ه حندرباد
راسٹرنا کہاں سے پیدا هوا معلوم ہیں ہے آپکے آرگنوسب کا طر مه ں ہیں
سمجها که حندرآبا کی کوی راسٹر ا ہے ا کوی ک (बेकता) ہے گ
ہے نو وه ظام کی انکنا هوگی ا ک آ ل دوسب نے کہا که گهر کے حے کی سا ی ہے
مری سمجه ں ہیں آ ا که وه کونسے نحه ہے ح کی سا ی هوں ہے سا م کی
طرف اسار هو مں سمجهنا هوں که سوحے کا طر مه غلط ہے هندو ان کو مصو

و آرد ما لے و بھاساوی ب ہ ماوی پاند ۲ جا اوید
(भाषावार प्रान्त की रचना अवश्य) ہے ذ ای ح بیں دکھی بیں ذ ا ر ب
(असंतुष्ट) کھرے ہوئے ں کی حوں ہ لی کتحد بیں ہیں گی ا ہے ہیں کہ ل گ
ان رو و ن ے بیے یہ و ی پ س کا ن کتا ہے ہم لکہ
م کی ہ وہ پلکی وجہ بیے ھے کر وہ ل اندھر کی ر ا لو ا ہ ہوے و ل
ہ ہے ور ذر و ئی ہے و و کے ہرے و ون سے ھند ی ہے و ں
جا یا ں لہ و ہو ا ان کہوے ہیں ل ہیں لیوے ہو نگ ہے کہ اکے ہرسے
ا ہر ہو گ ہر کہوگا ذ صوف ابر طرف کے وہل بیرون بی ہ ں
جاے یہ یھ ا وی ہ کی م و لکہ و ت کے ر لی ہریز ای ہی
جاہیے یں (۹) ی گ ن کی ی رہے ہے و وہ اس زوہو ں کی ا ل یں
یں بن ہ لع دوگا ذ ہر سوال ہے لی اگر ہوا لگ ں کر ھے ے و وے
عوم ان ط ما گے ور ی ے طہار کر بیگے کہ بھاساوی ر سا ہے ہے
ہ ھیں سلے میں کہو گا کہ عزم کی ہ اگ ا کے اب ل کر ر ب
ہ م

ک آرمل سیرے ن کرکے سلط بی ہد لے کی ا م کری کہ
کیا انہوں کے لیے پ ر سے ن و ا ن کے ہے ا ن گے ؟ ہرا ارا
یہ بھا کہ اس وقت کروں بکی ار مل و ب ہ لھ ط ہے ایک سا سوال
اٹھایا کہ عموماً عیر کہو کہنا را آر ل ہرے محر عا ل بھی ادا کرنے کی کوسس
کی ہے مجھے انکی لیگل نا ح (Legal knowledge) را سوس ہوتا ہے
جہاں سوال کسی ذ وسی کا ہی ہے لکہ ہا اواری ا ن کا ال ہے بہا ن کے
لیے ل ہے ل اردو ط پ ئدا ہوسکتا ہے بن ہاو کو صاف و ر ا جا ا
ہوں کہ ہم د بھاسا کا ال ہا ا ک زبان ولے والے ہو لوگ ہے بن حس کی ا ک
سسکرتی ہے اور جس کا ایک ساھتیہ (साहित्य) ہے وہ لوگوں
کے لیے بھاسا وری ب کا سوال ہے رہے سلمان و مسلمان جس پراب بن گے
و اوس ر ب کے نا گ ک ہوگے ہ ہ رآتا بیں یہ لما وں کی زبان اردو بن ہے یہ
کہا جاتا ہے لکن یہ مجیح نہیں ہے جب آندھر بن مسلما وں کی زبان کا سوال
آیگا تو انکی تعداد کے لحاظ سے ہ ہی صرو ت ہوگی ار وکے الگ سالہ یا اگر ضرورت
ہو و ار و کے لیے ایک کالج بھی قائم کر جا یگا کہا جاتا ہے کہ اس طرح چھوٹے
چھوٹے کہ ان ں جا بگے بن ہیں سمجھ اکہ یہ کیوں سمجھا جا رہا ہے ا ک
بیس کی طرح سے ہمارا ملک ہے ہم یہ ہی کہیں کہ ہندوستان بن ہندی یہ ہو
لیکن ہمارا کہنا یہ ہے کہ جنکی بھاسا جہاں ہے وہاں لوگوں کا رح انکی بھاسا بن چلایا
جاے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہ بن ہزار ں ندی ولیے وے ہیں انکی زبان
میں یا یہ سالہ ہو حید رآباد میں سمجھ لیج کہ اردو ولیے ولے مسلمان ہیں ہ کی
تعدا ۲۲ لاکھ ہے ان کے لیے بھی انکی زبان میں تعلیم ط انتظام کرنا ہوگا کسی

ن ی اگو وب ہوگی (नष्ट) کرے سے
وا وکے لیے اک و سی فی م کی ک ی لیے وے ہیں
وہاں ن کے ے ہندی میں ط لو د ص ر ل ر ن کا حال
ہے کہ وک ا وے ن ا ے کہ ر ط م ن ا ے ن
ہوگا نہ ہ کا ؟ ں ک ہ ا ط ی و
(विभिन्नता) ر (کہ) अकता س ی اگر
ہ ر ک و مہسا رہے و ہ ا کی کو ن کی ہے واس ن کی
آ ر د ہا ں (आंतरिक भावना) ک ی س وگہ (विभाग)
ن ے کا حدسہ ہے اہا ء ا و ی ہو صروی ہے ہ ی کہا گیا ہے
نہ ہوں کے وا وں کو ہ ا ہ ط حس سے کے وا ا نگا

دو حار سب اور د ے حاں و س ای مر رحم کرو گا

ں حال ھی ں حد ک ا و وہاں کے ہندی ہوے وے ہو روں نے کہا کہ اگو سموکس ہا ر ہر سموک آدھر ور سموکس کرا کے ن حاے تو ہمار کیا حال ہوگا ؟ میں نے کہا کہ جس طرح ملے اب ط ہو ر ہو ک ہیا ا بھی ہوا کرے گا اب بھی جس طرح مرھواری کے سواری گجرات و ہر حسے راجھول میں سوار کرتے ہیں اور گجرات وصر کے و ری مرھوری وعیرہ میں سوار کیا کرتے ہیں ے بھی ا ا ھی ہوا کرے گا ہم کی ہ ص کموی ا کسی حاص بھاسا ہونے والوں کے حلاف نہیں ہیں ح ہ ں طرح کاروا رہو رہے ہیں کل بھی ویسے ہی ہو کر گے اس ں کوئی اعبر ص ں ک ہ سکتا کرنا مناسب ہے ہمارا سا ی معص لوگ رہنہ نا ہے ہمارا منسا نہ ہے کہ دوسری ریاستیں نولنے والے بھی ہمارے سوبہ میں رہیں وں کو ک ی طرح بھی ڈر ہ ی کوئی و نہ ہیں اس وجہ سے میں نہ کہوں گا کہ سکوانگ سار سرکو ک ی علط مہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ وہ سموکس مہا راسٹریا سموکس کرنا ک ں نہیں ر سک گے عام طور ر نہ علط فہمی پیدا کرنے کی کو ن کی جا رہی ہے کہ ا ک ا ر و بھاسا کا ناگر ک وسری بھاسا کے صوبہ میں نہیں ر سکیں گے میں نہ کہوں گا نہ علط ھر ہے سوا روں کو بھی محص اوں کے ما د کی حاطر اس کی محالف ر کیا ا جا رہا ہے مجھے تو مرھی کی کہ کہاوت یاد آتی ہے کہ (स्वत त्या पावीसाठी पुस यावी म्हस मार नय) اے ہونے کے مرے کے لیے ہماری بھ س کو ہم کرنا چاہیے ہیں ہ د و ا رود کی ہ لطسوکے حال سے عوام کی سادی ضروروں کو ٹھکرانے کی کوسس کی جا رہی ہے اب کے ہونے کے لیے ہم تو تھوڑا بھی د مگے لیکن کے ے ہماری بھینس کو جو ہمارے سوں کو پالتی ہے اور جو ہماری اکانمی (Economy) کا ا ک حصہ ہے مارنے کی کوسس نہ کی جائے ں آپ کی نہ علط مہمی بھی و کرا جاہتا ہوں کہ کسی حاسب سے بھاسا وار پرانت رچنا کی مخالفت کی جا رہی میں کہوں گا کہ کسی حاسب سے بھی اسکو اپور (Oppose) نہیں کیا جائے گا

ء

میں یہ جو آرگومنٹ (Argument) کے متعلق کچھ کہہ کر اپنی
تقریر ختم کر رہا ہوں کہا جاتا ہے کہ بھاشا واری راجیوں کے قیام میں اڈمنسٹریٹیو
(Administrative) اور فنانشل ڈفکلٹیز (Financial difficulties)
ہیں۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ماہرین نے اس سلسلہ میں
یہ اندازہ لگایا ہے کہ آندھرا اسٹیٹ کے قیام کے بعد اڈمنسٹریشن میں دو کروڑ کا ایک
پرسنٹ خرچ ہوگا اس سے زیادہ خرچ نہیں ہوگا لیکن اسکے خلاف جو عوام کو
سہولتیں ملینگی وہ کافی زیادہ ہونگی۔ رہا ڈسٹرکٹ کا سوال تو میں کہونگا کہ یہ
ایک کامن (Common) سوال ہے آندھرا اسٹیٹ کی حد تک ہی یہ سوال
پیدا نہیں ہوتا بلکہ آج تو ہر جگہ اکانمی ڈپریشن ہے یہ تو اون و انجام ساہی
ڈھانچہ کا نتیجہ ہے جو ملک پر یہ بے جا لادا جا رہا ہے اس لیے جو اڈمنسٹریشن ہو یا جس
ہمارے سامنے رکھا جاتا ہے وہ غلط ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اب اسٹیٹس کی تعداد
میں غیر ضروری اضافہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے میں نے ہاؤس کے سامنے یہ
عرض رکھی ہے کہ ملک کے جنوب میں کل چھ یا سات ایسے اسٹیٹس ہونگے۔ یہ
سب بننے کے بعد بھی ان کی کل تعداد اتنی ہی ہوگی۔ اب ان اسٹیٹس کے کیپٹلس
(Capitals) جہاں ہیں وہ کیا پہلے وہیں رہینگے البتہ سوال صرف اڈیشنس
اینڈ سبٹراکشنس (Additions and Subtractions) کا ہے یعنی سوال
کچھ علاقے کو نکالنا اور کچھ علاقہ کو ملانا ہے جس طرح ودربھا کے ناگپور وغیرہ
مہا گجرات یعنی کولہاپور کو سمیوکت مہاراشٹر بنگلور کو لیکر سمیوکت کرناٹک مدراس کو
لیکر تامل ناڈ اور تراونکور کوچین کو ملا کر ایکیہ کیرالا بنایا جائیگا تو دقت پیدا
ہوگی۔ سوال ان علاقوں کو توڑنا اور جوڑ کو ملانے کا ہے اس سے کوئی اڈمنسٹریشن کی
مشکلی پیدا نہیں ہوتی۔ یہ جو غلط ڈھانچہ ہے اوس کو ختم کرنے کا سوال ہے اسکے
علاوہ ہر پارٹی چاہے وہ کوئی پارٹی کیوں نہ ہو یہاں تک کہ کانگریس بھی بنیادی طور پر
اس کے خلاف نہیں ہے۔ کمیونسٹ پارٹی سوشلسٹ پارٹی اور دیگر تمام سیاسی پارٹیاں
جو آل انڈیا سطح کی ہیں اسکی مانگ کر رہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی ڈسکا ی
و ال آندھرا سمیوکت مہاراشٹر اور سمیوکت کرناٹک بنانے کے سلسلہ میں پیدا ہو تو
ہم اپنی پارٹی اور پارٹی کے فنڈ سے حکومتی پارٹی کی مدد کرینگے۔ یہ خیال غلط ہے کہ
یہاں ایک فن کا سوال پیدا ہوگا میں جانتا ہوں خرابہ ہوگا جو کہ ہم پروگریسو پارٹیوں سے
تعلق رکھتے ہیں جو عوام میں اپنی آواز کا وزن رکھتی ہیں اس لیے کوئی گڑبڑ نہیں
ہوگی۔ اس طرح جب ایک کامن گراونڈ (Common ground) اس کے لیے
موجود ہے اور بہت بڑے پیمانہ پر ہم اور آپ اس کے لیے ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں
تو میں نہیں سمجھتا کہ پھر اسکی مخالفت کیسے ہوگی۔ حالانکہ سیاسی طور پر یہ محسوس
کیا جا رہا ہے کہ ایسے راست اگر بن جائیں تو کانگریس کی سپریمیسی باقی نہیں رہیگی
لیکن میں کہونگا کہ جو لوگ اچھی سیاسی طاقت رکھتے ہیں اون کو ان راجیوں میں
بھی جگہ مل سکیگی۔ اس لیے میں ہاؤس سے اور خصوصاً اوس سائڈ کے ابرسل دوستوں

سے اپیل کروں گا کہ و   ط مہمبوں کا شکار نہ ہیں   سیاسی طور پر ہمارا جو راستہ
ہوتا (राष्ट्रीय परपाता) ہے وس کو دور کرنا ور ہندوستان کی ایکتہ
(अखण्ड) کو قائم رکھنا ہمارا فرض ہے ہم   نہیں چاہتے کہ ہندوستان کی
ایکتا ہی کوئی حال نہ ہو ہم متحد طور   ہندوستان کی ایکتا کو برقرار رکھنے کی
کوشش کریں اس صرح سے کے ساتھ میں ہاؤس سے اپیل کروں گا کہ وہ اس ریزولیوشن
کو منظور کرلے

Shri M S Rajalingam (Warangal) Mr Speaker Sir I rise to thank the hon member for Ippagudı for having reminded us about the promises which the mighty Congress had made in regard to the linguistic division of India The hon member has drawn the attention of the House to holy places like Sabarmathi and others and I should like to say in this connection that we are worthy of it and feel proud that such a Resolution had been passed by the mi hty Congre s of which we on this side of the House have the pleasure to be members—the hon member too I hope was a member at least at that time when he heard of the above Resolution being passed I would like to mention that when the Resolution was passed by the Congress the concept of the whole matter was entirely different It is not as is interpreted by one section of the House here to day—but it is we who really wanted linguistic division As a matter of fact we never wanted this linguistic division to go to the extreme level of dividing India into small sovereign independent Republics which are only to succumb ultimately to the expansionist policy of a major nation or say one of the major nations—or ultimately lead India into disruption So Sir this is the vast difference with which we had been viewing the matter and in spite of the common slogan we had been giving *viz* democracy is common to all parties but the conception of democracy by each one of the parties is entirely different from one another except perhaps the Socialists who in the present approaches are standing with us on a common platform to certain extent When one hon member in his brutish vehemence said that if the linguistic division ultimately results in small States no one could check it because after all it is the wish of the people etc I was taken aback Well this shows clearly the mentality with which his party had been functioning So I would like to repeat that their conception of democracy their conception of sovereignty and their conception of any thing and everything is ultimately to divide India into small

zones or States That is the reason why we have not been able to see eye to eye with those hon members

[Mr Deputy Speaker in the Chair]

Sir there is another point to which I would like to draw the attention of the House One hon member had laid a great deal of emphasis on the unity which India could achieve by taking such a step Does he mean by this a federated India which we have been visualising under the present Indian Constitution or an India with various sub-nations or races under it as he visualises It is an evolving process which we have got and when such is the case even if the hon member thinks of the unity of India, I wonder whether he is not sowing the seeds of disintegration and dissolution not only of the State as such but the whole of India not only the whole of India but perhaps each and every house even because what use is there if we gain money and lose souls Well Sir it is after all a part of a major political policy and I do not want to blame them They are wedded to a particular type of party democracy just as we on this side of the House are also wedded to a type of party democracy As a matter of fact, no member can say that he has been acting according to his individual conscience since as things stand at present, he has to maintain the policy of his party So his saying that we don t act according to our conscience—implying perhaps, that they do act according to their conscience—is something which I am not in a position to understand and agree If it is a question of rigidity I am sure it can be found in the greatest form on that side of the House rather than here Well Sir there are occasions which I can quote—but it may not be quite relevant here and hence I wish to avoid—when we had exerted ourselves with our individualism to such an extent that the mighty Union Government had ultimately agreed with the view point of this side of the House Whatever it may be, I want

Shri V D Deshpande The hon member was asserting

Shri M S Rajalingam We had been asserting and we do wish to assert We had been doing so in our own way and we would be doing it in our own way—but not in the manner in which the hon member wants or dictate us to do

I would now come back to the conception of democracy which I was referring to As I said, when the hon member referred to a democratic united India I had my own doubts in the matter However I should say that if he is ready to pledge his faith in the type of democracy which we have got, I shall join hands with him and I am sure other members will also unhesitatingly will join hands with him so as to impress upon the Government of India that the time for forming Visala Andhra has come But, it is not the case Sir We have got our own differences and that is why so much of friction is going on They are rather taken by surprise with the announcement of the formation of the Andhra State and they are feeling perhaps that their forces cannot easily have their sway unless a feable Visala Andhra comes into existence That is why they are pleading for the formation of Visala Andhra in such a vehemence There is also a reference of socio economic growth I appreciate it and I am sure nobody in this House will object to it The words Socio-economic growth are very lovely and apart from that, it is what we ultimately desire to achieve So when they had been referring to some sort of economy they were perhaps led away by the economic thought and an hon member in his extreme logic had hinted that Nandikonda project might not come about or might be shelved if Visala Andhra is not there As far as I am aware the Nandikonda project affair has got nothing to do with the question of Visala Andhra So whether Visala Andhra is formed or not, whether the State is disintegrated or not, the execution of Nandikonda project shall have to go on and if there is any doubt or delay in that, I would like to assure the hon members of the other side that we shall fight it out with all the might at our command and see that the Government of India ultimately lends its support in favour of the execution of the Nandikonda project After all it should be borne in mind that it is primarily a food problem Besides, it has got other considerations Nandikonda project should not be viewed on linguistic consideration After all, as I said the projects have nothing whatever to do with linguism they are only going to solve the food problem Therefore, I should only say that the reference of economic thought is merely a temptation to this side of the House

The hon member in his extreme logic made some reference to boundary commissions too In my opinion it is untimely to think of these Boundary Commissions Personally

I have not very little belief in them I believe members on that side of the House too don t have much faith in them I do agree that a situation may arise when a Boundary Commission may have to be appointed but as far as possible it is not the Boundary Commission that is going to decide the fate of the linguistic divisions of India

It is only the parties and our own faith in a particular type of Democracy which the Constitution of India envisages that can decide the question Therefore Sir, the question of Boundary Commissions does not arise at all

There is one more point over which I want to stress That is the economic question on which the Opposition Parties have been stressing Is it— if the hon members on the other side permit me to put it in this way—the managerial economy that they want? Our conception is not of managerial economy to be implemented by force or by proletariat dictatorship or by centralised democracy Our conception of democracy is entirely different from them The type of economy we wish is something evovling and we are confident that in view of the varied interests and the varied men in the country we can evolve something concrete to root out the conflicts, if any The spirit of adjudication is there the spirit of arbitration is there mutual adjustment is there, there is no class trouble and there are no class conflicts on this issue I am confident Sir, that we can do it and it is towards this end that we are endeavouring our efforts Congress is an organization which has not got any fixed ideas in any respect of any matter I agree with that to some extent This is why it is only the Congress organization, which, if convinced by the Socialists of a minimum programme, it is in a position to adopt and still remain as the Congress with those very people and become more energetic So also Sir if a party avowed to another country or a party which is surviving on its own merits is in a position to convince the Congress of a particular type of democracy we the Members on this side would not hesitate to adopt, at the same time take the fullest co-operation and still advance After all, Congress is a multi-class organization it cannot have fixed opinions for ever it is an evolutionary body and that is why we have got various elements in it and the largest part of the population has been supporting us The Congress has withstood the times and people want us We have also successfully got over the

no-confidence motion tabled in this House Members have always been asking us to face an election again Is it because that a particular party is not in power that they want elections again, or is it only because that some of their ideas have gained momentum There is a set procedure for elections through which we have gone through If by luck, in the next elections the hon members on the other side come to occupy the Treasury Bnches, we shall see how they will function I see no reason to think that the people will let us down, and I am confident that the people will be by our side

There is another point to which reference has been made regarding Andhras and the Indian Nation Let me tell them that we are Indians first and Andhras next Let me also tell them, Sir that we want to subdue our provincial feelings to the national thought and to that one-nation theory to which we have pledged ourselves It is from this point of view that the resolution on the re-organization of the States has been framed at the recent Congress Session It is only to kill that extreme linguistic thought that that sort of resolution was framed, but we are not against linguism We are Indians first, and Andhras Maharashtrians and Kannadigas next We take pride in that Let me assure my hon friends once more that we are not against linguistic division We always stand—and have stood—for linguistic division of India There is no reason why the resolution on the re-organization of States should be taken as against linguistic division of India The moment the linguistic thought ceases to be part of the reorganization of the States perhaps my friends on the opposite side may see me sitting along with them wherever they are But still we have got faith in our national leader who has stood the test of time The declaration of the Andhra State is itself sufficient proof of the success of democracy It is not the success of any party but it is the success of that democratic attitude and life which is imbibed in a particular Government I do not want to attribute the success to the burning of railways, etc or as some of the friends put it, revolution I wish that we should view it in that light Let us hope that it would lead to the betterment of the nation and peace and prosperity

श्री के आर हिरेमठ (गगावती) —मिस्टर स्पीकर सर अुस तरफ के जितने भी ऑनरेबल मेंबर जिस प्रस्ताव के खिलाफ हैं अनको अपने पुराने जमाने की कुछ याद में दिलाना चाहता हू अुस तरफ के ऑनरेबल मेंबर जो नेशनल माअिंडेड (National Minded) होने का दावा

करते है उनको १९२१ २२ की मिसाल देकर याद दिलाना चाहता हूं क्या कांग्रेस कांस्टीट्यूशन म १ सी सी २ सी सी जिस तरह की क्या डिक्लरेशन की टयू ज मरी हुआ ही है कि जसा अ होन बताया वैसा कहा जाय त्या आप समझते हैं कि आपाप र प्रा त रचा होने से हिन्दुस्तान म कोबी म हु गामट नही रहेगी और सब तरफ सिफ झगड पदा हो जायग जिसन सारे हिन्दुस्तान को बिफठठा कर के स्वतन्त्रता पा ली है वह जनता अब भाषावार प्रात रचना होन के बाद आपस म झगड सकती है १ मझ बडा अफसोस है १९२८ म जब सायमन कमिशन (Sim n C mmission) आया था तो कुछ भारत के लोग जो अब हमारे मास्टर बनकर हिदायत देते है कि लिग्विस्टिक प्राविसेस (Linguistic Provinces) कि फुज म भी सी चीज है और बहुत कमतरीन उस वक्त थी ही ना अफ अमात म यह नदनन स्लोगन था कि भाषाओ के आधार पर हिन्दुस्तान के प्रात की पुनरचना की जानी चाहिये और स्वतन्त्रता प्राप्त के बाद हम अुसको करेंगे जिस लिय अहीसा और बगाल का बम्बारा अुस वक्त ठहरा दिया गया जब तक यह चीज अनके फायदे की थी तब तक जिसको वे राष्ट्रीय कहते थे लेकिन आज आजाद होन के बाद अू होन फिर से अिस चीज को कहना शुरू किया है कि यह अराष्ट्रीय चीज है हमारे राष्ट्र नायक जो आज राज कर रहे है अू होन ही १९४६ ४७ म अिसी स्लोगन को लिया था और अुसीकी वजह से वे अिस नौबत पर आ पहुंचे है लेकिन यहां आने के बाद १९४७ म ही अ होन कहना शुरू कर दिया कि विरासत म हमको यह चीज मिली है अगर तुम भाषावार प्रात चाहते हो तो तमाम लोग मिलकर आ जाओ हम दे देगे जिस तरह से ब्रिटिश लोग हम से कहते थे कि सब मिलकर आओ तो स्वराज्य देंगे असी तरह की यह बात है कर्नाटक वालो से कहा गया कि म्हसूर के लोगो को लेकर आओ तो हम कर्नाटक दे देंगे अब म्हसूरवाले राजी हो गय तो अ होन दूसरी ही चीज रख दी कि दूसरे प्रा तो म जो बकाया कर्नाटक है अुसको मिलाकर आओ तब देंगे लोगो की भाषावार प्रात रचना सचमुच चाहिये या नहीं यही देखना है तो दूर जाने की जरूरत नहीं है अुस तरफ के मबरो पर जो व्हिप की तलवार लटका दी है वह जरा निकाल लीजिये और फिर देखिये क्या होता है किसी चीज को तो हमारे दोस्त करते है या सिक्रेट बल्ट (Secret Ballot) रखिये तो मालूम हो जायगा कि यहीं पर क्या होता है

अक माननीय सदस्य –क्या अस तरफ व्हिप नहीं है ?

श्री व्ही डी देशपांडे –व्हिप है लेकिन वह जनता के फेवर में है अुस तरफ के जैसा अँटी पब्लिक व्हिप (Anti public whip) नहीं है

श्री के आर हिरेमठ –व्हिप तो दोनो तरफ है अिसीलिये म कह रहा हू कि सिक्रेट बलट रखिये ताकि आज ही अिसका फैसला हो जाता है

श्री व्ही डी देशपांडे –और बहुत ज्यादा तस्फीया हो जायगा

Mr Deputy Speaker Order Order you come to the point

श्री के आर हिरेमठ –अभी अेक मेबर साहब न हमारे सामने यह चीज रखी कि आंध्र स्टेट स्थापन होने के बाद दूसरे स्टेटस बनाये जायग लेकिन आंध्र स्टेट ही क्या बना है अुसकी

राजधानी ही खतम कर दी जो स्टट दिया ह वह भी असा ह जसा कि भेजा निकाल कर अिसान को ठीक बनाना चाहते ह भेजा निकाल कर अिजक्शन से आदमी को जिंदा रखना चाहते ह हदरा बाद की ९ लाख पाप्युलेशन का अिलाका आंध्र स्टट से निकाल कर अलग रखा गया ह और कहते ह कि आंध्र का मामला ठीक होने के बाद हम दे देंगे अितनी देर तक ठहरने की क्या जरूरत ह अक आनरेबल मबर ने मिसाल दी कि अिधर शादी हो रही ह और अपोजिशन के मबर तकसीम माग रहे ह ? हम क्या शादीशुदा लडके और लडकी की तकसीम माग रहे ह ? यह बडी अजीब मिसाल ह आप लोगो के दिमाग ही तकसीम से भरा हुआ ह लेकिन यह तकसीम नही ह हाथ या पाव सर या शरीर को अक दूसरे से अलग रखा जाय तो क्या हर चीज को हम अिसान कहेंगे ? सारे जिस्म मिलाकर हम अिसान कहेंगे आप क्य हाथ को अिसान कहते ह पाव को अिसान कहते हैं नही हमारी माग तो वही ह जो आप लोग अेक जमाने म मागते थे फिर कहा जाता ह कि नेशन के सामने बडे बडे सवाल ह खान का प्राब्लेम ह कपडे का प्राब्लेम ह लेकिन नेशन के सामने किस वक्त प्राब्लेम नही रहते ? क्या आप कोअी नेशन जिस दुनिया म असा बता सकते ह जिसके सामने कोअी प्राब्लेम नही हैं ? खान का और कपडे का प्राब्लेम तो किस वक्त नही रहता ? शायद मरने के बाद ही अुसकी जरूरत नही रहती लिंग्विस्टिक प्राविसेस बनाने से झगडे होंगे असा चद मबरो का कहना ह लेकिन यह झगडा कौन पदा कर रहा ह आपको मालूम नही ? मद्रास का झगडा कौन पदा कर रहा ह ? जो टाप रैंकिंग लीडर्स (Top Ranking Leaders) ह भाषावार प्रात की माग को जो जगली ख्यालात की माग कहते ह अुनका यह झगडा ह अिंटर नशनल आअडियालाजी (International Ideology) रखनेवाले लोगो ने यह झगडा किया ह वे बोल रहे ह कि मद्रास में अगर आंध्र की राजधानी पाच मिनट के लिये भी म रहने नही दूगा

अेक माननीय सदस्य यह झूठ ह अुन्होने असा नही कहा है

श्री के आर हिरेमठ —जिन्होने यह कहा ह अुन्होने अभी जिसका अिनकार नही किया ह जितना म कहना चाहता हू अिन्ही लोगो ने यह झगडा पदा किया ह और किसी ने नही जिस देश म दो फ्लग्ज ह दो कान्स्टीटयूशन हो रही ह दो प्रसीडेंटस होते ह वहा के लोग आपसे म नही झगडते और जिन्होने अक होकर सारे देश को आजाद किया वे लोग अपनी अहमियत कायम रखने के लिये झगडा करेंगे यह बात बिल्कुल झूठ है आप ही लोग यह झगडा पैदा कर रहे ह यह कहा जाता ह कि जो अिस देश म छोटी छोटी कौम ह जबाने ह अुन लोगो का क्या हाल होगा अगर हिंदुस्तान म क्या हो रहा ह ? क्या वे वहा के गुजराती और मराठी लोगो को मराठवाड में और गुजरात म भगाया जा रहा ह ? भाषावार प्रात बनाने से लोगो म आपस म झगडा होगा अिस तरह का ख्याल जो क्रिअेट (Create) किया जा रहा ह वह तो जो पार्टी आज हुकूमत कर रही ह वह कर रही ह ताकि हुकूमत अुसके ही हाथ म कायम रहे १९४७ म तो रहा सहा हिस्सा भी अडजस्ट (Adjust) कर लिया गया सिरोही के टुकडे कर दिये गये सरदार वल्लभ भाअी पटेल ने लोगो से पूछा भी नही राजस्थान के लोगो का जो स्लोगन था वह अुन्होने सुना भी नही पब्लिक की राय भी नही ली गअी क्योकि वे चाहते थ कि गुजराती भाषी प्रात अलग कर दिया जाय तो क्या सारी बडी बडी नशनेलाअीजशन की बाते सिर्फ दक्षिण भारतीयो के लिये ही ह ? अुधर के अक आनरेबल मबर ने कहा कि हम भी सोचते ह कि लिंग्विस्टिक प्राविसेस बनाये

आय लेकिन ये हम खास तरीके से बनाना चाहते है वे कहते ह कि जिसके लिये अक खास तरीका है अुसीसे लोगो को चलना चाहिये आप सोचते थ कि लिग्विस्टिक प्रांतिज्म की कीमत मार्केट में बहुत लगेगी लेकिन मालूम हुआ कि अुसकी कीमत जितनी नही है १९४८ म तो प्रापर्टी का काफी नुकसान हुआ लेकिन आज म तो सिर्फ अक कांग्रेसमन भर गया गो स्टेट मिल गया अगर आप लोगो म से भी अेक आदमी मरने के लिये तैयार हो जाय तो हम देख लेते ह कि किस तरह से जिस स्टेट का निर्माण नही होता जितना कहकर मैं अपनी तकरीर खत्म करता हू (हसी)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ل امر کہ ۱۱ د ۲ ں حای رہے ں ہ علوم کرنا چاہتا ہوں کہ ممبر وں کے ے و ا سی ممبر کی جائے ، مسب ما جائے تو کیا یہ مناسب اس سے زیادہ ممبرس کو موقع مل سکتا

श्री विनायकराव विद्यालंकार —१ मिनिट मे भी कोवी अपनी तकरीर खतम करेगा अैसी तो गॅरन्टी नही है

مسٹر ڈپٹی اسپیکر اگر ۱۱ منٹ ہو و سر ا ی ہ الاب کو ا کی جائے ، منٹ میں ختم کر سکیے ں

श्री अण्णाजीराव गव्हाणे (परभणी) —

आज तो यह बहस खतम नही होनेवाली है जिस रोज नॉन ऑफिशियल डे है अुस रोज यह बहस फिर चलेगी तो आज जो बोलेंग अुन्हे १५ मिनिट बोलने दिया जाय ।

مسٹر ڈپٹی اسپیکر اگر اؤس میں چاہتا ہو تو مجھے کوئی اعتراض ں

डेप्युटि स्पीकर — अच्छी बात है ।

श्री मल्लप्पा कोलूर (शोरापूर)

मिस्टर स्पीकर सर नानल नगर सेशन म शेरे अब्दुल्ला न जो बात कही थी अुसकी मुझे आज याद आ रही है जब कश्मीर में नेशनल फ्लॅग लगाया गया तो कोआ लोग प्रजा परिषद का फ्लॅग लेकर आये और कहने लगे कि नशनल फ्लॅग नही होना चाहिये हमको हमारा फ्लॅग होना चाहिये वही चीज हमारे यहा बराबर लागू होती है अक भाअी न कहा कि सन १९२१ में कांग्रेस ने प्रांत रचना का रेजोल्यूशन पास किया था और साथ साथ साबरमती और वर्धा की भी याद दिलायी गयी मैं अुनसे बताना चाहता हू कि श्रीरामुलु या और लोग जिन्होन बलिदान दिया वे सब कांग्रेसवाले ही थे लेकिन जिस तरह का अेक रेजोल्यूशन असेम्ब्ली म लाकर या प्लॅट फार्म पर तकरीर कर के जनता पर असर डाल सकते हैं लेकिन आप सचमुच पहले अपने दिल को टटोले कि वाकअी आप जिस रेजोल्यूशन के यहा तक साथ ह मैं लीडर आफ दि अपोजिशन (Leader of the opposition) से पूछता हू कि अगर आपवाकअी मे ओमानदारी के साथ प्रांतरचना चाहते हे तो आप निजामाबाद कान्स्टीटयूअन्सी से खडे होकर देखिये जिम्मागुडा की जाय कान्स्टीटयूअन्सी से आप महाराष्ट्र के होकरभी खड हुअेहै अुसको छोडदीजिये तब आपको मालूम होगा कि मुल्क के लोग अुस तरफ की गवनमेंट चाहते है या गवनमेंट आफ अिंडिया को चाहते है

श्री व्ही डी देशपांडे — आप अपनी सीट रिजाअिन (Resign) करते ह तो मै चैलेन्ज कबूल करता हू मन तो जनरल अिलेक्शन का कौल दिया है अक ही सीट की क्या बात है ।

श्री मल्लपा कोलूर — हर चीज को सोचन की जरूरत होती ह कुछ भी कहना तो आसान है वैसे तो प्लॅटफाम पर बहुत सी बाते कही जाती है आपन तो अैसी कअी बार की ह हदराबाद म मु की मुव्हमेंट (Movement) भी किया और मद्रासियो को कहा कि आप यहा से निकल जाअिय हम आपकी असी बहुतसी बाते बतला सकते ह मु व के लोग अब आपकी अिन बातो से बहक नही सकते आप लोगो म गलतफहमी पैदा करने की कोशिश करते ह कि काग्रेस अपने वादो से पीछ हटी है लेकिन अुसमे कोअी सदाकत नही है अगर वह वाकअी हट गयी होती तो आज आध्र प्रात किसी हालत म नही बनाया जाता

श्री व्ही डी देशपाडे — अिसीलिये शायद स्वामीजी को कमेटी म नही लिया गया है

श्री मल्लपा कोलूर — आप चाहते है कि मुल्क म झगड फिसाद और बदअमनी होजाय और अिसके लिय हर तरह का रास्ता आप निकालन की कोशिश करते हैं अगर अिस सवाल पर रेफरेडम (Referendum) किया जाय तो लोग कहा तक आपकी बात को मानेगे अिसके बारे म मुझ शक है पोटटी श्रीरामुलू का आप नाम लीजिये या और किसी का आखिर वे सब वर्धा आश्रम के ही लोग है हमको अुन पर नाज है ।

श्री व्ही डी देशपाडे — नाज करने पर भी आप अिस तरह की बाते बोल रहे हैं ।

(Adjournment Motion) شری مخدوم محی الدین آپ نے اڈجرنمنٹ موشن
ابھی تو پیش لائے نا کون ہوا ہوا کی باتیں کہ رہے ہو

श्री मल्लपा कोलूर — प्रात रचना का ही अेक सवाल हमारे सामने नही है बहुत सी चीज अिस वक्त हमारे सामन है काग्रेस प्रात रचना के अपने वादे से हटी नही ह नानकनगर म जो प्रस्ताव पास हुआ अुसको देखन से मालूम होगा हिंदुस्तान की भाषीय पुनर्रचना रोकने के लिय वह नही किया गया लेकिन अुस पर अमल करने के लिये लाया गया था मौका मिलते ही हम अिस चीज को मुल्क म देखना चाहते ह सैकडो सवाल हैं लोगो के अिंटरेस्ट अिस मुल्क म अक यूनिट (Unit) के रूप म हो गय है अेक मिनट मे अुसके टुकडे करना और फाअिनान्शिअल अिम्प्लीकेशन्स (Financial Implications) पैदा करना अिस तरह से मुल्क का अडमिनिस्ट्रेशन नही चल सकता हमारा मुल्क आज ही दुर्बल है कअी मसायल हमारे सामने हैं जिनको आज की हालत में हल नही कर सकते असेम्ब्ली म भी हम हमेशा कहते रहते हैं कि पैसा नही ह अिस पर आप कहते ह कि और नय सवाल पैदा किये जाय जिनके लिय करोडो रुपयो की जरूरत होगी आज पाचसाला योजना हमारे सामने है अगर प्रात रचना के प्रश्न को हम लेते है तो वह योजना पीछे रह जाती है आध्र की बात लीजिये वह स्टेट चलान के लिये काफी पैसा अुनके पास आज नही है गवर्नमेंट के सामने जो दूसरे अहम सवाल है अुनको हल करने के बारे मे वह अीमानदारी के साथ सोच रही है और प्रयत्न कर रही है फिर भी आप कहते

है कि भाषावार प्रांत रचना का प्रश्न अभी हल किया जाना चाहिये। जब हमने रेज़ोल्यूशन रखा था अुसी वक्त अिस चीज को साफ किया था कि समय आने पर अिसको किया जायगा आप रेफरेंडम की बातें करते हैं लेकिन अुसके पहले आप अपने दिल को टटोलें कि सचमुच आप भाषावार प्रांत रचना को चाहते हैं या नहीं अगर हम भी आपकी जगह होते तो कह सकते कि अेक दिन में अंदर हम भाषावार प्रांत बना कर दिखा सकते हैं विरोध के लिये विरोध करना है तो अैसी बातें कोअी भी कह सकता है जैसे अेक भाअी ने कहा कि सारे हिंदुस्तान का नक्शा है अुस पर से आप प्रांत बनायेंगे तो यह काम जल्दी हो जायगा लेकिन अितनी आसानी से यह सवाल हल होनेवाला नहीं है भाषावार प्रांत रचना करने से राज चलाने में आसानी होगी। अिससे अिन्कार नहीं किया जा सकता लेकिन समय आने तक अुसको अमल में नहीं लाया जा सकता आप भले ही अिसके लिये हम दोष देते रहिये आप कुछ भी बोल सकते हैं क्योंकि आपके अूपर कोअी जिम्मेवारी नहीं है हम लोगों पर सारे मुल्क की जिम्मेवारी है हमको हर कदम पर सोचना पड़ता है हमने तो कभी आपकी देशभक्ति पर शुबहा जाहिर नहीं किया है लेकिन अगर आप हमारी हर चीज पर शुबहा करते जायेंगे तो अिससे मुल्क के मसायल हल होनेवाले नहीं हैं जो बड़े बड़े आदमी हमको सलाह देते हैं वह मुल्क की बहबूदी के लिये देते हैं अुनके अूपर आसानी के साथ छींटे अुड़ाये जा सकते हैं लेकिन अुससे अिस हाअूस की डिगनिटी को धक्का पहुंचता है लेकिन फिर भी वे बड़े बड़े लोग अिस प्रश्न को अीमानदारी से हल करने में जुटे हुअे हैं लेकिन वे सोचते हैं कि अगर यह प्रांत रचना अभी की जाय तो मुल्क के अंदर बुरी दशा हो जायगी मैं आपको मिसाल के तौर पर बताना चाहता हूं कि कर्नाटक में बल्लारी का सवाल हमारे सामने आया है कुछ लोग कहते हैं अुसको दे दीजिये—कुछ लोग कहते हैं हम नहीं देंगे अिसी तरह से म्हैसूर और मद्रास में झगड़े चल रहे हैं जिससे बहुत बड़े रिपरकशन्स (Repercussions) होने का डर है अेक म्युनिसीपालिटी का बल्लारी के बारे में अेक रेज़ोल्यूशन आता है तो डिस्ट्रिक्ट बोर्ड का अुसके खिलाफ रेज़ोल्यूशन आता है अिस तरह की कअी दिक्कतें हैं हम रोड़े नहीं अटकाना चाहते लेकिन बदकिस्मती से रोड़े बनने का हमपर जिम्मा होने का वक्त आ रहा है आप अगर अिस तरफ की हर चीज को अीमानदारी से हल करने में हमारे साथ चलेंगे तो मैं समझता हूं कि अिस तरफ का हर अेक आदमी आपसे ज्यादा दिलचस्पी के साथ आगे बढ़ने के लिये तैयार है लेकिन भाषावार प्रांत रचना के लिये हमारे सामने आज सैकड़ों सवाल हैं अुसमें हर किस्म के अिंटरेस्टस हैं पोलिटिकल अेक्सप्लायटेशन (Political Exploitation) भी अुसमें आता है हम अवाम का नाम लेकर कहते हैं कि भाषावार प्रांत रचना यह अवाम का स्लोगन (Slogan) है और अिस पर रेफरेंडम की भी बातें कहते हैं लेकिन पहले हम अपने दिल टटोलें मैं तो कहता हूं कि आप में वाकअी में यह अहसास नहीं है जितना हम बतला सकते हैं हम नहीं चाहते कि भाषावार प्रांत रचना के मसले को पोलीटिकल अेक्सप्लायटेशन का अेक जरिया बनाया जाय

శ్రీ జె ఆనందరావు—(సిరిసిల్లా—జనరల్)

స్పీకర్ సర్

ఈ రోజు ఏ విషయముపై చర్చ జరుగుచున్నదో ఆ విషయముపై రెండు వైపుల ఉండే సభ్యులందరూ ఏకాభిప్రాయముతోనే మాట్లాడుచున్నారని అనవచ్చు ముఖ్యంగా ఈ భాషారాష్ట్రాల

విషయంలో ప్రధాన సూత్రాలను ఇరుపక్షాలవారు ఒప్పుకుంటున్నారు భాషారాష్ట్రాలు కావాలని అందరూ కోరుతున్నారు గాని ఎప్పుడు కోరుకుంటామని ప్రశ్న వాగ్దానం చేశాము కాని ఆ స్థితులను అమలు చేయడంలోనే తేడాలున్నాయి వాటి మధ్య కూ—

مسری مرلدھر کامی کر واسا وار درا ہے کے رو ں ے ب کرے
والے آ مل ہے کے لیے یہ لازمی ہے (भारतीय भाषा)
ی س ا ا ہاس) भाषण (ں

అయితే ఇప్పుడు వ్యత్యాసము ఎక్కడ ఉందంటే మీరు బాధ్యతలని వారు మే ఏ బాధ్యత ఉన్నవారము కనుక నిష్కృతిగా చేయాల్సిఉంది" అని చెప్పడం జరుగుతోంది ఏ జాతి అయినా సర్వతోముఖాభివృద్ధి చెందాలంటే వారి విద్యా వా ఏది వంటి ఏ రీ విజ్ఞానవ కళలు సంస్కృతి వికసించాలంటే వారి మాతృభాషలోనే పరిపాలన జరుగుటం అవసరమై యున్నది మనకు శారీరకంగా అభివృద్ధి చెందడానికి ఆహారము ఎంత అవసరమో తెలివితేటలు ఉన్నప్పటికీ విజ్ఞానం అభివృద్ధి చెందాలంటే మాతృభాష అంత అవసరమై ఉన్నది దీ ఎవరూ గుర్తించక పోవడంలేదు రెండువందల సంవత్సరములు రిపాలించిన బ్రిటిష్‌వారు ఈ విధంగా కృత్రిమంగా రాష్ట్రాలను విభజించారు వారికి మన జాతితో సంబంధము లేదు మన సంస్కృతితో సంబంధము లేదు రిపాలనా సౌలభ్య మాత్రమే వారు దృష్టిలో ఉంచుకొన్నారు (Administrative Convenience) మాత్రమే చూచుకొన్నారు దేశంలో ఉన్న జాతుల మధ్య ఐకమత్యము ఉండవద్దు అనైక్యతగా ఉండాలి వాళ్ళలో వాళ్ళకు పోట్లాటలు కలహాలు కల్పించి దోపిడి విధానాన్ని కొనసాగించే దురుద్దేశంతో బ్రిటిష్‌వారు పరిపాలించారు (Divide and Rule Policy) తో వారు పరిపాలించారు స్వాతంత్ర్యమునకోసిన్న వారి (Political consciousness)ను నిరోధించారు హైదరాబాదు విషయము చూచినా అంతే మద్రాసు విషయము చూచినా అంతే రకరకాల భాషలు మాటాడేవారు నన్ని కన్ని జాగిర్దార్ల క్రిందనో జమీందార్ల క్రిందనో అణచబడినారంట దానిలో సామ్రాజ్యవాదుల ముఖ్య ఇంటరెస్టు (Interest) వుంది మనం అన్ని పార్టీలవారము కూడా స్వాతంత్ర్యము సంపాదించుకొన్నామని అనుకొంటున్నాము కాని అన్ని భాషలు అన్ని రంగాలలో భాషాభివృద్ధి చెందాలంటే భాషారాష్ట్రాలు అవసరమని పండిట్ నెహ్రూగారి ఆధ్వర్యమున పోరాటము జరిగింది కమ్యూనిస్టులు, సోషలిస్టులు అందరూ కూడా భాషారాష్ట్రాలు కావాలని నినాదాలు ఇస్తూ వచ్చారు భాషా రాష్ట్రాలు లేకపోతే కరిగి ఉన్నాము గుర్తించే యీ నినాదాలు చేశారు కాని వేరే కారణం కాదు సామ్రాజ్యవాదులు ప్రజా చైతన్యాన్ని అరికట్టాని దురోపాయాలు పన్నారు భాషారాష్ట్రాలు త్వరలో ఆచరణలోకి రాకపోతే ప్రజల చైతన్యము అరికట్టబడుతుందని చెప్పవచ్చు వాస్తవానికి ఆచరణలో ఏమి చేస్తున్నాము? మనము వేరు వేరు ప్రాంతాల నుంచి ఎన్నికై వచ్చాము ఆ ప్రాంతంలోని ప్రజలు మనపై చాలా విశ్వాసము పెట్టుకొని ఉన్నారు ఆ ఎలక్షన్ రోజుల్లో అనేక మీటింగ్స్ చేయడంతోపాటు భూములు ఇస్తామని సైకాలను తీసివేస్తామని, భాషారాష్ట్రాలు చేస్తామని చెప్పాము ప్రజలు పరమ నికృష్ట పరిస్థితిలో ఉన్నారు ప్రజల విద్యాజీవిత వ్యవహారాలలో ఆర్థిక వ్యవస్థలో కానీయండి సాంఘిక రాజకీయ వ్యవహారాల్లో కానీయండి ఎప్పటికి వచ్చినా భాషాద్వారం కనబడుతోంది ఒక ఆఫీసులోకి పోయి పని చేసుకో

[illegible] నివేదు [illegible] (Inferiority complex) లో [illegible] భాషలుంటుంటే వాళ్ళు వ్యవహారాలు [illegible] చేసుకుంటున్నారు ఎన్ని [illegible] వాళ్ళయినా ఎన్ని [illegible] ఉన్నప్పటికీ [illegible] ప్రజాస్వామిక [illegible] లోనే పర్యవస్థ [illegible] అయి ఉంటుంది [illegible] భాషారాష్ట్రాలు అయిన తరువాత [illegible] భాగం [illegible] లో చాలా భాగాలు వచ్చాయి (Administrative Unity) కి దెబ్బ తగులుతుంది అంటూ ఎన్నో [illegible] అయితే [illegible] శక్తి ఇన్ని భాషలు [illegible] ఎన్ని [illegible] యొక్క పరిస్థితు [illegible] తన కర్తవ్యము నిర్వహించ [illegible] గాని ఇక్కడ [illegible] వచ్చినను గాని [illegible] చర్చలు ఇంగ్లీషులో జరుగుతున్నాయి హిందీలో జరుగుతున్నాయి [illegible] ఏమి తెలియటం లేదు నా కేమి తెలియక [illegible] చేయడం లేదు అని [illegible] ప్రజలతో చెప్పగలను? [illegible] (Political consciousness) బాగా ఏర్పడింది

కాంగ్రెస్ వారు ఒక వైపున భాషారాష్ట్రాలు పరిపాలనకు, భాషారాష్ట్రాల ప్రాతిపదిక పైననే ఏ రాష్ట్రమూ దానికి ఎవ్వరము వ్యతిరేకించడం లేదు అని అంటారు మరొకవైపున భాషారాష్ట్రాల ఏర్పాటు చేస్తే హిందూస్థాన్ అంతా చిన్న చిన్న యూనిట్స్‌గా అయిపోయి వేరు వేరు ప్రభుత్వాలు ఏర్పడిపోయి చాలా భిన్నాభిన్నంగా అయిపోయే పరిస్థితులు ఏర్పడతాయని అంటున్నారు ఆ వ్యక్తి అదే ఉపన్యాసంలో మేము ఇదివరకు చెప్పినటువంటిదాని భాషారాష్ట్రాల నిర్మాణానికి సరిగా కట్టుబడి ఉన్నాము, ఆంధ్రరాష్ట్ర నిర్మాణం చేస్తున్నాము అని చెబుతూ మా దేశాభ్యున్నతిలో సుస్థిరత్వము లేదు అనైక్యతతో భిన్నాభిన్నము చేసే దృష్టితో ఉన్నది అని మాటలు చేయడం జరిగింది రష్యా ఉదాహరణం చెప్పి ఎత్తిపొడవడం జరిగింది ఆ చెప్పే వ్యక్తులలోనే (Conflict) ఉన్నది అయితే రష్యా అన్నంత మాత్రాన భయపడవలసిన పనిలేదు రష్యాలో ఎక్కడ పడితే అక్కడ కమ్యూనిస్టులు భ్రమలు పెట్టుకున్నారట ఆ విధంగా మాటలు చేయ నవసరం లేదు అక్కడ భాషారాష్ట్రాల నిర్మాణములోనే (Right of self determination) భాషాప్రాతిపదికపైనే స్వయంనిర్ణయాధికారంతో ఇచ్చారు వారికి (Right of cessation) ఇవ్వబడింది మొత్తం రష్యాదేశంయొక్క భవిష్యత్ యోగక్షేమాలు దృష్టిలో పెట్టుకొనే వారు ఐకమత్యంలో ఉంటున్నారు అంతకన్నా ఏమి కావాలి? వాస్తవానికి అక్కడ ఐకమత్యం ఉందో లేదో అని సందేహపడవలసిన అవసరం లేదు ప్రత్యక్షంగా మనం చూశాము రెండవ ప్రపంచ యుద్ధంలో రష్యాకు ఇతర ఫాసిస్టు దేశాలతో యుద్ధం వచ్చినది ఆ యుద్ధంలో రష్యాయే గెల్చింది ఆ దేశంయొక్క దేశభక్తిని కొనియాడ చేస్తున్నారు ఆ దేశంలోని జాతుల సమూహాలు స్త్రీలు పురుషులు యుద్ధానికి తయారై అంతో పెంత్ర జాతియొక్క సమూహామే ఐక్యమై, జర్మనీ ఫాసిస్టు దేశాలతో పోరాడి భగ్నంచేటం

చేశారు. అక్కడ అన్నిజాతులవారికి ఐక్యమత్యత ఉన్నదో ఆ సమైక్యతతోనే ఫాసిస్టు దేశాలను ఎదిర్చి పోరాడి గెలిగింది. ప్రజాస్వామ్యంతో సామ్రాజ్య ప్రాంతాలు తీసుకొనేవాళ్ళ ప్రయత్నాలను కూల్చారు. ఇందు యీ ఐక్యతాశక్తి భాషారాష్ట్రాలు ఏర్పాటు చేస్తే చిన్నాభిన్నమై విర్పడుతాయని అనైక్యత ఏర్పడుతుందని (Disruption) అవుతాయని కల్లి మాటలు చెప్పబడుతున్నాయో ఆ మాటలు ఇక చెప్పవద్దని కోరుతున్నాను. దాంతో చిన్నాభిన్నమై అవుతుందని అక్కడివారు ఇక్కడికి ఇక్కడివారు అక్కడికి పోరాదని అనుకుంటున్నారు. ఈ భయ సందేహము పొందవలసిన అవసరం లేదు. భాషారాష్ట్రాల నిర్మాణము చేసేటప్పుడు ఎక్కడెక్కడ మైనారిటీలుంటాయో అల్పసంఖ్యాకులకు (Guarantees safeguards) యిస్తారు. మైనారిటీ భాషలు సర్వతోముఖాభివృద్ధి చెందేందుకు వారికి గ్యారంటీ ఇవ్వము వారి అభివృద్ధికి చేసేదంతా యినను చేస్తాను. మద్రాసునుండి వేరు చేసి ఆంధ్రరాష్ట్ర నిర్మాణానికి పైనుంచి తీర్మానము వచ్చింది. అప్పుడు కూడా మనవాళ్ళు గోలలు కల్పి చాల ఆంధ్రరాష్ట్రం వస్తే తమిళులకు ఆంధ్రులకు తగాదాలు వస్తాయి. అనైక్యత ఏర్పడుతుంది ఏమేమో జరుగుతుంది అంటూ సంకుచిత భావములు తీసుక వచ్చారు. అక్కడ కూడా పార్టీ పాలిటిక్స్ తీసుకు వచ్చారు. పార్టీ అధికారం తమ చేతులోనుంచి పోతుందేమోనని భయాందోళన ఇప్పుడు ఆంధ్రరాష్ట్ర నిర్మాణం గురించి పైనుంచి తీర్మానం వచ్చిన తరువాత మద్రాసులోని కాంగ్రెసువారు ప్రతిష్ఠకోసం అధికారం కోసం తంటాలు పడుతున్నారు. అక్కడ ప్రదేశ కాంగ్రెసు అధిపతి గారు ఎన్నెన్నో తంటాలుపడుతున్నారు. మద్రాసు నుంచి ఢిల్లీ ఢిల్లీ నుంచి మద్రాసుకు తిరుగుతున్నారు. కమ్యూనిస్టులు తప్ప మిగతా అన్ని పార్టీలను కలుపుకొని కమ్యూనిస్టు వ్యతిరేక కూటమితో మంత్రివర్గమును ఏర్పాటు చెయ్యడానికి ప్రయత్నిస్తున్నారు. అక్కడ రాజధాని విషయంలోనూ అన్నింటిలోనూ ఆందోళన చేసి చివరకు మెజారిటీకోసం ఇతర పార్టీలను ఎట్లా కలుపుకొందామా ఎట్లా అధికారమును కాపాడుకోగలమని ఆలోచిస్తున్నా ఎందుకో ఈ తహతహ. హైదరాబాదులో కూడా అటువంటి ఆందోళన ఆ వైపు సన్నాహాలు చూపుతున్నారనడంలో ఏమీ సందేహము లేదు. ఆ భయము మీ అందరి మనస్సులలో లేదని అనుకోను. ఇక్కడ కూడా ఏదో ఒక ఆందోళనను తెల్పి (Confusion) కల్పించే పద్ధతిని విడనాడండి. పాకిస్తాన్ (Example) చెప్పారు. భాషారాష్ట్రాలు చేస్తే పాకిస్తాన్ వలె అయిపోతుందని అన్నారు. పాకిస్తాన్ విభజన మతతత్వముతో కూడుకొన్నది. దాని వెనుక మత దురహంకారులు సామ్రాజ్యవాదులుండి పుల్లలుపెట్టి ఉండి, జాగీర్దార్లు ఉండి చేసిన పన్నాగము మాత్రమే పాకిస్తాన్ హిందుస్తాన్ కొట్లాటలు జరుగుతున్నా దానికి యీ జాతీయ భాష సమస్యకును సంబంధము లేదు. దీనికి పాకిస్తాన్‌కు ఏమీ సంబంధము లేదు. కావాలని కన్ఫ్యూజన్ చేయాలని, ఏదో ఒకటి చెప్పి మభ్యపెట్టాలని చూస్తున్నారు. ఇది చాలా పరిహాస్పదమైనది. అటువంటి మాటలను ఇక ముందునుంచి అనకుండా వాటిని వదులుకోవాలని నేను ఆశిస్తున్నాను. ఆంధ్రా డామినేషన్ అవుతుందని ఆంధ్రులు వచ్చి ఇక్కడ ఆక్రమించుకొంటారని పరిపాలన చేస్తారని యీ కాంగ్రెసు సభ్యులు భయపడవచ్చు. అది సమంజసము కాదు. పోలీసు యాక్షన్ తరువాత ఎవరెవరైతే ఎద్ద ఎద్ద ఆఫీసర్లు ఉన్నారో వారి వల్ల (Law and Order Maintain) చేయబడుతుందన్నారు. దాని వల్ల ప్రజలకు సుఖం కలుగలేదు. అందువల్ల ప్రజలకు విసుగు కలిగితే విసుగు కలగవచ్చు. కాని మన సంస్కృతి మన కళలు మన విజ్ఞానము మేధా సంపత్తి అభివృద్ధి కావాలంటే అందరు కలిసి పని చేయాలి. ఈ గానాలో విశాలత

श्रीमती आशाताई वाघमारे (बल्लापूर) —

माननीय अध्यक्ष महाराज भाषावार प्रांतरचनेवर आतापर्यंत जी चर्चा चालळेली आहे त्या चर्चेला अनुसरून मी आपले विचार मांडीत आहे भाषावार प्रांतरचना झाल्यास माझ्या साची प्रगति लौकर होते असे मला वाटते कोणाचेहि दुमत होणार नाही कारण अशा मोठ्या माणसाला म्हटले आहे का वेगळ्या मातृभाषा व्यवहार चालवी सकळ प्रत्येकाच्या भाषेतून सर्व व्यवहार चालणे त्यांच्या प्रपंचाच्या प्रगतिच्या दृष्टीने आवश्यक आहे आणि याकरिता भाषावार प्रांतरचना होणे आवश्यक आहे या मागणीबद्दल आमचे सुद्धा दुमत नाही

भाषावार प्रांतरचना व्हावी या गोष्टीची चळवळ कदाचित १२ १५ वर्षा पूर्वीच हैदराबाद संस्थानात सुद्धा सुरू झाली असेल आणि हिंदुस्थानात सुद्धा काँग्रेसच्या ठरावाने ता १९२९ सालीच सुरू झालेली होती जवळ जवळ ११ वर्षापूर्वी भाषावार प्रांतरचना व्हावी असा ठराव काँग्रेसने केला होता त्याला जवळ जवळ अर्ध पिढी गुजरली आमच्या हैदराबादमध्ये सुद्धा ही चळवळ सुरू झालेली आहे साधारणपणे आपण आपली पिढी ही २५ वर्षाची समजतो आणि अर्धे पिढी हा गाळा फार मोठाहि आहे कारण पूर्वीच्या काळी आजान फिर्याद केली तर तिचा निकाल नातवाच्या वेळी लागत असे तेवढा विलंब मात्र या प्रश्नाला लागणार नाही पण या दृष्टीने एक गोष्ट लक्षात ठेवली पाहिजे की जेव्हा आम्हा साम्राज्यशाहीची भावना किंवा निजामाच्या बरोबरीचे राज्य सत्तेची भावना होती त्याप्रमाणे आता वृत्ति ठेवून भागणार नाही आता आपल्या डोक्यावर जबाबदारी आली आहे तेव्हा या स्थितीत कोणता मार्ग हित ही प्रगतीपर असो तो आम्हाला जबाबदारीनेच हाताळावा लागेल आजचो प्रश्नाकडे पाहण्याची जी दृष्टी समाजातील सामान्य लोकांचा भाग आहे त्या भिन्नतेची भावना जी वाढत होती त्यातून निर्माण झाली आहे

(Mr Speaker in the Chair)

कोणत्याही प्रश्नाची शक्यअशक्यता पाहून पाऊल टाकले पाहिजे आज जनतेची मुख्य गरज कोणती याकडे प्रथम लक्ष दिले पाहिजे आम्हाला भाषावार प्रांतरचना पाहिजे आहे भाषाभिमान आम्हाला नाही असा ही प्रश्न नाही पण प्रश्न फक्त वेळेचा आहे आज आता या हाऊससमोर वरील ठराव मांडून दाखविले वगैरे गोष्टी मांडून दाखविल्या पण मी म्हणते ती वेळ आली म्हणजे आम्ही सर्व तुम्हाला सहाय्य करू आणि मला म्हणावयाचे आहे की त्यावेळी केंद्रिय सरकारहि पण सर्व प्रांताच्या मागणीला मान्यता देईल ४ ५ दिवसा पूर्वी वर्तमानपत्रात आले आहे की कर्नाटकही होणार आहे कर्नाटक झाला आंध्र झाला तर महाराष्ट्र व्हायला वेळ लागणार नाही पण त्या करता योग्य वेळ आली पाहिजे कारण

तस्म नम वेळ आल्यानतर अेखादी गोष्ट व्हायला पाच मिनिटसुद्धा लागत नाहीत पहाना निजामाची २ वर्षापासूनची राजवट नष्ट होण्यास ७२ तास सुद्धा लागले नाहीत तसेच सयुक्त महाराष्ट्र व्हावयाचा असेल तर जरूर होईल पण योग्य वेळ आल्याशिवाय नाही

श्री व्ही बी देशपांडे — तशी वेळ आणावी लागत

श्रीमती आशाताई वाघमारे — ती वेळ आणावयाचा मक्ता तुमच्याकडच आहे

तेव्हा जबाबदारीने आम्हा कोणतीही गोष्ट आण जिच्छता जबाबदारीने काही मागणे आणि बजबाबदारपणे काही मागणे यात फरक आहे

भाषावार प्रातरचनच्या दृष्टीने मला सागावयाचे आहे की मातृभाषा सर्वांगीण विकासाच्या दृष्टीने अत्यत आवश्यक आहे याम कोणीहि विरोध करणार नाही माझा असा अनुभव आहे आणि मी शिक्षिकेचे काम केलेले आहे त्यावरून मला सागावयाचे आहे की ज्या भाषतून मूल प्रथम रडते ती भाषा त्याला लौकर यते

आम्हाला अक गोष्ट माहीत आहे की परकीय भाषा शिकण्यासाठी किती श्रम करावे लागतात जव्हा यथ फक्त राज्यभाषा म्हणजे येथल्या राज्यकर्त्यांची भाषा शिकवीत तेव्हा मुलांच्या मुलीच्या शिक्षणाचा प्रश्न मोठा बिकट होता त्याना फार यत्नतर शिकवत असत त्यामळ मलाच्या शिक्षणाची फार गरसोय होत होती

तुम्हाला सयुक्त महाराष्ट्र पाहिजे आणि आम्हाला तो नको आहे असे मुळीच नाही परतु आम्ही काळाचा आणि वेळचा विचार करतो तुम्ही त्याकड बघत नाही आणि त्याचा जरा सुद्धा विचार करीत नाही आपल्यापुढ अेक गोष्ट आहेती म्हणज आध निर्मितीची होय आध जर निर्विघ्नपणे पार पडला तर आम्हाला तुम्हाला मदत देता यईल आपल्या जबाबदारीचा जाणीव ठवून कोणतीहि गोष्ट मागितली तर तुम्हाला कोण हि प्रतिकार करणे शक्य नाही मला सागावयाचे आहे की ज्यावेळी योग्य काळ येईल त्यावेळी आम्ही सर्व तुम्हाला मदत करू आपल्या सर्वाला माहित आहे की क्षुल्लक कारणावरून भाषण साडतात आध बाबत सर्व गोष्टी गुण्यागोविंदाने पार पडल्या तर बाकी सर्व गोष्टा होतील व हा भाषावार प्रातरचनचा प्रश्न सुटल आणि त्यावेळी या केंद्रिय सरकार सुद्धा य प्रश्नाकड लक्ष देईल आज आपल्या भोपळयाची मीट आहे ही आपल्या पकी कोणाला पसत आहे पण आज पर्यंत महत्वाचे प्रश्न सरकारपुढे आहेत ते प्रथम सोडविणे आवश्यक आहे आज जनतेच्या अन्नाचा प्रश्नाकड प्रथम लक्ष देणे जरूरी आहे आणि हे सर्व प्रश्न सुटल्यानतरच भाषावार प्रातरचनचा प्रश्न आपल्याला हाती घता यईल जो पर्यंत हे जीवनमरणाचे प्रश्न आपल्य पुढ आहेत त्या कडच आज सरकारचे लक्ष केंद्रित झालेले आहे जव्हा योग्य वेळ यईल तेव्हा ही मागणी आम्ही करून बेजबाबदारपणे कोणतीही गोष्ट मागितली तर ती मिळत नसते योग्य वेळ येताच आम्ही या बाबतीत तुम्हाला मदत करू अवढे बोलून मी आपल भाषण सपते

مری ای سری رامیلو سسر اسپیکرسر ح ہو ر روا مں ود کے سے پیش
ہوا ہے ان سے سال اگ مں ہ کہرں ہو ھاید ہہ نہ کا کہ اسکی ضرورب ہرلسے

ہے اس وجہ سے ہم کو یہ مان لینا پڑیگا کہ ہمارا واری اصولوں پر پورا ہو کی نسبت سے عاسری ہمارا ہی اور کلچرل ڈیولپمنٹ (Cultural development) ہوگا

ایک بات میں یہ بھی کہونگا کہ جس طرح آندھرا اسٹیٹ کی تخلیق (Creation) ہو رہا ہے وہ رکھے یہ کر سکتا تو یہی میں میں ملالیا جائے تو گویا آندھرا ہی اور ایک اور آندھرا راج بنا (आंध्र आ प्र देश) (ں بن جائے) ماکہ خود پرجا سلسٹ پارٹی بھی چاہتی ہے) ایسی صورت میں اوس کا نام بھی ٹھیک اور ہوگا اور اوس کی معاشی حالت بھی بہتر ہوگی لیکن اگر تلنگانہ کو آندھرا سے الگ رکھا جائے تو وہ صوبے کے لحاظ سے اور معاشی لحاظ سے بھی ایک پچھڑا ہوا علاقہ رہیگا

اگر آپ تلنگانہ علحدہ کرنا چاہتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اچھی بات ہے آندھرا پردیش مانا جا رہا ہے ہم کرنا ادا کے تلنگانہ کو علحدہ کرنے کے لیے بھی ح تل بلکہ میں بالکل خلاف ہوں اور ایک مثال تھا اور یہاں پڑ رہا ہے جناب آپ اسی طرح علام صاحب لوگا ای سے ہی نکالا جائے بلکہ انکو در کرواں رو دیے ہیں کہ ایک ان وسوتس میں لمبی ہوئے ہیں جو سمی یہاں آئے ہیں ان کے ساتھ ملکر بیٹھے ہیں اور کرتے ہیں اس طرح انکو یہ خیال پیدا ہوگا کہ حیدرآباد کو ڈس انٹیگریٹ (Disintegrate) ہوئے دینا چاہیے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اسکی بنا پر ہم ان کے لوگوں کی آگ کو انکے مرکو دبایا جا سکتا ہے جب ہم کسی بات میں اصلیت پاتے ہیں تو اس کو پرزور طریقے پر سرنا چاہیے اگر عوام کو کچھ نہیں کرنے دیا جاتا ان کی مانگیں پوری نہیں کی جاتیں تو سکتے یہ بھی ہونگے کہ کانگرس ڈکٹیٹر شپ طور پر چل رہی ہے اسکے سوا کچھ اور مطلب ہوگا اگر عوام کے مطالبات کو کوئی اہمیت نہیں دیجائے تو اسکے یہی معنی ہونگے کہ شخصی راج چل رہا ہے ایسا معلوم ہوگا ایک آمریت ہے جیسے کہا کہ سمیے (समय) کی ضرورت ہے میں یہ خیال طور پر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ عوام کے جذبات بھڑک جائینگے و سائلہ اوس سمیے (समय) آپ کو اس کا سوال آئیگا ساید کانگرس کی رولنگ پارٹی پچھتائیگی دیکھکر کام کرتی ہے اگر وہ کوئی کام کرنا خود چاہتی ہے تو اس کے لیے وقت بھی نکال لیا جاتا ہے اور کوئی کام نہیں کرنا چاہتی تو کہا جاتا ہے کہ اس کا ابھی وقت نہیں آیا مثال کے طور پر میں یہ کہونگا کہ برسوں کہ مرسس کا ایم چارجڈ (Charged) میں رکھا گیا تھا جو کس سمجھی ہے یہ قابل رائے دہی ہوگیا اس پر بھی کنٹروسس آئیگی جب تک وہ چارجڈ (Charged) تھا آپ اسی طرح ویسے ہی تھل کی طرح آنکھیں بند کرکے چلتے رہے ہیں کہ الکس میں اس کا سمبل (Symbol) تھا اگر آپ کچھ چاہیں تو کرسکتے ہیں آندھرا پردیش راستہ او کرنا ٹک کا سوال آج بھی اگر آپ چاہیں تو حل ہوسکتا ہے وہی صاحبان کام کرسکتے ہیں وہی دلیں ر سکتے ہیں ایک آمریت ہے بلاری کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ وری بھسم میں جو مشکلات

اور پھدگاں دا وبی ہیں اکا دکر کیا اب و بلاری کے لوگ مہیہ دہ مدراس کی
حکومت کے تحت رہنا پسند کرتے ہیں اور آندھرا حکومت کے تحت رہنا نہیں چاہتے
ہیں قسمتی سے جب آج آندھرا کا صوبہ بن رہا ہے تو اسی ہونی ہیں آندھرا میں
کیوں نہ آجائیں اور کیوں اس کہجڑی حکومت کے ہم ڈر ہیں ؟ یہ کیا ہے کہ
راج گوپالا چاری جو کرنے جائیں وہ کیے جائیں ؟ آندھرا حکومت میں آنے سے میں
سمجھتا ہوں کہ کوئی اس طرح سے بچا یا جائیں ہوگی تھوڑا بہت حصہ اگر اوس طرف
کا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ کیسا راج آئے پر واپس دے کی شرط قبول کرنے کے لیے
تیار ہو جائیگا دمہ داری کی آڑ میں اصول کی باتیں اور عوام سے کیے ہوئے وعدے
بھلائے نہیں جا سکتے ایسا کہتے ہوئے میں اپیل کرونگا کہ ریزولیشن کو پاس کرا
جائے

The House then adjourned till three of the Clock on Thursday, 27th March 1953

ہے اس وجہ سے ہم کو یہ ماننا پڑیگا کہ ہماری سماجوادی اصولوں پر پارٹی کی بنیاد ہے معاشرتی معاشی اور کلچرل ڈیولپمنٹ (Cultural development) ہوگا

ایک بات یہ بھی ہے کہ جس طرح تدھرا اسٹیٹ کی تشکیل (Creation) ہو رہا ہے اوس کے ساتھ تلنگانہ کو بھی اس میں ملایا جائے تو پورا آندھرا ایک ہو جائیگا۔ آندھرا (अखिल भारत देश) ... جیسا کہ خود پرجا سوشلسٹ پارٹی بھی چاہتی ہے) اسی صورت میں اوس کا ... ترقی اور ہوگا اور اوس کی معاشی حالت بھی اور بہتر ہوگی لیکن اگر تلنگانہ کو آندھرا سے الگ رکھا جائیگا تو ترقی کے لحاظ سے اور معاشی لحاظ سے بھی وہ ایک پچھڑا ہوا علاقہ رہیگا

اگر اب تلنگانہ حوالہ نہیں کیا جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اچھی بات ہو۔ آندھرا پردیش بنایا جا رہا ہے خاص کر مدراس کے تلنگانہ کو علحدہ کرنے کے لیے بھی جو کانگریس کی پالیسی بالکل خلاف ہیں اور ان کے خیالات کا جہاں پڑ رہا ہے خاص طور پر آپ اسی طرح نظام صاحب کو گدی سے ہٹایا جا رہا ہے کیونکہ ایک بڑی تحریک رونما ہو رہی ہیں تاکہ ریاستوں میں کمی ہونے پائے جو ہندوستانی یہاں آئے ہیں تو انکے ساتھ ملکر رہیں اس طرح انکو یہ خیال پیدا ہوگا کہ حیدرآباد کو ڈس انٹگریٹ (Disintegrate) ہونے دینا چاہیے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اسکی بنا پر ان کے لوگوں کی مانگ کو انکے مرضی کو دبایا جا سکتا ہے جب ہم کسی بات میں اصلیت پاتے ہیں تو اس کو پرزور طریقے پر منانا چاہیے اگر عوام کو کچھ نہیں کرنے دیا جاتا اور انکی مانگیں پوری نہیں کی جاتیں تو انکے یہ معنی ہونگے کہ کانگریس ڈکٹیٹرانہ طور پر چل رہی ہے اسکے سوا کچھ اور مطلب نہیں ہوگا اگر عوام کے مطالبات کو کوئی اہمیت نہیں دیتا ہے تو اسکے معنی یہی ہونگے کہ شخصی راج چل رہا ہے ایسا معلوم ہوگا ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ سمیہ (समय) کی ضرورت ہے۔ میں نہیں مثال طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ عوام کے جذبات بھڑک جاسکتے ہیں اور شاید اوس سمیہ (समय) آپ کو اس کا خیال آئیگا شاید کانگریس کی رولنگ پارٹی پنچانگم دیکھکر کام کرتی ہے اگر وہ کوئی کام کرنا خود چاہتی ہے تو اس کے لیے وقت بھی نکال لیا جاتا ہے اور کوئی کام نہیں کرنا چاہتی تو کہا جاتا ہے کہ اس کا ابھی وقت نہیں آیا مثال کے طور پر میں یہ کہونگا کہ برسوں کے پرنسس کا نام چارجڈ (Charged) میں رکھا گیا تھا آج جو ان منسٹری سے یہ قابل رائے دی جاتی ہے کہ اس پر بھی کٹ موشن آئینگے جب تک وہ چارجڈ (Charged) تھا آپ اسی طرح ویسے ہی بیل کی طرح آنکھیں بند کرکے چلتے رہتے ہیں کہ الیکشن میں آپ کا سمبل (Symbol) تھا اگر آپ کچھ چاہیں تو کرسکتے ہیں آندھرا پردیش راستہ اور کرناٹک کا سوال آج بھی اگر آپ چاہیں تو حل ہو سکتا ہے وہی شخصیتیں کام کرسکتی ہیں وہی دلیلیں دے سکتے ہیں ایک آنریبل نے " بلاری " کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ واری بنیاد میں جو مشکلات

اور بدگمانیاں پیدا ہوئی ہیں انکا ذکر کیا ب و بلاری کے لوگ مجھ دہ مدراس کی حکومت کے تحت رہنا پسند کرتے ہیں اور آندھرا حکومت کے تحت رہنا نہیں چاہتے چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جب آندھرا کا صوبہ بن رہا ہے تو اسی خوشی میں آندھرا میں کیوں یہ احساس اور کیوں یہ اس کی کھچڑی پکنے کا ختم کر دیں ؟ یہ کہا ہے کہ راج گوپالا چاری خوش کرنے جائیں وکیل جائیں ؟ آندھرا حکومت میں آئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اس طریقہ سے معاملات کا اتفاق ہو گی تھوڑا بہت حصہ اگر وہیں طرف کا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کیسا راج آئے اگر واپس دینے کی شرط قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیگا ذمہ داری کی اڑ میں اصول کی باتیں اور عوام سے کئے ہوئے وعدے بھلائے نہیں جا سکتے ان الفاظ کیساتھ میں یہ اپیل کروں گا کہ ریزولیوشن کو پاس کیا جائے

The House then adjourned till three of the Clock on Thursday, 27th March, 1953